

نیشری جنگ عظیم اور خیال



عقائد اسلامی اور جنگ





تیسری جنگِ عظیم اور دُجال



جدید تحقیق و اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیف

مولانا غاصم عمر



الہجرہ پبلیکیشن کراچی۔

0322-2586855

WWW.PAKSOCIETY.COM

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی جلعسازی، فونو کاپی، اسکیپنگ یا کسی بھی قسم کی اشاعت محمد مقبول صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر سخت ممنوع ہے۔ کوشش کرنے والے کے خلاف کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

کتاب کا نام	تیسری جنگ عظیم اور دجال
از قلم	مولانا عامر عمر
ناشر	الہجرہ پبلیکیشن کراچی۔
طبع ششم	اپریل 2007
تعداد	4000

ملنے کے پتے

- مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر
- اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی فون: 051-4847585
- قاری طلحہ محمود ہمدانی ملت ٹاؤن فیصل آباد فون: 0321-6633744
- حافظ کتب خانہ نزد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- مدنی کتب خانہ نزد مدنی مسجد مانسہرہ
- لاجپانی اسٹیشنرز کالج روڈ کپہال ایبٹ آباد
- اسلامی کتب خانہ نزد جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی فون: 021-4927159
- مکتبہ فاروقیہ نزد جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی۔ فون: 021-4594114

آپ کی رائے اور مفید مشورے کیلئے

asim.umareditor@yahoo.com

Mobile: 0322-2327689

انتساب

ان اسیروں کے نام جنہوں نے دجالی قوتوں کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا اور مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک کفر کے تمام زندانوں کو آباد کیا اور آنکھوں دیکھی آگ کا انتخاب کر کے، اللہ کی جنتوں کے حقدار بن گئے، اور وہ ہم سب کی دھڑکنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

ان ماؤں کے نام جنہوں نے محمد عربی ﷺ کا دین بچانے کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اللہ کے راستے میں پیش کر دیا۔

ان بہنوں کے نام جنکے سہاگوں سے زندانوں میں تکبیر کی صدائیں گونجیں۔ شہداء کے ان بچوں کے نام جنہوں نے امت کے بچوں کی خاطر اپنے ”ابو“ کی جدائی برداشت کر کے خود ”یتیسی“ کو گلے لگا لیا۔

فہرست

۵	• انتساب
۱۲	• تقریظ
	حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ العالی
	استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۱۴	• تقریظ
	حضرت مولانا فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ العالی
	استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۱۵	• گزارشات
۱۸	• پیش لفظ
۲۰	• مقدمہ
	پہلا باب
۲۶	• نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیوں اور حضرت مہدی کے بیان میں
۲۶	• حضرت مہدی کا نسب
۲۷	• حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات
۲۸	• مدینہ منورہ سے آگ کا نکلنا
۲۹	• سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب
۳۰	• پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا
۳۱	• مساجد کو سجانے کا بیان

- ۳۳ • سود کا عام ہو جانا
- ۳۴ • منافق بھی قرآن پڑھے گا
- ۳۵ • سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی
- ۳۶ • دجال کی آمد کا انکار
- ۳۷ • علماء کے قتل کا بیان
- ۳۹ • قاتل کا بیان
- ۳۹ • وقت کا تیزی سے گزرتا
- ۴۰ • چاند میں اختلاف ہونا
- ۴۰ • جدید ٹیکنالوجی کی پٹھان گوئی
- ۴۲ • ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا
- ۴۲ • پانچ جنگ عظیم
- ۴۳ • فتنوں کا بیان
- ۴۴ • فتنے میں جتلاء ہونے کی پہچان
- ۴۵ • فتنوں کے وقت بہترین شخص
- ۴۷ • دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے بھاگ جانے کا بیان
- ۵۱ • کیا جہاد بند ہو جائے گا؟
- ۵۲ • مسلم ممالک کی اقتصادی ناکہ بندی
- ۵۳ • عرب کی بحری ناکہ بندی
- ۵۵ • مدینہ منورہ کا محاصرہ
- ۵۶ • اہل یمن اور اہل شام کے لئے دعا
- ۵۷ • مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان
- ۶۱ • عراق پر قبضے کی پٹھان گوئی
- ۶۱ • شام اور یمن کے بارے میں چند روایات
- ۶۳ • دریائے فرات پر جنگ
- ۶۵ • دریائے فرات اور موجودہ صورت حال
- ۶۶ • خروج مہدی کی نشانیاں

- ۶۶ • حج کے موقع پر منی میں قتل عام
- ۶۸ • رمضان میں آواز کا ہونا
- ۷۰ • خروج حضرت مہدی
- ۷۳ • سفیانی کون ہے؟
- ۷۶ • نفس زکیہ کی شہادت
- ۷۷ • آپ ﷺ کی پیشین گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں
- ۷۷ • جنگ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر
- ۷۸ • حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں
- ۷۹ • رومیوں سے صلح اور جنگ
- ۸۱ • جنگ اہماق (یاد ابق) اور اسکے فضائل
- ۸۲ • دابق کا جغرافیہ اور موسم
- ۸۴ • تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں
- ۸۵ • فدائی جنگ..... تاریخ انسانی کی خطرناک ترین جنگ
- ۸۷ • کیا جنگیں صرف کواہوں سے ہوں گی؟
- ۹۰ • افغانستان کا بیان
- ۹۷ • عالم عرب کی امارت کا حقدار کون؟
- ۹۸ • مجاہدین بھارت کو فتح کریں گے
- ۱۰۲ • اثر کرے نہ کرے من تو لے میری فریاد
- ۱۰۴ • ہندوستان کے بارے میں پیشین گوئیاں
- ۱۰۵ • صوبہ سرحد اور قبائل
- ۱۰۹ • جنگ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ
- ۱۱۱ • مجاہدین کے نعروں سے ویٹیکن شہر کا فتح ہونا
- ۱۱۲ • کیا اسرائیل تباہ ہو جائے گا؟
- ۱۱۵ • کافروں کے جدید بحری بیڑے۔ مقاصد کیا ہیں؟
- ۱۱۹ • برمودا کون کیا ہے؟

- دوسرا باب
- دجال کا بیان ۱۴۱
- دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ ۱۴۱
- نبوت کا دعویدار بش کذاب ۱۴۶
- فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں ۱۴۷
- دجال سے پہلے دنیا کی حالت ۱۴۸
- دجال کا حلیہ ۱۴۴
- دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا ۱۴۶
- پانی پر جنگ اور دجال ۱۴۰
- چشموں کا میٹھا پانی اور عیسٰی منرل واٹر ۱۴۲
- دجال کہاں سے نکلے گا؟ ۱۴۳
- عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت ۱۴۶
- دجال سے تحمیم داری کی ملاقات ۱۴۷
- دجال کے سوالات اور موجودہ صورت حال ۱۴۹
- بیسان کے باغات ۱۴۹
- بحیرہ طبریہ تاریخی اور جغرافیائی اہمیت ۱۵۰
- بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورت حال ۱۵۱
- زفر کا چشمہ ۱۵۲
- گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت ۱۵۲
- دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا ۱۵۳
- حدیث تو اس ابن سمعان ۱۵۴
- کیا وقت ختم جائے گا؟ ۱۵۶
- ابن صیاد کا بیان ۱۵۸
- کیا ابن صیاد دجال تھا؟ ۱۶۲
- اولاد آزمائش سے ۱۶۳
- دجال کا معاشی بیج ۱۶۶

- ۱۶۸ • دجال کی سواری اور اسکی رفتار
- ۱۷۲ • دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ
- ۱۸۳ • دجال کا دجل و قریب
- ۱۸۵ • حضرت مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں
- ۱۸۷ • دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں
- ۱۸۷ • دجال اور غذا کی مواد
- ۱۸۸ • کاشت کار بمقابلہ دجال
- ۱۹۰ • عالمی ادارہ صحت
- ۱۹۵ • معدنی وسائل
- ۱۹۵ • دولت کا ارتکاز
- ۱۹۷ • عالمی ادارہ تجارت W.T.O
- ۱۹۷ • افرادی وسائل
- ۱۹۸ • دجال اور عسکری قوت
- ۱۹۸ • پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنسدان
- ۲۰۰ • عالمی برادری
- ۲۰۰ • عالم، امن
- ۲۰۱ • پاک بھارت دوستی
- ۲۰۳ • پاک اسرائیل دوستی
- ۲۰۴ • دجال اور جادو
- ۲۰۴ • میڈیا کی جنگ
- ۲۰۶ • موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری
- ۲۰۸ • ہالی وڈ
- ۲۰۸ • نجکاری
- ۲۱۱ • بینہنگون
- ۲۱۱ • وائٹ ہاؤس
- ۲۱۲ • نیٹو

- ۲۱۲ • خاندانی منصوبہ بندی
- ۲۱۳ • ناسا
- ۲۱۳ • موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات
- ۲۱۵ • جہادِ فلسطین
- ۲۱۸ • جہادِ افغانستان
- ۲۲۲ • جہادِ عراق
- ۲۲۵ • جہادِ چینیا
- ۲۲۶ • جہادِ فلپائن
- ۲۲۷ • جہادِ کشمیر
- ۲۲۹ • لہو ہمارا بھلا نہ دینا
- ۲۳۳ • نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- ۲۳۷ • خلاصہ واقعات و احادیث
- ۲۳۷ • خروجِ مہدی سے قریب ترین واقعات
- ۲۳۷ • جنگِ عظیم کے مختلف محاذ
- ۲۳۸ • عرب کا محاذ
- ۲۳۹ • ہندوستان کا محاذ
- ۲۳۹ • دجال کا ذکر قرآن میں
- ۲۴۰ • فتنہ دجال اور ایمان کی حفاظت
- ۲۴۵ • فتنہ دجال اور خواتین کی ذمہ داری
- ۲۵۰ • فہرست حوالہ جات، ماخذ و مصادر

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ کورہ خشک
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

محترم و مکرم حضرت مولانا عاصم عمر صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کی گرانقدر زرین تالیف
”تیسری جنگ عظیم اور دجال“ کے اہم چیدہ چیدہ موضوعات کے مطالعہ سے دل و دماغ منور و معطر
ہوئے ایمانی احساسات میں ایک عجیب حرارت محسوس ہوئی۔ دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں۔
رب العالمین حضرت مولانا عاصم عمر صاحب کی اس عظیم علمی، تحقیقی، محنت و مشقت کو شرف پذیرائی
عطا فرما کر اس کا صلہ مولانا موصوف کو دارین میں عطا فرمائے۔ اور فرزند ان توحید کو اس پیش بہا،
روح پرور کتاب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آج جبکہ ظلم و استبداد، جبر و ستم، وحشیانہ بربریت کے علمبرداروں اور انسانیت کے
خونخواروں نے تمام عالم اسلام کو نمرودی آفتلکدہ بنادیا ہے۔ محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین ﷺ کی
سب مرہومہ پر چاروں طرف سے آگ برسا رہے ہیں اور تمام سربراہان مملکت خاموش تماشاخیوں
کی طرح یہ انسانیت سوز درندگی دیکھ رہے ہیں۔ ایسے مایوس کن جاںگداز ماحول میں
مولانا موصوف کی یہ مایہ ناز کتاب علمۃ المسلمین کے لئے عموماً اور شیدایان جہاد اور سرفردشان
اسلام کے لئے خصوصاً حوصلہ افزائی کا موثر علاج ہے۔

ماشاء اللہ قرآن و سنت اور اقوال سلف و صالحین کی روشنی میں نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام
خروج حضرت مہدی اور خروج دجال کے اہم موضوعات کو نہایت ہی دلکش، روح پرور جامع
محققانہ پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور موجود دشمنان اسلام کے دجل و فریب کو دجالی فتنوں کے

تناظر میں سیر حاصل تبصروں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

یقیناً مولانا موصوف نے پوری جانفشانی اور عرق ریزی سے ان علمی تحقیقی جواہر پاروں کو حدیث، سیرت و تاریخ کے مستند مصادر و مراجع کے ہزار ہا صفحات سے جمع فرما کر پورے ربط و ضبط کے ساتھ نمپ قرطاس فرما کر علمی دنیا کو ایک انمول تحفہ پیش کر دیا ہے۔ آخر میں جہاد کی فضیلت و اہمیت اور مجاہدین کے کارنامہ ہائے نمایاں کو سراہا ہے۔ اور اہل اسلام کو یاس و ناامیدی کے مہلک جراثیم سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بے لوث، للہی مساعی جلیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین
واللہ تعالیٰ من وراء القصد وهو یجزی المحسنین۔



کتب: شیر علی شاہ خادم طلبہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
محترم جناب مولانا عاصم صاحب مدظلہ مجاہدین کے جانے پہچانے خطیب اور عملی
جہاد میں شریک پر عزم نوجوان مجاہد ہیں۔ انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی پیش گوئیوں کو اکٹھا کیا ہے
جو حضرت محمد ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات سے متعلق فرمائی ہیں۔ مولانا نے ان تمام
پیش گوئیوں کو بہت ہی اچھے انداز میں جمع کیا ہے اور پھر ان پیش گوئیوں کی روشنی میں موجودہ دنیا
اور اس میں رونما ہونے والے واقعات پر گہری نگاہ ڈالی ہے اور پھر امت کے ہر صاحب دل مرد
و خواتین اور چھوٹوں بڑوں کے دلوں کو جھنجھوڑا ہے۔ خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں
کو جگانے کی کوشش کی ہے۔ اور انکو میدان جہاد کی طرف آنے کی پوری پوری دعوت دی ہے۔
اور مستقبل کے تمام خطرات سے ان کو آگاہ کیا ہے۔

اس وقت مسلمانوں کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ میرے خیال میں یہ کتاب
انشاء اللہ تمام مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ میں نے اس کتاب کے چند مقامات کو
سرسری نظر سے دیکھا ہے۔ پیش گوئیوں کا معاملہ بہت نازک ہے۔ کیونکہ اس کو واقعات پر چسپاں
کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مولانا عاصم صاحب نے پیش گوئیوں کا ایک بڑا ذخیرہ اکٹھا
کیا ہے۔ امید ہے کہ مولانا نے اس میں احتیاط سے کام لیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے اور خود
مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۱ ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارشات برائے مطالعہ کتاب

اس موضوع کا حق تو یہ تھا کہ اس پر علماء کبار کی ایک مجلس موجودہ دور کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیقی کام کرتی، اور حدیثوں کی چھان پھٹک کرتی۔ ہمارے اسلاف نے اس موضوع پر بہت کچھ تحقیق کی ہے، تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مواد کو عوام کے سامنے لایا جائے۔

اس موضوع پر لکھنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عاقل مسلمانوں کو حالات کی نزاکت کا احساس دلایا جائے، مایوس نوجوانوں کے دلوں میں امید کی کرنیں جگائی جائیں اور ان کو ابھی سے آنے والے حالات کے لئے تیار کیا جائے۔ اسی مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس باب میں ان حالات پر کھل کر بحث کی گئی ہے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ اپنی امت کو بار بار ڈرایا کرتے تھے۔

تاہم اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ حدیث کو کھینچ تان کر حالات کے موافق نہ ڈھالا جائے بلکہ حدیث کی تشریح میں صرف انہی حالات کو بیان کیا جائے جو اب بالکل واضح ہو چکے ہیں۔

اس کے باوجود یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ یہ دعویٰ حالات ہوں جو حدیث میں بیان کئے گئے ہیں، بلکہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور صورت حال ہو سکتی ہے۔ اور احادیث میں بیان کردہ حالات جو ابھی واضح نہیں ہیں ان کو زیادہ چھینر چھاڑ سے گریز کیا گیا ہے۔

کتاب میں بیان کردہ احادیث کے حوالے سے اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام احادیث کی تخریج کی جائے، چنانچہ بہت حد تک اس کو مکمل کیا ہے، اس کے باوجود اگر اہل علم حضرات کسی حدیث کے بارے میں کوئی تحقیق رکھتے ہوں تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔ نیز اگر کسی حدیث کی تخریج کہیں اور نہیں مل سکی تو وہاں مرجع کا حوالہ دیا ہے، اس میں مزید تحقیق کرنا علماء حدیث کا کام ہے۔

بعض جگہ ضعیف حدیث کو صرف اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ عوام کے سامنے جب مختلف احادیث آئیں تو وہ سمجھ سکیں کہ کون سا بیان مستند ہے۔ کیونکہ ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بارے میں ایک صحیح حدیث اگر کسی سے بیان کی جائے تو وہ اس کے مقابلے میں دوسری حدیث سننا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں صورت حال مکمل واضح نہیں ہو پاتی۔

ان احادیث کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خردیج مہدی اور دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کبھی تو تمام حالات کو مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے اور کبھی تفصیل بیان کی اور کبھی بہت زیادہ تفصیل بیان کی ہے۔ جس چیز کے بارے میں صحابہ کرامؓ نے سوال کیا ہے آپ ﷺ نے بعض مرتبہ اسی کا جواب دینے پر اکتفا فرمایا۔ جس کی وجہ سے بعض مرتبہ احادیث میں تضاد محسوس ہوتا ہے حالانکہ درحقیقت وہاں تضاد نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج کے سال کو متعین نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی حضرت مہدی اور دجال کے باب میں واقعات کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے۔ اس لئے اپنی طرف سے واقعات کو ترتیب وار بیان کرنا اور پھر اس کو لوگوں کے سامنے اس طرح سنانا گویا نبی کریم ﷺ نے اس کو اسی ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا ہے بالکل مناسب نہیں۔

البتہ کچھ نشانیاں آپ ﷺ نے خود اس طرح بیان فرمائیں جن سے بعض واقعات کی ترتیب کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کتاب میں کہیں کوئی ترتیب قائم کی گئی ہے تو وہ صرف ایک امکان ہے لہذا اس کو کسی سے بیان کرتے وقت اس بات کی وضاحت ضرور کر دینی چاہئے۔

اسی طرح جب ہم مختلف لشکروں کے بارے میں حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم رومیوں سے جنگ کرو گے اللہ تمہیں فتح دیدیگا پھر تم قسطنطنیہ فتح کرو گے۔ کہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر دمشق میں ہوگا، تم ہندوستان کے خلاف جہاد کرو گے، بیت المقدس میں تمہارا محاصرہ کیا جائے گا، تم فرات کے کنارے قتال کرو گے۔ جب پڑھنے والا یہ دیکھتا ہے کہ یہ لشکر کبھی قسطنطنیہ میں ہے تو کبھی ہندوستان میں جہاد کر رہا ہے، پھر وہ اپنے ذہن سے ان میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مختلف مجلسوں میں مختلف لشکروں کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ ضروری نہیں کہ ساری فتوحات ایک بار میں ہی ہو جائیں، اور ایک ہی لشکر کے ہاتھوں ہو جائیں۔ اس کتاب میں اس صورت حال کو وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی گئی ہے

جس سے صورت حال کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔ نیز خاص خاص مقامات کے نقشے کتاب میں دئے گئے ہیں تاکہ قارئین نقشوں کے ذریعے مزید آسانی کے ساتھ واقعات کو ذہن نشین کر لیں۔

چونکہ محدثین نے احادیث میں بیان کردہ الفاظ کو صرف انکے حقیقی معنی میں ہی مراد نہیں لیا ہے بلکہ مجاز کا احتمال بھی وہاں بیان کیا ہے۔ سو اس کتاب میں بھی اسی مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔ خصوصاً ان جگہوں پر تو مجاز ہی کو ترجیح دی ہے جہاں قرآن خود مجاز کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔

دجال کے بیان کا حق یہ ہے کہ اس کو سننے والا اور پڑھنے والا خوف میں مبتلا ہو جائے۔ اس فتنہ کو سن کر خوف میں مبتلا ہونا ایمان کی علامت ہے۔ سو ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ احادیث میں بیان کی جانے والی دجال کی قوت کو موجودہ حالات کی روشنی میں سمجھا جائے تاکہ فتنہ کی اس ہیبت اور ہمہ گیریت کا اندازہ ہو سکے، جس کو آپ ﷺ بار بار بیان فرمایا کرتے تھے۔

اس کتاب کو ضخامت سے بچانے کے لئے بعض جگہ اختصار سے کام لیا گیا ہے، اس لئے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات مزید مطالعہ کے لئے متعلقہ کتابوں سے رجوع کر سکتے ہیں۔ جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے انکے حوالے کتاب کے آخر میں دیئے ہیں۔

اس مواد کو جمع کرنے اور احادیث کی تخریج میں کچھ انتہائی عزیزوں نے بہت زیادہ تعاون کیا ہے اور انہی کی محنت اور دعاؤں کی وجہ سے یہ مواد آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ہذا آپ جب بھی اپنے لئے فتنہ دجال سے حفاظت کی دعا کریں تو ہم سب کو ضرور یاد فرمالیا کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اسکو تمام ایمان والوں کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے اور اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو فتنہ دجال سے بچائے۔ آمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

چھٹا ایڈیشن

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے تمام معاملات کو چلاتا ہے اور جو اس نظام کو چلانے میں کسی کا محتاج نہیں۔ اور درود و سلام ہو ان نبی آخر الزماں، محمد عربی ﷺ پر جنکو دنیا میں اسلئے بھیجا گیا کہ وہ تمام دنیا سے جا ملے تہذیبوں کو مٹا کر اسلامی تہذیب کا بول بالا کریں اور جنکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اور نور کی بارشیں ہوں ان پاک ہستیوں پر جنہوں نے اس مشن میں، امام انسانیت، رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ساتھ دیا اور اپنے امام و قائد کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اور رحمتیں نازل ہوں ان علماء حق پر جو اسلام کے اس شجر کو ہر دور میں اپنے خون سے سیراب کرتے رہے، نیز بادشاہ و حقیقی کی مدد و نصرت ہو ان مجاہدین پر جو علماء حق کی قیادت میں، اپنے جگر کا ہو جلا کر، فرعونوں کے خوف سے ٹھٹھرتی امت کو حرارت بخش رہے ہیں اور امت کو عزت سے جینے اور مرنے کا طریقہ سکھلا رہے ہیں۔ اور تباہی و بربادی ہو ان تمام لوگوں پر جو اسلام اور مجاہدین اسلام کے خلاف سازشوں میں شریک ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبع و تخم کے بعد طبع ششم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بہت سے دوستوں نے کتاب کی تشہیر و تقسیم میں دل و جان سے محنت کی ہے۔ اس غریب کے پاس انکے لئے اس سے بہتر کوئی اور کلمہ نہیں کہ سچا خدا ان دوستوں کو جھوٹے اور کانے خدا کے فتنے سے بچا کر اپنے مقرب بندوں میں شامل فرما دے۔ آمین

حالات جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور دجال کے ایجنٹ جس یکسوئی کے ساتھ امت محمدیہ ﷺ پر یلغاریں کر رہے ہیں، ایسے وقت میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ دشمنوں کی مکاریوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا رہے۔ محمد عربی ﷺ کے وارثوں پر یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں ان موضوعات پر گفتگوں کریں جنکو بیان کرنا ان پر فرض ہے اور بیان نہ کرنا کتنا حق (حق کو چھپانے) کے زمرے میں آتا ہے، جو کہ اللہ کے نزدیک سنگین جرم اور باعصیت

لعنت ہے۔ اسی طرح اہل قلم حضرات رسالوں، کتابچوں اور پمفلٹ کے ذریعے باطل قوتوں کی سازشوں کو بے نقاب کریں اور عام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کتابوں اور پمفلٹوں کو عوام میں خوب پھیلائیں۔ گھروں میں بھی انکی تشہیر کی جائے۔

حق کو بیان کرنے میں کسی کی ناراضگی یا ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے خواہ سامنے جابر بادشاہ ہو یا کوئی اپنا ہم مسلک یا رشتہ دار۔ عوام تو عوام آجکل خواص بھی بعض دفعہ اس لئے حق کو چھپ جاتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے سے انکے ہم مسلک یا حکمران وقت ناراض ہو جائیں گے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی ناراضگی تمام بادشاہوں، تمام حکمرانوں اور تمام ہم مسلکوں سے زیادہ سخت ہے۔ ہر مسلمان کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ وہ دجال کے فتنے کا شکار ہو جائے اور اسکو خبر تک نہ ہو یہ وہ حضرت مہدی کے لشکر میں شامل ہونے یا اسکی مدد سے محروم رہ جائے اور لشکر دور نکل چکا ہو۔ یہ عاجزا حدیث کے مطالعے اور دنیا کے حالات دیکھنے کے بعد یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہے کہ حضرت مہدی کے فوج کے بعد بھی بہت سے مسلمانوں کو خبر تک نہیں ہوگی کہ جہاد کی قیادت خود حضرت مہدی سنبھال چکے ہیں۔ بلکہ لوگ اس وقت بھی مجاہدین کے جہاد کو اسی نظر سے دیکھ رہے ہوں گے جس نظر سے میڈیا انکو دکھا رہا ہوگا۔ ہر طبقے اور ملک فکر کی رائے اپنی سوچ کے مطابق ہوگی، سوائے ان لوگوں کے جنکے دل حق کو قبول کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس دین کے لئے جینے اور مرنے والا بنادے اور دنیا کے تمام خداؤں کا باغی بنا کر صرف اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ شامل فرمادے۔ خواہ اسکے لئے تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنا پڑے۔ آمین

عاصم عمر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

وعلى آله واصحابه اجمعين

تاریخ عالم میں ایسا بار بار ہوتا رہا ہے کہ اپنے وقت کی طاقتور قومیں کمزور قوموں کو فتح کر کے انکو اپنا غلام بناتی رہی ہیں۔ لیکن جیسے جیسے فاتح قوموں کی طاقت کا سورج ڈھلتا جاتا تھا ویسے ہی غلامی کی زنجیریں بھی ڈھیلی پڑتی جاتی تھیں۔ لیکن دور جدید میں طاقتور قومیں کمزور قوموں کو بغیر انکے علاقے فتح کئے ہی اپنا غلام بنالیتی ہیں، اور یہ غلامی اتنی بدترین ہوتی ہے کہ فاتح قوم کے مٹ جانے کے بعد بھی، جوں کی توں باقی رہتی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو جسمانی غلامی اتنی نقصان دہ اور معیوب نہیں جتنی کہ ذہنی غلامی ہے۔ کیونکہ اگر کسی قوم کی فکر اور سوچ آزاد ہو تو وہ کبھی بھی شکست تسلیم نہیں کرتی، اور موقع پاتے ہی خود کو آزاد کرا لیا کرتی ہے۔ جبکہ کسی قوم کا ذہنی غلامی میں مبتلا ہو جانا اسکے اندر سے سوچنے تک کی صلاحیت کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔

ذہنی غلامی کا شکار قومیں نہ تو اپنے ذہن سے سوچتی ہیں اور نہ ہی حالات کو اپنی نظروں سے دیکھتی ہیں بلکہ انکے آقا جس طرف چاہتے ہیں انکی سوچوں کا رخ موڑ دیتے ہیں، پھر اس پر ستم بالائے ستم کہ یہ بے چارے غلام یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم آزاد سوچ کے مالک ہیں۔

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر نازک سے نازک حالات آئے۔ آقائے مدنی ﷺ کے وصال کے فوراً بعد اٹھنے والا ارتداد کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہ تھا۔ اگر اسلام کے بجائے دنیا کا کوئی اور مذہب ہوتا تو اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا۔ لیکن اس خطرناک فتنے سے مسلمان سرخرو ہو کر نکلے۔

1258 میں قندھار تاتاروں کی حقیقت ساری دنیا سے مسلمانوں کا وجود منادینے کی سازش تھی۔ تاتاری ایک کے بعد ایک مسلم علاقہ فتح کرتے جاتے تھے، یوں لگتا تھا کہ اس تباہی مچاتے سیلاب کو اب کوئی نہیں روک سکے گا۔ کیونکہ کسی قوم کے لئے اس سے بڑی مایوسی اور خوف کی بات کیا ہوگی کہ اس کے دار الخلافہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے، اور خلیفہ وقت کو چٹائی میں لپیٹ کر، گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالا جائے۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری اور تاتاریوں کے خلاف میدان جہاد میں نکل آئے اور بالآخر انکو شکست دی۔ غرض یہ کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت رہی مسلمان کبھی کسی قوم کے ذہنی غلام نہیں بنے۔ بلکہ انکی سوچیں ہمیشہ آزاد رہیں۔ لیکن خلافت ٹوٹنے کے بعد جہاں ایک طرف مسلم علاقوں پر کافر قبضہ کرتے چلے گئے وہیں انکے ذہن بھی کافروں کی غلامی میں جاتے رہے۔ اس غلامی کے اثرات اتنے موثر اور دیر پا ثابت ہوئے کہ جسمانی آزادی کے باوجود بھی مسلمان ذہنی طور پر کافر طاقتوں کے غلام ہی رہے۔

ذہنی غلامی کی سب سے بڑی نحوست (Adversity) یہ ہوتی ہے کہ ذہنی طور پر غلام قوم اچھے کو برا، برے کو اچھا، نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع، دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن سمجھ رہی ہوتی ہے۔

اسی کو علامہ اقبال نے فرمایا:

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
جسے زیبا کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا

اسی ذہنی غلامی کے زہریلی اثرات نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بشعادی کہ اس دور میں اسلامی خلافت کی کوئی ضرورت نہیں، اور اب جمہوریت کا دور ہے۔ اس طرح جمہوریت کو اسلامی خلافت کا نعم البدل (Alternative) قرار دیا گیا۔

اسی ذہنی غلامی نے مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے مطابق سوچنے کی صلاحیت سے دور کر کے رکھ دیا کہ وہ حالات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں تجزیہ (Analysis) کرتے۔ بلکہ آج اکثر پڑھے لکھے لوگ بھی حالات کو مغربی میڈیا کی نظر سے دیکھ کر تجزیہ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں نام نہاد دانشور (Intellectuals) اور مفکرین (Thinkers) اور ادیب حضرات اپنے قلم کو انہی راستوں پر دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں جو خود مغربی مفکرین نے اپنے ہاتھ سے

بنائے ہوتے ہیں۔ اور یہ دانشور انہی راستوں پر اپنے قلم کو دوڑا کر جب منزل تک پہنچتے ہیں تو یہ وہی منزل ہوتی ہے جو مغربی مفکرین پہلے سے طے کر چکے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرات یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بہت دور کی کوڑی لائے ہیں۔ موجودہ دور میں آپ اکثر یہی بات دیکھیں گے۔ مثال کے طور پر روس کا افغانستان میں آنا، اور افغان مجاہدین کا جہاد اور فتح، طالبان کی اسلامی حکومت اور امریکہ کا افغانستان پر حملہ، امریکہ کا خلیج میں آنا اور عراق پر قبضہ، اسرائیل کے فلسطینیوں پر مظالم، گیارہ ستمبر کے امریکہ پر حملے اسی طرح کے دیگر واقعات میں ان دانشوروں کے تجزیوں کے نتیجوں کا خلاصہ ایسا ہوگا جس میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی ہوتی ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طاقت کو سپر پاؤر ثابت کرنے کے بجائے، کسی کافر ملک کو سپر پاؤر ثابت کیا جائے گا، کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے بس کافروں کی مرضی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

روس کے خلاف افغان جہاد کو مکمل امریکی امداد اور سیاست کی نظر کر کے مسلمانوں کے بڑھتے حوصلوں کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اتنی بھی تحقیق گوارا نہیں کی گئی کہ روس کو شکست امریکی اسلحے سے دی گئی یا آسمان سے اترتے فرشتوں کے ذریعے یہ فتح حاصل کی گئی۔ اگر یہ امریکی مفاد کی جنگ ہوتی تو اس جنگ سے پھر اللہ رب العزت کو بھلا کیا فرض ہو سکتی تھی، لیکن یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ مکمل افغان جہاد میں مجاہدین کے ساتھ فرشتے آتے رہے، جنکو خود روسی افسروں نے بھی بارہا دیکھا۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اس جہاد میں مکمل اللہ کی مدد تھی تو پھر ہمارے کالم نگار حضرات اس جنگ کو مکمل امریکہ کی جھولی میں کیوں ڈال دیتے ہیں؟ کیا صرف اسلحے کہ اس طرح کا مضمون سب سے پہلے کسی امریکی نے لکھا تھا، کہ امریکہ سوویت یونین کو ختم کرنے کے لئے افغان مجاہدین کی مدد کر رہا ہے۔

اسی طرح امریکہ کی عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کو مکمل اقتصادیات کی جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ عالم کفر خود اس جنگ کے مذہبی ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

نام نہاد مسلم دانشوروں کے بقول عراق پر قبضہ تیل کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا جبکہ افغانستان پر قبضہ وسط ایشیا، کے معدنی وسائل (Mineral Resources) پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا۔

یہ وہی تجزیے ہیں جو خود یہودی اپنے کالم نگاروں کے ذریعے اپنے اخبارات و رسائل میں

تحقیقی رپورٹ کے نام پر شائع کراتے ہیں، اور ہمارے نام نہاد دانشور اور مفکرین جن کی تمام دانش اور تمام فکر میڈان یو ایس اے ہوتی ہے، ان تحقیقی رپورٹوں کو پڑھ کر انکے پیچھے اپنے قلم کو گھسنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایسے دانشوروں کے بارے میں ”یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ“ یہ لوگ ہمارے ہی ذہن سے سوچتے ہیں جو رخ ہم ان کو دیتے ہیں یہ اسی پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں“

جہاں تک تعلق وسائل پر قبضے کا ہے تو اگر آج سے پچاس سال پہلے جنگوں کے بارے میں یہ کہا جاتا کہ یہ دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں، تو کسی حد تک درست تھا، لیکن اس دور میں ان جنگوں کو تیل اور معدنی وسائل کی جنگ کہنا اسلئے درست نہیں کہ امریکہ پر حکمرانی کرنے والی اصل قوتیں اب تیل اور دیگر دولت کے مرحلے سے بہت آگے جا چکی ہیں۔ اب انکے سامنے آخری ہدف ہے اور وہ اپنی چودہ سو سالہ جنگ کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔

دنیا کے تمام وسائل پر اگرچہ امریکہ کا قبضہ نہیں ہے لیکن ان تمام وسائل پر ان یہودیوں کا قبضہ ہے جنکے قبضے میں امریکہ ہے۔ جبکہ یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ افغانستان و عراق پر چڑھائی کرانے والی وہی قوتیں ہیں، تو پھر ایک ایسی چیز جو پہلے سے انکے پاس ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے جنگ کرنے کی بھلا انکو کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

ہمارے کہنے کا یہ مقصد بالکل نہیں کہ امریکہ کو ان وسائل سے کوئی سروکار نہیں۔ سروکار ہے لیکن ان جنگوں کا پہلا مقصد یہ وسائل نہیں بلکہ پہلا مقصد وہ ہے جو محمد عربی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بیان فرما دیا ہے۔

یہودی کا لم نگار جب ان جنگوں کو اقتصادی جنگ کا نام دیتے ہیں تو انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان ان جنگوں کو مذہبی جنگ نہ سمجھنے لگیں کہ یہ چیز انکے اندر جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو زندہ کر دیتی۔

یہ ٹھیک وہی طریقہ کار ہے جو برہمن بھارت کے اندر مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کے بعد ان مسلم کش فسادات کو بی جے پی کی سیاست کا نام دے کر مسلمانوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے، اور مذہبی تعصب کو سیاست اور ووٹ پالیٹکس کی بھیجٹ چڑھا دیتا ہے۔

سوچوں میں اس تبدیلی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان موجودہ حالات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ انکی بنیاد مغربی میڈیا کے تجزیے اور تبصرے ہوتے

ہیں۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ آج اکثر پڑھ لکھے لوگوں کے سوچنے کا انداز مغربی ہے۔ اور لوگ مغرب کی ذہنی غلامی کا شکار ہیں۔

جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی قوم کا اپنے عقیدے اور نظریے، اپنی بنیادوں اور اصولوں سے گہرا تعلق رہے گا وہ قوم اس وقت تک کسی کی ذہنی غلام نہیں بن سکتی۔ دنیا کی کوئی بھی قوم اسی وقت تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے جب تک اس کا اپنے افکار و نظریات، عقیدے اور اصولوں کے ساتھ گہرا تعلق رہتا ہے۔ کسی نظریے اور عقیدے کے بغیر کوئی بھی قوم اس قافلے کی طرح ہوتی ہے جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے کے بعد، صحراء میں حیران و پریشان بھٹکتا پھر رہا ہو۔ اور ایسے قافلے کی بد نصیبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر رہزن کو رہبر سمجھ کر اسکے پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہے۔ بار بار دھوکہ کھانے کے بعد بھی ان کا یہی خیال ہوتا ہے کہ اس بار ان کا سفر صحیح سمت میں ہو رہا ہے۔ اس طرح یہ قافلہ اس وقت تک بھٹکتا ہی رہتا ہے جب تک یہ قافلے والے اس راستے کا پتہ نہیں چلا لیتے جہاں ان کو لوٹنا گیا تھا۔

چنانچہ اگر آج بھی ہم اپنی منزل کو پانا چاہتے ہیں اور حالات کو درست انداز میں سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اصولوں اور بنیادوں کی طرف لوٹنا ہوگا۔ جب تک ہم یہ پتہ نہیں لگا لیتے کہ موجودہ دور کے بارے میں قرآن وحدیث کیا کہتے ہیں، تب تک ہم صورت حال کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے۔

مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل بنانا ہوگا اور مغربی میڈیا کی نام نہاد تحقیقی رپورٹیں پڑھ کر تجزیے کرنے سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔ ورنہ قیامت تک ہم حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکیں گے اور اچانک قیامت ہمارے سروں پر پہنچ جائے گی۔ اگر ہم یوں ہی تجزیے کرتے رہے تو نہ ہی ماضی کا آئینہ درست تصویر دکھائے گا اور نہ مستقبل کی تصویر واضح ہوگی۔ نہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ (The Renaissance) کی وجہ سمجھ پائیں گے، نہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی حقیقت کا سراغ ملے گا، اور نہ ہی امریکہ اور سوویت یونین کے مابین سرد جنگ کے ڈرامے کی ہوائے لگے گی۔ اسی طرح اب امریکہ چین یا بھارت چین دشمنی کی حقیقت تک بھی نہیں پہنچ پائیں گے۔

اس کتاب کو لکھنے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں حالات کو سمجھا جائے اور پھر مستقبل کی منصوبہ بندی کی جائے۔ جب تک تشخیص (Diagnosis) درست نہیں ہوگی، علاج کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

تیار کریں۔ ایک طے شدہ حقیقت ہے نظریں چرانے کے بجائے اس سے مقابلے کی تیاری کریں۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہم سب کو دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین



پہلا باب

نبی کریم ﷺ کی پیش گوئیوں اور حضرت مہدی کے بیان میں

حضرت مہدی کے خروج کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا چودہ سو سالہ یہ نظریہ ہے کہ وہ آخری دور میں تشریف لائیں گے۔ اور امت مسلمہ کی قیادت کریں گے۔ اللہ کی زمین پر قتال فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ کا قانون نافذ کریں گے۔ جسکے نتیجے میں دنیا میں امن و انصاف کا بول بالا ہو جائے گا۔

عقیدہ خروج مہدی کے بارے میں مدلل و مفصل مطالعہ کے لئے حضرت بختی نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”عقیدہ مہدیؑ کے بارے میں“ کا مطالعہ یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا۔

البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ وہ مہدی نہیں ہونگے جنکے بارے میں اہل تشیع نے یہ عقیدہ گھڑ رکھا ہے کہ وہ مہدی حسن عسکری ہیں جو سارا کی پہاڑیوں سے نکلیں گے۔ اس بارے میں علماء امت نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن میں اس نظریہ کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

حضرت مہدی کا نسب

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِثْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ عَمَّا دَاوُدَ

ترجمہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”مہدی میرے خاندان میں سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہونگے۔“

حاشیہ: علامہ ناصر الدین البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد ۴/۲۸۴)

حضرت ابوالحق کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؑ کی طرف دیکھ کر کہا میرا بیٹا جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا، سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق و عادات میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوگا، ظاہری شکل و صورت میں آپ ﷺ کے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علیؑ نے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا واقعہ بیان فرمایا: ﴿وَدَاوُدَ﴾ ۱۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہونگے، روشن و کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے۔ وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات برس تک زمین پر برسر اقتدار رہیں گے۔ (ابو داؤد) ۲۔
فائدہ: حضرت مہدی والد کی طرف سے حضرت حسنؑ کی اولاد میں سے ہونگے اور ماں کی طرف سے حضرت حسینؑ کی اولاد سے ہونگے۔ (عود المصوبہ شرح ابو داؤد کتاب المہدی)

حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات اور نبی کریم ﷺ کی پٹن گویاں

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء (صحابہ کرامؓ) بھول گئے ہیں یا (وہ بھولے تو نہیں لیکن کسی وجہ سے وہ) ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم رسول کریم ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کو ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا تھا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے، اور جسکے ماننے والوں کی تعداد تین سو یا تین سو سے زیادہ ہوگی۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا، اس کے باپ کا اور اسکے قبیلہ تک کا نام بتایا تھا۔ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْتَفُ بِالْإِنْسَانِ الْفَاسِقِ﴾ ۳۔

عن حذيفة قال قام فينا رسول ﷺ قائما فمات ترك شيئا يكون في مقامه دالك الى قيام الساعة الا حدثه حفظه من حفظه نسيه من نسيه قد علمه اصحابه هؤلاء

حاشیہ ۱: علامہ ناصر لدین البانیؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد ۳۲۸)

حاشیہ ۲: علامہ ناصر لدین البانیؒ نے اس کو حسن کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد)

حاشیہ ۳: علامہ ناصر لدین البانیؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد)

وانه ليكون منه الشئ فاذا ذكره كما يذكره الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم

اذا رآه عرفه **ابو داؤد**

مدینہ منورہ سے آگ کا ٹکنا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حجاز سے ایک آگ نہ بھڑک اٹھے، جو بصری کے اونٹوں کی گردن روشن کر دے گی۔“ **ابو داؤد**

فائدہ اس حدیث میں جس آگ کا ذکر آیا ہے اس آگ کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ اور دیگر مورخین کا کہنا ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا حادثہ پیش آچکا ہے۔ یہ آگ جمادی الثانی ۶۵۰ھ جمعہ کے دن مدینہ منورہ کی بعض وادیوں سے نمودار ہوئی اور تقریباً مہینہ تک چلی۔ رادیوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے وہ آگ نمودار ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آگ کا پورا ایک شہر ہے اور اس میں قلع یا برج اور کنگورے جیسی چیزیں موجود ہیں۔ اس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی۔ آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہنچتا اس کو شیشے اور موم کی طرح بگھلا دیتا۔ اس کے شعلوں میں بجلی کی کڑک جیسی آواز اور دریا کی موجوں جیسا جوش تھا۔ اور یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہوں۔ وہ آگ اسی کیفیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہنچی مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ منورہ کی طرف آرہی تھی وہ ٹھنڈی تھی۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں کو روشن کئے ہوئے تھیں، یہاں تک کہ حرم نبوی اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی، لوگ رات کے وقت اس کی روشنی میں اپنے سارے کام کاج کرتے تھے، بلکہ ان دنوں میں اس علاقے کے اوپر سورج اور چاند کی روشنی ماند ہو گئی تھی۔

مکہ مکرمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ وہ اس وقت یمامہ اور بصری میں تھے تو وہ آگ انھوں نے وہاں بھی دیکھی۔

حاشیہ: علامہ ناصر الدین البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد علامہ البانی)

اس آگ کی عجیب خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ یہ پتھروں کو تو جلا کر کوئلہ کر دیتی تھی لیکن درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں جنگل میں ایک بہت بڑا پتھر تھا جس کا آدھا حصہ حرم مدینہ کی حدود میں تھا اور آدھا حصہ حرم مدینہ سے باہر تھا۔ آگ نے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کر دیا جو حرم مدینہ سے باہر تھا لیکن جب آگ اس حصہ تک پہنچی جو حرم میں تھا تو ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور پتھر کا وہ آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا۔

بصری کے لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے اس رات آگ کی روشنی میں جو چیز سے ظاہر ہو رہی تھی، بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔ (البدایہ والنہایہ ابن کثیر)

سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب میری امت پندرہ نسلوں کا ارتکاب کرے گی تو اُن پر بلائیں نازل ہوں گی۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون سے افعال ہوں گے؟ فرمایا جب مالِ غنیمت کو اپنی دولت سمجھا جائے گا اور امانت کو غنیمت کی طرح سمجھا جائے اور زکوٰۃ کو نادان سمجھا جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست کے ساتھ احسان کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا اور مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں گی اور قوم کا سب سے ذلیل آدمی قوم کا حاکم ہو گا اور آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے گا اور شراب پی جائے گی (کثرت سے) اور (مرد) ریشم پہنیں گے اور گانے والیاں اور گانے بجانے کے آلات بنائے جائیں گے اور اس امت کے بعد کا طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے گا پس اس وقت انتظار کرنا سرخ آندھی کا یا زمین کے دھنس جانے کا یا چہرے مسخ ہو جانے کا۔ (مجمع غریب: ج ۱ ص ۴۹۴ - المعجم

الاولیٰ ج ۱ ص ۱۵۰)

فائدہ: اس حدیث میں مالِ غنیمت کو اپنی دولت سمجھنے کے بارے میں آیا ہے۔ اس سے مجاہدین کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ مالِ غنیمت میں بغیر امیر کی اجازت کے کوئی تصرف نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ ہر انسان کو اسکی نفسیات کے اعتبار سے ہی گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ سو اس بارے میں

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں بھی بغیر اجازت کے کوئی دست درازی نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح مجاہدین شیطان کے دھوکہ سے بچ کر اپنے جہاد کو مقبوض بنا سکتے ہیں۔ ورنہ کتنے ہی لوگ برس ہا برس تک جہاد کرتے رہتے ہیں لیکن تھوڑی سی مالی خیانت کی وجہ سے اپنا جہاد خراب کر بیٹھتے ہیں۔ اسلئے اس راستے کی نزاکتوں کو ہر ساتھی کو سمجھنا چاہئے۔

شراب اس وقت بھی عام ہے۔ پاکستان اگر چہ ابھی اس سے محفوظ ہے لیکن جس روشن خیالی کی جانب اسکو لیجا جا رہا ہے تو اسکا حال تیونس اور ترکی جیسا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں مسجد کے باہر شراب کی دکان ہوتی ہے۔

پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا

عن ابی سعید الخدریؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتَتَّبِعُنَّ مَنَ الدِّينِ مِنْ قَبْلِكُمْ. شَبْرًا بِشَبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ خَتَىٰ لَوْ دَخَلُوا فِي حُجْرٍ مِنْكُمْ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ قَالَ فَمَنْ . (مسند احمد: ۳/۱۲۷۱۔ مسند ابی داؤد: ۴/۱۶۵)

۲۰۵۱ (ترجمہ: ج ۱۵: ص ۱۹۵)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ضرور پہلے لوگوں کی روش اور طریقہ کی مکمل طور پر اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گروہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی اتباع میں اُس میں داخل ہو گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ (پہلے والوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اور کون ہیں؟ (یعنی وہی ہیں)۔

فائدہ: اس وقت مسلمانوں کے اندر اکثر وہ بیماریاں پائی جاتی ہیں جن میں پہلی امتیں جلاءِ تھیں، زنا، شراب، جوا، بے ایمانی، ناحق قتل کرنا، اللہ کی کتاب میں تحریف کرنا، نبی ﷺ کی سیرت و تعییمات کو مسخ کر کے پیش کرنا، یہودیوں کی طرح دین کی ان باتوں پر عمل کرنا جو نفس کو اچھی لگتی ہیں اور ان باتوں کو پس پشت ڈال دینا جو نفس پر دشوار ہوں، قییموں اور بیواؤں کا مال کھانا، طاقتور

کے خوف یا مالدار سے پیسہ لینے کے لئے احکام الہی میں تحریف و تاویل کرنا وغیرہ۔

مساجد کو سجانے کا بیان

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد. (مسند ابی ہاشم ج ۲۰ ص ۲۸۲) صحیح ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۹۳ (۴۹۳)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ مسجدوں (میں آنے اور بنانے) میں ایک دوسرے کو دکھاوانہ کرنے لگیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگ مسجدوں میں آتے وقت بھی ایسے انداز میں آئیں گے کہ ایک دوسرے کو اپنی دوست و سطوت دکھانا مقصود ہوگا، اور مسجدیں بنانے میں بھی دکھاوا ہوگا۔ ہر علاقے والے ایک دوسرے سے خوبصورت مساجد بنانے کی کوشش کریں گے۔

عن أبي الدرداء قال إذا زُحِرْتُمْ مساجدكم وحلِيتُم مضاحفكم فالدمارُ عليكم (رواه الشيخ محمد بن حنفی مواد الاصول عن ابی الدرداء ووقفه ابن المبارک فی الرهد و ابن ابی الدیالی المصاحف عن ابی الدرداء) (کشف الغم ج ۱ ص ۹۵)

ترجمہ: حضرت ابو درداء سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم اپنی مساجد کو سجانے لگو گے اور اپنے قرآن کو (زیور وغیرہ سے) آراستہ کرنے لگو گے تو تمہارے اوپر ہلاکت ہوگی۔

عن ابن عباس قال ما كثرت ذنوب قوم إلا زُحِرَتْ مساجدُها وما زُحِرَتْ مساجدُها إلا بعد خروج الدجال. فيه اسحاق الكعبی ولبث بن ابی سبہ . (مسند صمیم ج ۱ ص ۸۱۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی قوم کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو انکی مسجدیں بہت زیادہ خوبصورت بنائی جاتی ہیں۔ اور خوبصورت

مساجد دجال کے خروج ہی کے وقت میں بنائی جائیں گی۔

(سرویت میں اسحاق اٹھنی اور یحییٰ ابن ابی نعیم دونوں روایتیں ضعیف ہیں)

فائدہ ٹھیک کہتے ہیں کہ غلامی میں قوموں کی سوچیں بھی الٹ جاتی ہیں۔ آج اگر کسی علاقے میں خوبصورت مسجد نہ ہو تو اس علاقے والوں کو یوں سمجھا جاتا ہے جیسے اللہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، جبکہ جہاں مسجد خوبصورت بنی ہو ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ بڑے دین دار لوگ ہیں، لیکن یہ کسی کو پتہ نہیں کہ اللہ کی نظر میں ان کی کیا حقیقت ہے؟

اگر کوئی اہل دل ان احادیث کا عملی تجربہ کرنا چاہتا ہے تو کچھ دن ان علاقوں کی مسجدوں میں سجدے کر کے دیکھے جہاں مسجدیں کچی اور سادہ ہوتی ہیں، پھر اس کو مسجدوں کی عداوت کا احساس ہوگا۔
عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَتَّقِي مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ يَغْمُرُونَ مَسَاجِدَهُمْ وَهِيَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ غُرَابٌ ضَرُّ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَنِ عُلَمَاءُ نُهُم مَخْرُجُ الْفِتْنَةِ وَالْيَهُم تَعُودُ.

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۸۰)

ترجمہ: حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے وہ مسجدیں تعمیر کریں گے حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے خالی ہوں گی۔ اس زمانے میں لوگوں میں سب سے بدترین علماء ہوں گے۔ انہی سے فتنے نکلیں گے اور ان ہی میں واپس لوٹیں گے۔

فائدہ ۱۰: اگرچہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب چالیس کروڑ تک ہے لیکن اسلام کی حالت کیا ہے کہ کسی ایک ملک میں بھی اسلامی نظام نہیں ہے، زبان سے تو سب کلمہ پڑھ رہے ہیں کہ اللہ تیرے سوا کسی کو حاکم نہیں مانتیں گے لیکن عملاً صورت حال یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر سیکڑوں معبود (حاکم) بنا رکھے ہیں۔ سجدے میں گر کر اللہ کی برتری کا اعلان کرنے والوں کی تعداد تو بہت ہے پر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو انسانوں کے بنائے ہوئے کفریہ جمہوری

نظام کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ جو کلمہ مسلمان پڑھتا ہے وہ اسکا اللہ کے ساتھ ایک معاہدہ ہے کہ اب وہ اللہ کے علاوہ ہر قوت کا، ہر نظام کا اور ہر طاغوت کا انکار کریگا اور نہ تو زبان سے اور نہ ہی اپنے عمل سے اس معاہدے کی خلاف ورزی کریگا۔ لیکن آج کے مسلمان اللہ کو بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں اور طاغوت کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ قرآن نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا **فَلَاكُ بَاتِهِمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ**۔ یہ (گمراہی) اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے ان (کافر) لوگوں سے جنھوں نے اللہ کے نازل کردہ (یعنی قرآن) سے نفرت کی، یہ کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری پیروی کریں گے۔ (یعنی قرآن کی ساری باتیں نہیں مانیں گے کچھ تمہاری بھی مانیں گے)۔

فائدہ ۲: اس روایت میں علماء سے مراد علماء سوء ہیں۔ علماء سوء کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اگر بنی اسرائیل کے علماء کا حال دیکھنا ہو تو علماء سوء کو دیکھ لو۔

سود کا عام ہو جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ فِيهِ الرِّبَا قَالُوا قَبْلَ لَه النَّاسُ كُلُّهُمْ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ مِنْهُمْ فَالَهُ مِنْ غُبَارِهِ۔ (بو داؤد ج ۳ ص ۲۴۳۔ ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ سود کھائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا کیا تمام لوگ (سود کھائیں گے)؟ تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ”ان لوگوں میں سے جو شخص سود نہیں کھائے گا اس کو سود کا کچھ غبار پہنچے گا۔“

فائدہ: یہ حدیث اس دور پر کتنی صادق آتی ہے۔ آج اگر کوئی سود کھانے سے بچا ہوا بھی ہے تو اسکو سود کا غبار ضرور پہنچ رہا ہے۔ اور نام نہاد دانشوروں کے ذریعے سودی کاروبار پر اسامہ کا لیبل لگا کر امت کو سود کھلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

منافق بھی قرآن پڑھے گا

عس ابی ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ قال سیأتی علی امتی زمان تکثر فیہ القراء ونقل الفقہاء ویقبض العلم ویکثر الهرج قالوا وما الهرج یا رسول اللہ قال القتل بینکم ثم یأتی بعد ذلک زمان یقرأ القرآن رجال لا یجاوڑ تراقیہم ثم یأتی من بعد ذلک زمان یجادل المنافق الکافر المشرک با اللہ المؤمن یجتل ما یقول ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرعہ . وافہ الذہبی (صحیحہ) علی الصحیحین (ج: ۴ ص: ۵۰۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں قراء بہت ہونگے اور دین کی سمجھ رکھنے والے کم ہونگے۔ علم اٹھایا جائیگا اور ہرج بہت زیادہ ہو جائیگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا تمہارے درمیان قتل۔ پھر اسکے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ قرآن پڑھیں گے حالانکہ قرآن انکے طلق سے نہیں اترے گا، پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ منافق، کافر اور مشرک مومن سے (دین کے بارے میں) جھگڑا کریں گے۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

فائدہ اس وقت ہر طرح کے پڑھے لکھے لوگ کثرت سے موجود ہیں، مختلف علوم میں تخصص اور ماسٹر کرایا جا رہا ہے۔ لیکن دین کی سمجھ رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں، جوشان ہمارے اسلاف میں نظر آتی تھی کہ باطل کو ہزار پردوں میں بھی پہچان لیا کرتے تھے اب وہ بات بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ قرآن کی سمجھ اور قرآن کا علم اہل علم طبقے میں بھی مفقود نظر آتا ہے حالانکہ اور علوم میں انتہائی توجہ صرف کی جاتی ہے۔ معلومات کا سمندر تو بہت نظر آتا ہے لیکن علم کا فقدان ہے۔

منافق اور مشرک قرآن کی آیات کو آڑ بنا کر اہل حق سے بحث و مباحثہ کرتے نظر آتے ہیں اور اپنے باطل اقدامات کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت ابو عامر، شعریؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں جن باتوں کا اپنی امت پر خطرہ محسوس کرتا ہوں ان میں زیادہ خوف والی بات یہ ہے کہ ان کیلئے مال کی زیادتی

ہو جائے گی جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور آپس میں لڑیں گے اور ان کیلئے قرآن کا پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ اس قرآن کو ہر نیک، فاسق و فاجر اور منافق پڑھے گا اور یہ لوگ فتنے پھیلانے اور اس کی تاویل کی غرض سے اس کے ذریعہ مومن سے جھگڑا کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی تاویل و تفسیر کو کوئی نہیں جانتا (یعنی وہ آیات جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے) اور جو علم میں پختہ کار ہوں گے وہ بھی (ان آیات کے بارے میں) یوں کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے۔ (صحیح مسلم ج ۴ ص ۴۵۳)

فائدہ: مال کی زیادتی اس وقت عام ہے اور عرب ممالک میں مال کی ریل پیل ہے جسکی وجہ سے تمام فتنے جنم لے رہے ہیں۔ قرآن کا پڑھنا اتنا آسان ہو گیا کہ اب اسکو مختلف ٹی وی چینلوں پر عربی رسم الخط کے ساتھ انگلش رسم الخط میں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اس طرح اگر کسی کو عربی میں قرآن نہیں پڑھنا آتا تو وہ انگریزی رسم الخط میں پڑھ سکتا ہے۔ ہر فاسق و منافق آج قرآن پڑھتا نظر آتا ہے بلکہ اس میں بغیر علم کے اپنی رائے زنی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ترکی، مصر، تونس اور امارات کے بعد اب ہمارے ملک میں بھی قرآن کی تفسیر وہ لوگ کر رہے ہیں جنکو ذرہ برابر بھی علم نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک طرف فلموں اور ڈراموں میں کام کرتے ہیں اور امت کو بے حیائی اور بے شرمی کا درس دیتے ہیں اور دوسری جانب اللہ کی کتاب کی ان آیات میں رائے زنی کرتے ہیں جسکا علم اللہ نے اپنے پاس رکھا ہے۔

سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی

عن ابی امامۃ الباہلی عن رسول اللہ ﷺ قال لَتَنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ عُرْوَةٍ فَكُلَّمَا انْتَفَضَتْ عُرْوَةٌ ثَبَّتَ النَّاسُ بِأُتْرَاقِهَا فَأُولَٰئِكَ نَقْصُ الْحُكْمِ وَأَخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ. (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۶) صحیح مسلم ج ۸ ص ۹۸۔ موارد

الطحاوی ج ۱ ص ۸۷)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اسلام کی کڑیاں ضرور ایک ایک کر کے ٹوٹیں گی، چنانچہ جب ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اسکے بعد والی

کڑی کو پکڑ لیٹگے۔ ان میں سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ اسلامی نظام عدالت کی کڑی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

قائدہ: یعنی مسلمان جس چیز کو سب سے پہلے چھوڑینگے وہ اسلامی عدالتی نظام ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے ٹوٹنے والی کڑی ”امانت“ کی ہوگی۔ شریعت کی اصطلاح میں لفظ امانت بہت وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ (الایۃ)

ترجمہ: بیشک ہم نے ”امانت“ کو زمین و آسمان اور پہاڑوں کو پیش کیا پر انھوں نے اسکا بار اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس (اہم ذمہ داری کے بار) سے ڈر گئے اور اسکو انسان نے اٹھا لیا۔ حضرت قتادہؓ نے یہاں امانت کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔

الذین والفرائض والحدود

یعنی حقوق، فرائض، اور حدود اللہ یعنی اسلام کے عدالتی نظام سے متعلق احکامات۔ اور یہ سب اسلامی خلافت کے تحت صحیح طور پر انجام پاتے ہیں۔ چنانچہ پہلی چیز جو اس امت سے اٹھے گی وہ خلافت ہوگی جب خلافت اٹھ جائے گی تو اسلامی عدالتی نظام بھی ختم ہو جائے گا اور آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

دجال کی آمد کا انکار

عن ابن عباسؓ خطب عمرؓ فقال انه سيكون في هذه الامة قوم يكذبون بالرجم ويكذبون بالذبح والقبور ويكذبون بالشفاعة ويكذبون بقوم يخرجون من النار ويخرجون من النار (ص ۱۱ ص ۴۶۶)

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے خطبہ دیا اور یہ بیان فرمایا اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار

کریں گے اور دجال (کی آمد) کا انکار کریں گے اور شفاعت کا انکار کریں گے، اور ان لوگوں (یعنی گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔

فائدہ: یہودیوں کے مال پر چلنے والی این جی اوز اپنے آقاؤں کے اشاروں پر آئے دن اسلامی قوانین کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں اور انکو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں۔

اس وقت حدود آرڈیننس کی بحث چل رہی ہے اور اس کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے گویا یہ کسی انسان کے بنائے ہوئے قوانین ہیں۔ اسی طرح کئی عرب مفکر ہیں جو رجم اور دیگر اسلامی قوانین کو اس دور میں (نعوذ باللہ) ازکار رفتہ (Old Fashioned) قرار دے چکے ہیں۔

نیز دجال کی آمد کا انکار کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اور آنے والے دنوں میں اس مسئلے کو اختلافی بنا دیا جائے گا۔

علماء کے قتل کا بیان

قال رسول الله ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْعُلَمَاءِ زَمَانٌ يُقْتَلُونَ فِيهِ كَمَا يُقْتَلُ اللَّصُوصُ
فَيَأْتِيَتِ الْعُلَمَاءُ يَوْمَئِذٍ فَخَامَقُوا (رواه ابو عمر الدانسی فی مسندہ ہواذی فی الفتن ج ۳ ص: ۶۶۱)
صعب۔ فی سیدہ الوصیر بس عطاء وهو غرامی صدوق سی الحفظ (التفريب ج ۲ ص: ۳۳۱ و الميراث ج ۴ ص: ۳۳۴)

ترجمہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا علماء پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کو ایسے قتل کیا جائے گا جیسے چوروں کو قتل کیا جاتا ہے، تو کاش کہ اس وقت علماء جان بوجھ کر انجان بن جائیں۔“

فائدہ: آج کس وحشت و بربریت، بے دردی اور بے حسی کے ساتھ ان عظیم ہستیوں کو قتل کیا جا رہا ہے، جو کائنات کے نظم کو فساد اور ظلم سے پاک کرنے کا درس دیتے ہیں۔ جنکی ساری زندگی انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا پرچار کرتے گزر جاتی ہے، اللہ کی زمین کو انسانیت کے دشمنوں سے پاک کرنا ہی جنکا مشن ہوتا ہے، انسانیت حیران ہے، عقل محو تماشا ہے، علم کے مینارے خاموش ہیں، دانشور ستائے میں ہیں، کہ آخر امت کے اس طبقہ سے کسی کو کیا دشمنی ہو سکتی

ثابت کرنا ہے۔ جنکے مشن بڑے ہوتے ہیں انکے دشمن بھی بڑے ہوا کرتے ہیں۔

فالج کا بیان

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فالج ضرور پھیلے گا یہاں تک کہ لوگ اسکو طعون سمجھنے لگیں گے۔ (اسکے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے) (تخصیف عبد اللہ بن مسعود ج: ۳ ص: ۵۹۷)

فائدہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ کہ خشکی اور سمندر میں فساد پیدا ہو گیا لوگوں کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔ ممکن ہے انسانیت کے دشمنوں کی جانب سے انسانوں پر ایسے وائرس کے حملے کئے جائیں جو فالج کا سبب بنیں۔ یا پھر ابھی سے لوگوں کو ایسے ٹیکے یا کسی دوائی کے قطرے پلائے جائیں جو آگے چل کر اس بیماری کا سبب بنیں۔ اس وقت ایسی مشینیں بنائی جا چکی ہیں جنکے ذریعے فضاء میں موجود مختلف بیماریوں کے جراثیم اکٹھے کر کے جراثیمی ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔ اور ان سے لوگوں میں بیماریاں پھیلتی ہیں۔

لہذا مسلم ممالک کو عالمی یہودی اداروں کی جانب سے دی جانے والی کسی بھی طبی امداد کو پہلے اپنی تجربہ گاہوں میں ٹیسٹ کرا کر ہی عوام تک پہنچانا چاہئے۔ اور کسی بھی ایسی دوائی یا ویکسین کو قبول نہیں کرنا چاہئے جس پر اس کا فارمولا لکھا ہوا نہ ہو۔

وقت کا تیزی سے گزرنے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی جب تک زمانہ آپس میں بہت قریب نہ ہو جائے۔ چنانچہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹے کے برابر اور گھنٹہ کھجور کی پتی یا شاخ کے جلنے کی مدت کے برابر ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۲۵۶)

فائدہ۔ وقت میں برکت کا ختم ہو جانا تو اس وقت ہر ایک سمجھ سکتا ہے، کہ کس طرح سے ہفتہ

مہینہ اور سال گزر جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ روحانیت سے عاقل انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ وقت میں برکت کے کیا معنی؟ جبکہ پہلے کی طرح اب بھی دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے، ہفتہ میں اب بھی سات ہی دن ہوتے ہیں؟ وقت میں برکت کے معنی اگر اب بھی کسی کو سمجھنے ہوں تو وہ اپنے دن کے معمولات کو فجر کی نماز کے بعد کر کے دیکھے تو اسکو پتہ چل جائیگا کہ جس کام میں وہ سارا دن صرف کرتا تھا وہی کام اس وقت میں بہت کم عرصے میں ہو جائیگا۔

چاند میں اختلاف ہونا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاحُ الْأَهْلِ وَأَنْ يُرَى الْهَلَالُ لِلَّيْلِ فَيَقَالُ هُوَ بَيْنُ لَيْلَتَيْنِ. (مسلم ص ۱۱۵ ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی قرعی نشانوں میں سے ایک چاند کا پھیل جانا ہے اور یہ کہ پہلی تاریخ کے چاند کو یہ کہا جائیگا کہ یہ دوسری تاریخ کا چاند ہے۔

فائدہ اس حدیث میں علماء امت کو بہت غور کرنا چاہئے اور جو صورت حال اس وقت مسلم دنیا میں چاند کے اختلاف کے حوالے سے پیدا ہو چکی ہے اسکو ختم کرنا چاہئے۔

جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں پیش گوئی

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلُ عَذْبَةً نَوَاطِهِ وَشِرَاكَ نَعْلِهِ وَتُجْبِرَهُ فَيَعْذَهُ بِمَا أَخَذَتْ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ. هذا حديث صحيح عني شرط مسلم وسم بخرجاه. وافقه الذهبي. (مسند احمد ج ۴ ص ۵۱۵) (۲۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک درندے آدمیوں سے بات نہ کرنے لگیں، اور آدمی کے چابک کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرنے

لگے، اور انسان کی ران اس کو یہ بتایا کرے کہ اسکی غیر موجودگی میں اسکے گھر والوں نے کیا بات کی ہے اور کیا کام کئے ہیں؟

امام حاکم نے اسکو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ نیز ترمذی شریف کی روایت کو بھی علامہ ناصر الدین البانی نے صحیح کہا ہے۔

فائدہ: درود و سلام ہو محمد ﷺ پر جنہوں نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ یہ بیان آپ کا معجزہ ہی کہا جائے گا کہ ایک ایسے دور میں آپ ﷺ یہ بات بیان فرما رہے ہیں جہاں جدید نینک لوجی کا موجودہ تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن الیکٹرونک چپ (Electronic Chip) کا یہ جدید دور چیخ چیخ کر نبی کریم ﷺ کے بیان کی سچائی کو ثابت کر رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اسی چپیں تیار کی جا چکی ہیں بلکہ زیر استعمال ہیں۔ یہ چپ کسی کو لگائی جائے تو دور بیٹھا دوسرا شخص اسکی تمام باتیں سن بھی سکتا ہے اور اس کو دیکھ بھی سکتا ہے، اسکے علاوہ اگر اس چپ کو نکال کر اس کا ڈیٹا (چپ میں موجود مواد) کمپیوٹر وغیرہ میں ڈاؤن لوڈ کیا جائے تو سب کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ اس شخص نے آپ کی غیر موجودگی میں کیا کچھ کیا ہے۔ ابھی اس کو ٹانگ یا بازو پر باندھ کر استعمال کیا جا رہا ہے، جبکہ بازو یا ران کے گوشت میں پیوست کرنے کے تجربات چل رہے ہیں، اور ممکن ہے کہ یہ بھی ہو چکا ہو۔

فائدہ ۲: جانوروں سے گفتگو آپ سنتے رہتے ہوئے کہ مغربی ممالک جانوروں کی بولی سمجھنے اور ان سے گفتگو کرنے کے لئے مسلسل تجربات کر رہے ہیں۔

ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتى يسود كل قوم منافقوهم (المصنف: ج ۴ ص: ۳۵۵)

ترجمہ: حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ہر قوم کے حکمران ان (میں) کے منافق نہیں بن جاتے۔

فائدہ: آقائے مدنیؒ نے اس حدیث میں امت کے عمومی مزاج کی نشاندہی کی ہے کہ ان کے اندر بزدلی اور کابلی پیدا ہو جائے گی جس کے نتیجے میں ان پر منافقین کی حکمرانی ہوگی۔

پانچ جنگ عظیم

عن عبد اللہ بن عمرو قال ملاحم الناس خمس فبنتان قد مضتا وثلاث في هذه الامة ملحمة الترك وملحمة الروم وملحمة الدجال ليس بعد الدجال ملحمة۔ (المصنف: ج ۴ ص: ۵۴۸۔ المستدرک: ج ۱ ص: ۱۶)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ نے فرمایا کہ (دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک) کل پانچ جنگ عظیم ہیں۔ جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گزر چکیں۔ اور تین اس امت میں ہوں گی۔ ترک جنگ عظیم اور رومیوں سے جنگ عظیم اور دجال سے جنگ عظیم۔ اور دجال والی جنگ عظیم کے بعد کوئی جنگ عظیم نہ ہوگی۔

فائدہ: اگرچہ مسلمان اپنی سستی اور کابلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدیؑ آنے کے بعد جنگ عظیم کا اعلان کریں گے، تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا۔ کیونکہ حضرت مہدیؑ کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

حاشیہ ۱: اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔

فتنوں کا بیان

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ
وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا
تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُدْ بِهِ. **صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۰۷**

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہونگے، ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا سچی کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور جو شخص فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا، لہذا جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ پائے اور ٹھکانہ پائے تو وہ ہیں پناہ لے لے۔

فائدہ: ”چلنے والے سے کھڑے رہنے والا اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھ جانے والا“ اس سے ہر اس فتنہ میں کم کوشش کرنا اور کم جھلنا ہوتا ہے۔ وہ فتنہ ایسا ہوگا کہ جو جتنی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی اس میں ملوث ہوگا۔ یہ فتنہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے انہی میں سے ایک مال کا فتنہ ہے جس کو آپ ﷺ نے اس امت کے لئے سب سے خطرناک فتنہ قرار دیا ہے۔ اس وقت عالمی سودی نظام کے ہوتے ہوئے جو شخص اس نظام میں زیادہ کمانے کی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی خود کو سود میں ڈبو تا جائے گا۔ اور جو کم کوشش کرے گا وہ کم ملوث ہوگا۔ اس طرح چلنے والے سے کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا، اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھنے والا بہتر ہوگا۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریاں لے کر پہاڑوں یا بیابانوں میں نکل جائے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ
بِهِمْ عَلَى دِينِهِ كَأَنَّ لِقَابِضٍ عَلَى الْجَمْرِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ۔ **سنن الترمذی ج ۱ ص ۵۲۶**

حاشیہ: علامہ ناصر الدین البہائی نے اس کو صحیح کہا ہے۔



ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس وقت ان میں اپنے دین پر ڈٹ جانے والا اس شخص کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو۔

عن ابي هريرة قال ان رسول الله ﷺ قال بايروا بالاعمال فتأخذ قطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمناً ويمسي كافراً أو يمسي مؤمناً ويصبح كافراً يبيع دينه بعرض من الدنيا۔ (مسند احمد ج ۱ ص: ۱۱۰ مسند ابن ماجه ج ۱ ص: ۱۵ ص: ۹۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اعمال صالحہ میں جلدی کرو قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کے مانند ہونگے (ان فتنوں کا اثر یہ ہوگا کہ) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر اٹھے گا۔ اپنا دین و مذہب دنیا کے تھوڑے سے فائدہ کے لئے بیچ ڈالے گا۔

فتنوں میں مبتلا ہونے کی پہچان

عن حذيفة قال تعرض الفتنة على القلوب فأى قلب كثر بها نكت فيه نكتة بئضاء وأى قلب أضر بها نكتت فيه نكتة سوداء (مسند احمد ج ۱ ص: ۲۲۷ مسند ابن ماجه ج ۱ ص: ۵۱۵)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا فتنے دلوں پر یلغار کرتے ہیں۔ جو دل اس (فتنوں) کو برا جانتا ہے تو اس دل میں ایک سفید نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اور جو دل اس (فتنوں) میں ڈوب جاتا ہے تو اس (دل) میں ایک کالا نکتہ پڑ جاتا ہے۔ امام ذہبیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

عن حذيفة قال إذا أحب أحدكم أن يعلم أصابته الفتنة أم لا فلينظر فإن كان رأى خللاً كان يراه حراماً فقد أصابته الفتنة وإن كان يرى حراماً كان يراه خللاً فقد أصابته. (هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه. واهقه

الدمعي)۔ (مسند احمد ج ۱ ص: ۵۱۵)



ترجمہ: اگر تم میں سے کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا وہ فتنے میں مبتلا ہو یا نہیں تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حرام سمجھتا تھا اب اس کو حلال سمجھنے لگا ہے وہ بلاشبہ (فتنہ میں) مبتلا ہو یا کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حلال سمجھتا تھا اب اس کو حرام سمجھنے لگا ہے وہ بلاشبہ فتنے میں مبتلا ہوا۔ حاکم نے اسکو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

فائدہ: حضرت حذیفہؓ نے فتنے میں مبتلا ہونے کی پہچان بتلا دی۔ کہ اگر پہلے کسی چیز کو حرام سمجھتا تھا لیکن اب اسکو حلال سمجھنے لگا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص فتنے میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اگر غور کریں تو اپنی اصلاح کے لئے یہ بہت عمدہ نسخہ ہے۔

فتنوں کے وقت میں بہترین شخص

عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ خير الناس في الفتن رجل آخذ بعنان فرسه او قال برنس فرسه خلف اعداء الله يخيفهم ويخيفوناه او رجل معتزل في باديته يؤذي حق الله الذي عليه . هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔ رواه الذهبي (المعجم الكبير ج ۱: ص ۵۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے دور میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام یا فرمایا اپنے گھوڑے کی ٹکیل پکڑے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہو، وہ اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہو اور وہ اس کو ڈراتے ہوں، یا وہ شخص جو اپنی چراگاہ میں گوشہ نشین ہو جائے، اس پر جو اللہ کا حق (زکوٰۃ وغیرہ) ہے اس کو ادا کرتا ہو۔ حاکم نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

حضرت ام مالک بہزیہ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور اسکو کھول کر بیان کیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس فتنہ کے زمانے میں سب سے بہتر کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان فتنوں کے زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا، جو اپنے موبیشیوں

دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے بھاگ جانے کا بیان

عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ بَارِزٌ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

(ترمذی: ج ۱ ص: ۱۲۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور عنقریب اسلام دوبارہ اجنبیت کی حالت کی طرف لوٹے گا جیسے کہ ابتدا میں ہوا تھا اور وہ (یعنی اسلام) سمٹ کر دو مسجدوں کے درمیان چلا جائے گا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹتا ہے۔

فائدہ: حدیث میں لفظ غریب کا ترجمہ اجنبی اور غیر مانوس سے کیا گیا ہے۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں لوگ اسلام کو اجنبی اور غیر مانوس سمجھتے تھے اسی طرح آج بھی اکثر مسلمان اسلام کے بہت سارے احکامات کو اجنبی سمجھنے لگے ہیں اور ان احکامات کے ساتھ ایسا برتاؤ ہے گویا وہ ان کو جانتے ہی نہیں کہ ان احکامات سے بھی ہمارا دعویٰ تعلق ہے جو نماز روزہ وغیرہ سے ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تو اس کا دور ہی نہیں رہا۔ حالانکہ شریعت کا زیادہ بڑا حصہ انہی احکامات (اسلام کا تجارتی اور عدالتی نظام) پر مشتمل ہے۔ اسلئے آج یہی کہا جائے گا کہ اسلام ایک ارب چالیس کروڑ کے ہوتے ہوئے بھی اجنبی بن کر رہ گیا ہے۔

سوان لوگوں کو رحمۃ للعالمین ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو ان جگہوں سے بھاگ جائیں جہاں اسلام اجنبی ہو گیا ہو، اور ایسی جگہ چلے جائیں جہاں اسلام اجنبی نہ بنا ہو، بلکہ وہاں کے لوگ آج بھی اسلام کو اسی طرح پہچانتے ہوں جیسا کہ اس کو پہچاننے کا حق ہے، اور آج بھی انکی زندگی کا مقصد وہی ہو جو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مقصد تھا۔ وہ نماز روزے کے ساتھ ساتھ اسلام کے دیگر احکامات کو بھی اپنے سینے سے لگائے رکھتے ہوں اور اس میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کرتے ہوں۔ اور اس عہد پر اپنی جانیں کٹانے کا عزم رکھتے ہوں کہ جس طرح صیہ نے اپنا قیمتی ہو بھارا اسلام کو اجنبیت کی حالت سے نکالا، ہم بھی اس کو اجنبیت کی حالت سے

نکال کر اس حالت میں لے آئیے جہاں وہ اجنبی نہیں رہے گا۔

غرباء والی احادیث کی تشریح کرتے ہوئے ابوالحسن خلی نے المعتمر من المختصر میں غریب کے یہی معنی بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

”الاسلام طرا علی اشیاء لیست من اشکالہ فکان بذلک معہا غریبا کما یقال لمن نزل علی قوم لا یعرفونہ انه غریب بینہم“ **المختصر من المعتمر** من مشکک الآثار ج: ۲ ص: ۲۶۶

یعنی اسلام کو ایسے حالات سے سابقہ پڑ جائے جو اس سے کوئی مناسبت نہ رکھتے ہوں، تو اسلام اس صورت میں غریب (اجنبی) ہو جائے گا۔ جیسا کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اس کو نہیں جانتے ہوں، تو وہ آنے والا انکے درمیان غریب (اجنبی) ہوگا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہت سے حضرات اس حدیث کو اپنی سستی اور بزدلی کے لئے آڑ بناتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کی تیاری کرو تو کہتے ہیں کہ اسلام تو ہر دور میں کمزور رہا ہے، اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ وہ حدیث کے لفظ غریب کو اردو کے غریب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ جو درست نہیں۔

قال ابو عیاش سمعت جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ ﷺ ان الاسلام بدأ غریباً وسيعود غریباً فطوبی للفرباء قال ومن هم یا رسول اللہ قال الذین یصلحون جین یفسد الناس **المختصر من المعتمر** ج: ۵ ص: ۱۴۹ و ج: ۸ ص: ۳۰۸

ترجمہ: حضرت ابو عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبد اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور ایک بار پھر اسلام اسی اجنبیت کی حالت میں چلا جائیگا، سو مبارک باد ہے غرباء کو۔ پوچھا کہ یا رسول اللہ

ﷺ غرہاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ لوگ، جو لوگوں کے فساد میں مبتلا ہونے کے وقت ان کی اصلاح کریں گے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں ان لوگوں کو آپ ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو دنیا میں فساد عام ہو جانے کے وقت لوگوں کی اصلاح کریں گے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ وہ اللہ کی سب سے بڑی صفت حاکمیت میں انسانوں کو شریک بنالیں۔ لہذا شریعت کی نظر میں اللہ کی حاکمیت اور قانون کی جانب بلا مناسب سے بڑی اصلاح کہلائے گی جسکے تحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے گا۔ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس پر قرآن کی آیت کنتم خیر امة . الا یہ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس کی تفسیر گواہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْغُرَبَاءُ لَيْلَ وَمِنْ الْغُرَبَاءِ قَالَ الْفَرَاذُونَ بِدِينِهِمْ يَتَعَنَّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ . (مسند احمد ج ۱ ص: ۲۰ - مسند ابی داؤد ج ۲ ص: ۱۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب لوگ غرہاء ہونگے، پوچھا گیا غرہاء کون ہیں؟ فرمایا اپنے دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے دور بھاگ جانے والے۔ اللہ تعالیٰ انکو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شامل فرمائے گا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْوُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ . (مسند احمد ج ۱ ص: ۱۵ - مسند ابی داؤد ج ۲ ص: ۲۷۱ - مسند ابی یوسف ج ۲ ص: ۲۴۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور (دور دراز

کے) بارانی علاقوں میں دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ جائے۔

فائدہ اس حدیث میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی جگہوں پر آدمی کا ایمان بچانا مشکل ہو جائے گا جہاں پر جاہلی ابلیسی تہذیب اور اسکا تجارتی نظام عام ہو۔ کیونکہ اگر یہ وہاں رہے گا تو یقیناً اسکو اس سودی نظام کی حمایت کرنی ہوگی یا کم از کم خاموش رہنا پڑیگا۔ اور یہ خاموش رہنا بھی اس پر راضی رہنے جیسا ہے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ نوجوان اور بوڑھے جو اس وقت اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنا گھربار، دھن دولت اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پہاڑوں کو اپنا ٹھکانہ بنا چکے ہیں، اور ایک ایسے وقت میں کہ جب ابلیس کے نیوولڈ آرڈر نے ہر مسلمان کو سودی کاروبار میں ملوث کر دیا ہے اور اگر کوئی براہ راست ملوث نہیں تو اسکو اس سودی نظام کی ہوا ضرور لگ رہی ہے، ایک ایسے وقت میں کہ جب امت کے سب سے معزز اور شریعت کے محافظ طبقے، علماء کرام کو غیر شرعی فتاویٰ دینے پر مجبور کیا جا رہا ہے، دجالی قوتیں علی الاعلان اپنی حاکمیت اعلیٰ (Sovereignty) کا اعلان کر رہی ہیں، اور صرف اللہ کی حاکمیت کے سامنے سر جھکانے کا وعدہ کرنے والے مسلمان، آج غیر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اللہ کے ساتھ کھلا شرک کر رہے ہیں... مقررین خاموش ہیں، الا ماشاء اللہ، اہل قلم... سوائے چند کے..... یا تو قلم کے تقدس کو فروخت کر چکے یا پھر باطل کی گیدڑ بھکیوں نے انکے قلم کی سیانی کو منجمد کر کے رکھ دیا ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا گیا جو مسلمانوں کو باطل کے سامنے سرائی کر جینا سکھاتی ہیں۔ جس طرف نظر دوڑاؤ مصلحتوں کی چادریں اوڑھے ایسے مسلمان نظر آتے ہیں کہ اگر انکے دور میں دجال آجائے اور اپنی خدائی کا اعلان کر دے تو شاید یہ مصلحت کی چادر سے باہر نکلنا پسند نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت بھی دجال کے ایجنٹ وہی بات کہہ رہے ہیں کہ یا تو ہماری صفوں میں شامل ہو جاؤ یا پھر ہمارے دشمنوں کی... جبکہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ اے مسلمانو! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اللہ والی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اب درمیان کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

۱۸ کتاب السنن ج ۲ ص ۱۷۶، مسند ابی یحییٰ ۴۳۱۱، سنن بیہقی الکبریٰ

تسبیح عظیم لدہال

ان يُقَاتِلَ آخِرُ أَمْتِي الدِّجَالَ لَا يُطْلَهُ جَوْرٌ جَائِرٌ وَلَا عَدْلٌ عَادِلٌ ﴿۱۷۶﴾ ج ۳ ص ۱۸

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری امت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کریں گی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔

عن جابر بن سمرة عن النبي ﷺ أنه قال لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ﴿۱۷۶﴾ ج ۳ ص ۱۵۲۱

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا یہ دین باقی رہے گا اسکی حفاظت کیلئے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلُومًا أَخْضَرَ مَا قَطَرَ الْقَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَسَيَابِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ لِيهِ قُرَاءٌ مِنْهُمْ لَيْسَ هَذَا زَمَانٌ جِهَادٍ لَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانُ فَيَعْمُ زَمَانُ الْجِهَادِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاحِدٌ يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ مَنْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۶﴾ ج ۳ ص ۷۵۱

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک آسمان سے بارش برتی رہے گی تب تک جہاد تروتازہ رہے گا (یعنی قیامت تک)۔ اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب ان میں پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہیں گے کہ یہ

حاشیہ: اس میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہیں۔



جہاد کا دور نہیں ہے۔ لہذا ایسا دور جس کو ملے تو وہ جہاد کا بہترین زمانہ ہوگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی (مسلمان) ایسا کہہ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (ایسا وہ پڑھے لکھے کہیں گے) جن پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

عن الحسن أنه قال سبابي على الناس زمان يقولون لا جهاد فإذا كان ذلك فجاهلوا فإن الجهاد أفضل. (مسند احمد ج ۲: ص ۱۷۶)

ترجمہ: حضرت ابو رجاۃ الجذری حضرت حسنؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ کہیں گے کہ اب کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو جب ایسا دور آجائے تو تم جہاد کرنا۔ کیونکہ وہ افضل جہاد ہوگا۔

حضرت ابراہیمؒ سے روایت ہے فرمایا اگلے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں (اب) کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو انھوں نے فرمایا یہ بات شیطان نے پیش کی ہے۔ (مسند احمد ج ۲: ص ۵۰۹)

فائدہ: اگرچہ اس حدیث کا مصداق خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد کا دور واضح ہے لیکن اس سے زیادہ واضح دور اور کونسا ہو سکتا جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ جہالوں کا تو کہنا ہی کیا پڑھے لکھے حضرات بھی جہاد کے بارے میں وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں جنکی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ خصوصاً طالبان کی پہپائی کے بعد تو یوں لگتا ہے جیسے ہوا کا رخ ہی تبدیل ہو گیا ہو۔

سو جہاد کرنے والوں کو کسی کی باتوں یا مخالفتوں اور طعن و تشنیع سے دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکو انکے رسول ﷺ نے پہلے ہی تسلی دیدی ہے کہ ایسے وقت میں جہاد کرنا افضل جہاد ہوگا۔ مجاہدین کو اخلاص اور اللہ کو راضی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے۔

مسلم ممالک کی اقتصادی تباہی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وہ وقت قریب ہے کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غنہ آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ

پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ عجمیوں (Non Arabs) کی جانب سے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی یہ پابندی لگادی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم (مغرب والوں) کی جانب سے۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کے دیگا اور شمار نہیں کرے گا نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح کے ابتدا مدینہ سے ہوئی تھی حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں رہ جائے گا پھر آپ نے فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا تو اللہ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ پر ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ چھوڑ کر وہاں چلے جائینگے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ اس بات کو جانتے نہیں۔ ۱۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۶)

فائدہ: عراق پر پابندی کی دشمن کوئی مکمل ہو چکی ہے۔ سو اے ایمان والو! آپ کس بات

کا انتظار ہے؟

ف ۲: مدینہ میں کوئی منافق نہیں رہ سکے گا۔ صرف وہی لوگ وہاں رہ جائیں گے جو اللہ کے دین کی خاطر جان دینے کی ہمت رکھتے ہونگے۔ کیونکہ مسلم شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ جب دجال مدینہ کے باہر آئے گا اور اپنا گرز مارے گا تو اس وقت مدینہ کو تین جھکے لگیں گے جس سے ڈر کر کمزور ایمان والے مدینہ سے نکل کر کفار کے ساتھ مل جائیں گے۔

حضرت ابو نعیرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینا رلائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا میری آخری امت میں خلیفہ ہوگا جو مال لپ بھر بھر کر دے گا۔ اور شمار نہیں کرے گا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۹۵)

حاشیہ: اسی مفہوم کی روایت مسلم شریف کے طرق سے صحیح ہے۔

حضرت ابوصالح تابعیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ مصر پر بھی پابندیاں لگائی جائیں گی۔ (صحیح مسلم ۲۸۹- ابو داؤد ۲۰۳۵)

عرب کی بحری ناکہ بندی

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَزِيحَ الْبَحْرُ الشَّرْقِيُّ حَتَّى لَا يَبْغُرَى فِيهِ سَفِينَةٌ وَحَتَّى لَا يَجُوزَ أَهْلُ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ وَذَلِكَ عِنْدَ الْمَلَاجِمِ وَذَلِكَ عِنْدَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ ~~عَلَيْهِ السَّلَامُ~~

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مشرقی سمندر دور ہو جائیگا اور اس میں کوئی کشتی بھی نہ چل سکے گی، چنانچہ ایک بستی والے دوسری بستی میں نہ جا پائیں گے اور یہ جنگ عظیم کے وقت میں ہوگا، اور جنگ عظیم حضرت مہدی کے وقت میں ہوگی۔

فائدہ: مشرقی سمندر سے یہاں بحرہ عرب مراد ہے، دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس تک پہنچنا دشوار ہو جائیگا، جسکی وجہ سے وہاں آمد و رفت بند ہو جائیگی۔

آپ ذرا دنیا کا نقشہ اٹھائیں اور امریکن بحری بیڑوں کی موجودہ جگہوں کو دیکھیں، تو یہ روایت بہت آسانی سے آپکی سمجھ میں آجائے گی۔ کراچی کے ساحل سے لے کر صومالیہ تک تمام بحری گزرگاہوں پر عالمی کفر کا قبضہ ہے۔ گیارہ ستمبر کے بعد بحرہ ہند اور بحرہ عرب میں آنے جانے والے جہازوں کی چیکنگ بہت سخت کی جا رہی ہے۔ خصوصاً پاکستان سے جانے والے جہازوں کی چیکنگ انتہائی سخت ہوتی ہے۔ آئندہ حالات مزید سخت ہونگے جس کی وجہ سے سمندر کے راستے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

دنیا کے نقشہ پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس وقت دجالی قوتوں نے مکہ اور مدینہ کی ہر طرف سے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام سمندری راستوں پر انکا کنٹرول ہے۔ اسی طرح خشکی کی جانب سے بھی ان دونوں شہروں کو مکمل اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ (دیکھیں خشتہ نمبر ۱)

ایسا محسوس ہوتا ہے گویا دجالی قوتیں حضرت مہدی تک پہنچنے والی رسد و کمک کو ہر طرف سے



روکنا چاہتی ہیں۔ اور ان خاص جگہوں پر اپنا کنٹرول چاہتی ہیں جہاں سے اگلی حمایت کے لئے مجاہدین آسکتے ہیں۔

مدینہ منورہ کا محاصرہ

حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں غریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائیگا یہاں تک کہ آخری مورچہ سلاخ میں ہوگا۔ اور سلاخ ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (تفسیر تفسیر ابی العلاحم روا ابو حنیفہ ج ۱ ص ۶۷۶)

فائدہ: خیبر مدینہ منورہ سے ساٹھ میل دور ہے۔ اس وقت امریکی فوجیں مدینہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہیں۔ (دیکھیں نقشہ ۲)

حضرت نجم ابن اورع فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) لوگوں سے خطاب کیا چنانچہ تین مرتبہ (یہ) فرمایا یوم الخلاص وما یوم الخلاص و ما یوم الخلاص و ما یوم الخلاص۔ کسی نے پوچھا یہ یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دجال آئے گا اور احد کے پہاڑ پر چڑھے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا کیا اس قصر ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا۔ چنانچہ سبۃ الحرف کی جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا۔ پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے۔ جسکے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے۔ اس طرح مدینہ (گناہ گاروں سے) پاک ہو جائے گا۔ اور یہی یوم الخلاص (چھٹکارے یا نجات کا دن) ہے۔ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام ذہبی نے اس کی توثیق کی ہے اور علامہ ناصر الدین البہائی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔

(عن الصحیح ج ۴ ص: ۵۸۶)

فائدہ: دجال جب مسجد نبوی کو دیکھے گا تو اس کو قصر ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔ جس وقت نبی کریم ﷺ یہ بات بیان فرما رہے ہیں اس وقت مسجد نبوی بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی

حاشیہ ۱۔ ابوداؤد کی روایت کو علامہ البہائی نے صحیح کہا ہے اور ابن حبان کی روایت بھی امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

تھی۔ اور اب مسجد نبوی کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔ مسجد نبوی کی ایک تصویر سیٹلائٹ سے لی گئی ہے جس میں مسجد نبوی بالکل سفید نظر آ رہی ہے۔ نیز ایک دوسری روایت جس میں دجال کے وقت میں مدینہ منورہ کے سات دروازوں کا ذکر ہے تو سات دروازوں سے مراد شہر میں داخلے کے سات راستے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے سات بڑے راستے ہیں۔ (۱) جدہ سے آنے والا۔ (۲) مکہ مکرمہ سے آنے والا۔ (۳) ربیع سے آنے والا۔ (۴) اتر پورٹ سے شہر میں آنے والا۔ (۵) تبوک سے آنے والا۔ اور باقی دو راستے وہ ہیں جو مضافاتی (Outskirts) علاقوں سے آتے ہیں۔

اہل ایمان کے لئے انتہائی غور و فکر کا مقام ہے۔ (اعوذ باللہ من فتنۃ الدجال)

اہل یمن اور اہل شام کے لئے دعا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَخَذَهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ
الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. (مسند احمد ۵۹۸۷)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں بھی۔ لوگوں نے پھر کہا ہمارے نجد میں بھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے ہونگے۔ اور وہاں شیطان کا سینک ظاہر ہوگا۔

فائدہ:- شام اور یمن کی برکت تو آج بھی صاف نظر آ رہی ہے کہ اللہ نے اس آخری معرکہ میں فلسطین، شام اور یمن کے مجاہدین کو جو حصہ عطا کیا ہے وہ آپ کی دعا ہی کا اثر ہے۔ اس وقت دنیا نے کفر کو ہلانے والے شام اور یمن کے جانباز ہی زیادہ ہیں۔ اور خود شیخ اسامہ بن لادن

(حفظ اللہ) کا تعلق بھی یمن ہی سے ہے۔ نجد کا علاقہ ریاض اور اسکے ارد گرد کا علاقہ ہے۔

مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان

عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله ﷺ عُمرانُ يَبِيتُ الْمُقَدَّسَ خَرَابُ يَشْرَبُ وَخَرَابُ يَفْرُبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُخِ الْقِسْطُطْنِيَّةُ وَفَتْحُ الْقِسْطُطْنِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَالِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَيْحِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْحَقُّ كَمَا أَنْتَ قَاعِدٌ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنْتَ قَاعِدٌ **الْمَلْحَمَةُ** ۱۱۰۰ ج ۵ ص ۲۴۵ **تفسير ابن كثير**

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کی خرابی کا باعث ہوگا، اور مدینہ کی خرابی جنگ عظیم کا باعث بنے گی، اور جنگ عظیم فتح قسطنطنیہ کا سبب ہوگی۔ اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب بنے گی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے حدیث بیان کرنے والے (یعنی حضرت معاذؓ) کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ سب اسی طرح حقیقت ہے جس طرح تم یہاں ہو یا بیٹھے ہو یا (یہ فرمایا) جیسے تم بیٹھے ہو۔

فائدہ: شہروں کی خرابی کے حوالے سے جو احادیث آئی ہیں ان میں لفظ ”خراب“ استعمال ہوا ہے۔ جو ہر قسم کے نقصان، مکمل ہو یا جزوی، سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسلئے ہم نے اس کا ترجمہ خراب سے ہی کیا ہے۔ کیونکہ حدیث میں بیان کردہ ہر ملک کا نقصان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

بیت المقدس کی آبادی سے مراد یہودیوں کا وہاں قوت پکڑنا ہے۔ بیت المقدس پر اسرائیلی قبضہ کے بعد یہودیوں کی ناپاک نظریں مدینہ منورہ پر لگی ہوئی ہیں۔ جنگ خلیج کے وقت امریکی فوجوں کا جزیرہ العرب میں آنا درحقیقت وہ اسی منصوبہ کا حصہ ہے جسکی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی

ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اہل ایمان یہودیوں کی اس سازش کو سمجھ گئے اور اللہ والوں نے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اس طرح اس وقت سے شروع ہونے والی کفر و اسلام کی جنگ اب تیزی کے ساتھ فیصلہ کن مرحلہ کی جانب بڑھ رہی ہے۔

عن وهب بن منبه قال الجزيرة آمنة من الخراب حتى يخرب مضر ولا تكون الملحمة الكبرى حتى تخرب الكوفة فإذا كانت الملحمة الكبرى فتحبت القسطنطينية على يد رجل من بني هاشم وخراب الاندلس وخراب الجزيرة من سنايك الخيل واختلاف الجيوش فيها وخراب العراق من قبل الجوع والسيف وخراب ارمينية من قبل الرخف والصواعق وخراب الكوفة من قبل العدو وخراب البصرة من قبل الفرق وخراب ابله من قبل العدو وخراب الرمي من قبل الذئلم وخراب خراسان من قبل تبت وخراب تبت من قبل السند وخراب السند من قبل الهند وخراب اليمن من قبل الجراد والسلطان وخراب مكة من قبل الحبشة وخراب المدينة من قبل الجوع. (تاريخ الخلفاء ج ۴ ص: ۸۸۵)

ترجمہ: حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ جزیرۃ العرب اس وقت تک خراب نہ ہوگا جب تک مصر خراب نہ ہو جائے، اور جب عظیم اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے، اور جب جب عظیم ہوگی تو قسطنطنیہ بنی ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ اور اندلس اور جزیرۃ العرب کی خرابی گھوڑوں کی ٹاپوں اور لشکروں کے اختلاف کی وجہ سے ہوگی اور عراق کی خرابی بھوک اور تلوار کی وجہ سے ہوگی، اور آرمینیا کی خرابی زلزلے اور کڑک سے ہوگی، اور کوفہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی اور بصرہ کی خرابی ڈوبنے کی وجہ سے ہوگی، اور ابلہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی، اور رمی کی خرابی دیلم کی وجہ سے ہوگی اور خراسان کی خرابی تبت کی وجہ سے ہوگی اور تبت کی خرابی سندھ کی وجہ سے ہوگی، اور سندھ کی خرابی ہندستان کی وجہ سے ہوگی، اور یمن کی خرابی ٹڈیوں اور بادشاہ کی وجہ سے ہوگی، اور مکہ کی خرابی حبشہ کی وجہ سے ہوگی، اور مدینہ کی خرابی بھوک کی وجہ سے ہوگی۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمیڈیا خراب نہ ہو جائے۔ اور مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے۔ اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے، اور جنگ عظیم اس وقت تک نہیں چھڑے گی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے۔ اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کفر کا شہر فتح نہ ہو جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۱: ص ۵۰۹)

حضرت منجور بن خیالؓ حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد عبداللہ کے ساتھ مسجد سے باہر آئے تو عبداللہ نے فرمایا ”خطوں میں زیادہ جلد خراب ہونے والے خطے، بصرہ اور مصر ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان کو کیا چیز خراب کر سکتی ہے حالانکہ وہاں تو بڑے معزز اور مالدار لوگ موجود ہیں۔ تو انھوں نے جواب دیا خونریز قتل عام اور انتہائی بھوک۔ (یہ بات میں ایسے کہہ رہا ہوں) گویا میں بصرہ میں ہوں اور بصرہ گویا بیٹھا ہوا شتر مرغ ہو۔ رہا مصر تو دریائے نل خشک ہو جائیگا اور یہی مصر کی خرابی کا سبب ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱: ص ۹۰۷)

حضرت ابو عثمان انہدی کہتے ہیں کہ میں جریر ابن عبداللہ کے ساتھ قطر میں تھا، تو انھوں نے پوچھا اس بستی کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا قطر میں۔ ابو عثمان کہتے ہیں پھر جریر بن عبداللہ نے ذخیل کی جانب اشارہ کیا (پوچھا اس کا کیا نام ہے) ابو عثمان کہتے ہیں میں نے کہا ذخیل۔ کہتے ہیں پھر انھوں نے دجلہ کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے کہا وہ دجلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر انھوں نے الصراۃ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا اس کو الصراۃ کہتے ہیں۔ وہ (جریر ابن عبداللہؓ) فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجلہ اور ذخیل اور قطر میں اور الصراۃ کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا، جس میں دنیا کی دولت، خزانے اور دنیا کے جاہل لوگ جمع کئے جائیں گے۔ اہل شہر دھنس جائیں گے تو یہ شہر لوہے کی کیل سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ زمین میں دھنس جانے والا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱: ص ۳۰)

فائدہ: دُجیل بغداد اور نگریت کے درمیان سارا شہر کے قریب ہے۔

عس اسحاق بن ابی یحییٰ الکعبی عن الأوزاعی قال إذا دخل أصحاب الرایات الصُفَرِ مِصْرَ فَلْيَحْفِرْ أَهْلُ الشَّامِ أَسْرَابًا تَحْتَ الْأَرْضِ۔ (مسند ابی یحییٰ: ۱/۲۶۷)

ترجمہ: حضرت اہلق ابن ابی یحییٰ الکعبی حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جب پہلے جھنڈوں والے مصر میں داخل ہو جائیں تو اہل شام کو زمین دوز سرنگیں کھود لینی چاہئیں۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے مصر والوں سے فرمایا جب تمہارے پاس مغرب سے عبد اللہ ابن عبد الرحمن آئے گا تو تم اور وہ قنطرہ سے قنال کرو گے جسکے نتیجے میں تمہارے درمیان ستر ہزار مقتول ہونگے، اور تمہیں سرزمین مصر اور شام کی ایک ایک بستی سے ضرور نکال دیں گے، اور عربی عورت دمشق کے راستے پر پچیس درہم میں بیچی جائے گی، پھر وہ حمص میں داخل ہونگے وہاں وہ اٹھارہ مہینے ٹھہریں گے، اور وہاں مال و دولت تقسیم کریں گے، نیز وہاں مردوں اور عورتوں کو قتل کریں گے۔ پھر انکے خلاف ایک شری شخص نکلے گا، تو وہ ان سے جنگ کریگا اور ان کو شکست دیدیگا، یہاں تک کہ ان کو مصر میں داخل کر دیا۔ (مسند ابی یحییٰ: ۱/۲۶۷)

عن سعید بن مسنان عن الأشباخ قال تَكُونُ بِمِصْرَ ضَبْحَةٌ فَلْيَلْتِكُمْ بِئِیْهِ فَلَا تَخْرُجْ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ۔ فی شیوخ سعید و ہم مجهولون۔ (مسند ابی یحییٰ: ۱/۲۶۷)

ترجمہ: سعید بن مسنان نے شیوخ سے روایت کی ہے فرمایا (شام کے شہر) حمص میں ایک چیخ ہوگی، سو (اس وقت) ہر ایک اپنے گھر میں رکا رہے، تین گھنٹے تک نہ نکلے۔

فائدہ: ان تمام روایات میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان دشمن کو دیکھ کر خواب غفلت میں نہ پڑے رہیں، اور ایک مسلم ملک کو پٹنا ہوا دیکھ کر دوسرے مسلمان یہ نہ کہیں کہ ہماری باری نہیں آئیگی، بلکہ پہلے سے ہی دشمن کے مقابلے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

حاشیہ ۱: ضعیف ہے۔ حاشیہ ۲: اس میں سعید کے شیوخ مجہول ہیں۔

عن كعب قال إذا رَأَيْتَ الرِّايَاتِ الصُّفْرَ نَزَلَتْ الإسْكَندَرِيَّةُ ثُمَّ نَزَلُوا سُرَّةَ الشَّامِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُخَسَفُ بِقَرِيَةِ مِنْ قُرَى دِمَشْقَ يُقَالُ لَهَا حَرْشَاتُ ~~الْبُيُوتِ~~ ~~الْمَدِينَةِ~~ (ج: ۱ ص: ۲۷۲)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم دیکھو کہ پہلے جھنڈے اسکندریہ میں آچکے ہیں پھر وسط شام میں اتر آئیں، تو اس وقت دمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی، جس کا نام حرستا ہے، دھنس جائے گی۔

فائدہ: حرستا دمشق سے قریب حمص کے راستے میں ہے۔

عراق پر قبضے کی پیش گوئی

عن عبد الله بن عمرو قال يُوْحِكُ بَنُو قَنْطُورًا اَنْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ قُلْتُ ثُمَّ نَعُوْذُ قَالَ اَنْتَ تَشْتَهِيْ ذَاكَ قُلْتُ اَجَلْ قَالَ نَعَمْ وَيَكُوْنُ لَهُمْ مُسْلُوَةٌ مِنْ غَنِيٍّ ~~مِنْ غَنِيٍّ~~ (ج: ۲ ص: ۶۷۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب بنو قنطوراء (اہل مغرب) تمہیں عراق سے نکال دیں۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا (کیا عراق سے نکلنے کے بعد) پھر ہم دوبارہ (عراق) واپس آ سکیں گے؟ حضرت عبد اللہ نے فرمایا آپ ایسا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ضرور (میں ایسا چاہتا ہوں) انھوں نے فرمایا ہاں (وہ واپس عراق لوٹ کر آئیں گے)۔ اور انکے لئے (عراق میں) خوشحالی اور آسودگی کی زندگی ہوگی۔

شام اور یمن کے بارے میں دیگر روایات

عن عبد السلام بن مسليمة سَمِعَ ابا قُبَيْلٍ يَقُوْلُ اِنَّ صَاحِبَ الْمَغْرِبِ وَابْنِي مَرْوَانَ وَقَصَاعَةَ تَجْتَمِعُ عَلَى الرِّيَّاتِ السُّودِ فِي بَطْنِ الشَّامِ ~~مِنْ غَنِيٍّ~~ (ج: ۱ ص: ۲۶۷)

ترجمہ: حضرت عبد السلام ابن مسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابو قبیل کو یہ فرماتے ہوئے



سنا کہ مغرب والا، نبی مروان اور قضاہ اندرونِ شام میں کالے جھنڈوں کے نیچے جمع ہو گئے۔

عن كعب قال إن الله تعالى يُعَذِّبُ أَهْلَ الشَّامِ إِذَا قَاتَلَهُمُ الرُّومُ فِي الْمَلَا حِمٍ بِقَطِيعَتَيْنِ ذَلْفَعَةَ سَبْعِينَ أَلْفًا وَذَلْفَعَةَ ثَمَانِينَ أَلْفًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ خَمَائِلَ مُبَوِّفِهِمُ الْمُتَمَدِّ بِقَوْلِهِمْ نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ حَقًّا حَقًّا نَقَابِلُ أَعْدَاءِ اللَّهِ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعَ وَالْأَوْصَابَ حَتَّى لَا يَكُونَ بَلَدٌ أَهْرًا مِنَ الشَّامِ وَيَكُونَ مَا كَانَ فِي الشَّامِ مِنْ تِلْكَ الْأَوْجَاعِ وَالطَّاعُونَ فِي غَيْرِهَا (المنهاج ص ۲: ۱۶۹)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب رومی جنگ عظیم (ملاحم) میں اہل شام سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دو لشکروں کے ذریعے ان (اہل شام) کی مدد فرمائے گا، ایک مرتبہ ستر ہزار سے اور دوسری مرتبہ اسی ہزار اہل یمن کے ذریعے، جو اپنی ہندگواریں (یعنی بالکل پیک اسلحہ اس سے مراد نیا اسلحہ ہے) لٹکائے ہوئے آئیں گے۔ وہ کہتے ہو گئے کہ ہم آپ کے سچے اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے طاعون، ہر قسم کی تکلیف (بیماری وغیرہ) اور تھکاوٹ کو اٹھالیں گے۔ حتیٰ کہ شام سے زیادہ کوئی ملک (ان بیماریوں سے) محفوظ نہیں ہوگا، اور شام میں جو تکالیف اور طاعون ہوگا وہ شام کے علاوہ (ملکوں) میں بھی ہوگا۔ (یعنی طاعون اور دیگر بیماریاں تمام جگہوں پر ہو گئی لیکن شام میں سب سے کم ہو گئی، اور مجاہدین کو تو اللہ بالکل ہی ان تمام آفتوں سے محفوظ فرمائے گا)۔

اسی روایت میں ہے ”حضرت کعبؓ نے فرمایا مغرب میں بھیڑ کی مدت حمل کے برابر ایک بادشاہ ہوگا جو اہل شام کے مقابلے کے لئے جہاز تیار کرے گا، چنانچہ جب بھی وہ جہاز تیار کریگا تو اللہ تعالیٰ (ان کو تباہ کرنے کے لئے) تیز ہوا کو بھیج دیگا یہاں تک کہ اللہ ان (جہازوں) کو ٹکرنے کی اجازت دیدے گا تو وہ ”عکا“ اور ”نہر“ کے درمیان ٹکرائیں گے۔ پھر ہر لشکر دوسرے کی مدد کریگا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ وہ نہر کون سی ہے؟ (جہاں اہل مغرب آ کر ٹکر انداز ہو گئے) انھوں نے فرمایا دریائے ارنط (یعنی نہر حمص)۔ اور مہراقہ“ اقرع اور مصیصہ کے درمیان کا علاقہ ہے۔ (المنهاج ص ۲: ۱۶۹)

حاشیہ: اس میں بقیہ ابن ولید راوی ملس ہیں اور یہاں عن سے روایت کی ہے چنانچہ روایت ضعیف ہے۔

دریائے فرات (Euphrates) پر جنگ

عن امی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یوشک الفرات أن یحبس عن کنز من ذهب فمن حضرة فلا یأخذ منه۔ **صحیح** ج ۶ ص ۲۶۰۵۰ **صحیح** ج ۴ ص ۶۹۸

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ غریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ لہذا جو بھی اس وقت موجود ہو، اس میں سے کچھ نہ لے۔

فائدہ۔ نبی کریم ﷺ نے مال کو اس امت کے لئے فتنہ قرار دیا ہے۔ فرمایا ان لكل امة فتنۃ وان فتنۃ امتی المال۔ ہر امت کے لئے کوئی چیز فتنہ رہی ہے اور بیشک میری امت کے لئے فتنہ مال ہے اور فتنے سے دور رہنا ہی فتنے سے بچنے کا سبب ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے اس مال سے دور رہنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث میں نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے احکامات کو بھلا کر دولت اکھٹی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے لوگ اس پر جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے نناویں مارے جائیں گے ہر ایک بچنے والا یہی سمجھے گا کہ شاید میں ہی اکیلا بچا ہوں" **صحیح** ج ۴ ص ۲۲۱۹

فائدہ: دریائے فرات کے کنارے واقع "فلوجہ" کے لئے اتحادی فوجوں اور مجاہدین کے درمیان خونریز جنگ ہوئی ہے۔ اور جھڑپیں ابھی بھی جاری ہیں۔ البتہ اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہاں سونے کے پہاڑ کے بارے میں کافروں کو علم ہے یا نہیں؟ یا پھر یہاں سونے کے پہاڑ سے کچھ اور مراد ہے۔ واللہ اعلم

عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ یقتل عید کنزکم ثلاثۃ کلہم ابن خلیفۃ ثم لا یصیر الی واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فیقاتلونکم

قَالَا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ خَيْبًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْرًا عَلَى الثَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. هذا حديث صحيح على شرط الشيخين. واقعہ الدہلی۔ ج ۱۰ ص ۵۱۰۔

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے خزانے کے پاس

تین شخص جنگ کریں گے یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا اسکے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کیساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت کے ساتھ جنگ نہ کی ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے کوئی بات فرمائی جو ہم نہ سمجھ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملے کی تصریح ان الفاظ میں ہے ”پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا خروج ہوگا پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبی نے اس کی توثیق کی ہے۔

فائدہ: اس خزانے سے مراد یا تو دوسری فرات والا خزانہ ہے یا وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں دفن ہے اور جس کو حضرت مہدی نکالیں گے۔ یہاں دو فریق پہلے سے اس خزانے کے لئے جنگ کر رہے ہوں گے۔ پھر مشرق سے کالے جھنڈے والے آئیں گے۔ جو اسلام کی طلب میں آئیں گے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔

عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ ذَكَرَ الدَّجَالُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَفْتَرِقُ النَّاسُ عِنْدَ خُرُوجِهِ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَتَّبِعُهُ وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَهْلِهَا مَابَتْ الشَّيْخِ وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ بِهَذَا الْفَرَاثِ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى يَقْتُلُونَ بَعْضُ بَعْضٍ الشَّامَ فَيُغْشَوْنَ طَلَبَتْهُمْ فَرَسٌ أَشْقَرٌ أَوْ أَبْلَقٌ فَيَقْتُلُونَ فَلَا يَرْجِعُ مِنْهُمْ أَحَدٌ

علیٰ الصحیحین ج ۴ ص ۲۲۶۵۔

ترجمہ: حضرت ابو زعراءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کے سامنے دجال کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے کہ دجال کے وقت لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس

کے ساتھ ہو جائے گی، اور ایک جماعت گھر کے بڑے کا قائم مقام بن کر اپنے گھروں میں بیٹھ جائے گی اور ایک جماعت اس فرات کے کنارے ڈٹ جائے گی۔ دجال ان سے جنگ کرے گا اور یہ دجاں سے جنگ کریں گے۔ (لڑتے لڑتے آگے بڑھتے جائیں گے) یہاں تک کہ مغربی شام میں جنگ کریں گے۔ پھر (رکی کے لئے) ایک دستہ بھیجیں گے جس میں چٹکبرے یا بھورے رنگ کے گھوڑے ہوں گے، یہ (وہاں) جنگ کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔

فائدہ امام ذہبی نے اس روایت سے اتفاق کیا ہے۔

دریائے فرات اور موجودہ صورت حال

دیکھو! قافلہ چھوٹ نہ جائے:

تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن کو اس وقت کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی جب وہ رونما ہو رہے تھے، البتہ بعد میں چل کر ان کے دور رس اثرات کے بارے میں لوگوں کو علم ہوا۔ اس دور میں بھی ہمارے سامنے دل دہلا دینے والے اور ذہنوں کو جھنجھوڑ دینے والے حادثات رونما ہو رہے ہیں، زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے، واقعات چیخ چیخ کر غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والے نہ معلوم کب تک بھٹکتے رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ احادیث پر عمل کرنا تو دور کی بات آج اکثر مسلمان ان میں غور کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کر رہے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خود کو اس وقت کے لئے تیار کرو جب جہاد ہی ایمان کا معیار ہوگا، جو جہاد سے پیچھے رہے گا اس کا ایمان معتبر نہیں ہوگا، تو کہتے ہیں کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی بزدلی اور دنیا کی محبت کی وجہ سے جہاد کی تیاری نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے کہنے میں سچے ہوتے تو کچھ تو تیاری کرتے۔ نیز ان حالات میں تو غور و فکر کرتے جو اس وقت ان علاقوں میں رونما ہو رہے ہیں جنکے بارے میں احادیث میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔

دریائے فرات کے بارے میں کافی احادیث آئی ہیں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جیسے ہی فرات کے کنارے فلوچہ میں جنگ شروع ہوئی تھی تو ایمان والوں کو فکر لاحق ہونی چاہئے تھی لیکن لگتا یوں

ہے کہ مسلمان بھی کفر کی آنکھ (مغربی میڈیا) سے واقعات کو دیکھتے ہیں۔

فرات کے کنارے فلوچہ میں محمدسان کی جنگ بھی لڑی گئی، اور مشرق سے کالے جھنڈے والے بھی وہاں لڑ رہے ہیں اور اس انداز میں لڑ رہے ہیں کہ اس سے پہلے کوئی نہیں لڑا۔ اگرچہ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ دعویٰ لشکر ہے جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں آیا ہے، ممکن ہے حدیث والا لشکر بعد میں پہنچے۔ البتہ جو دو باتیں ہم نے بیان کی ہیں وہ ساری دنیا جانتی ہے کہ حقیقت ہیں۔ جنگ بھی فرات کے کنارے ہے اور کالے جھنڈے والے القاعدہ کے مجاہدین کی بڑی تعداد جو وہاں لڑ رہی ہے وہ سب وہی عرب مجاہدین ہیں جو طالبان کی پسپائی کے بعد مشرق (افغانستان) ہی سے عرب ممالک واپس گئے ہیں۔ اب مزید تحقیق کرنا علماء کرام کا کام ہے کہ مسئلہ بہت اہم ہے اور میڈیا پر کفریہ طاقتوں کا قبضہ ہے۔

ایمان والوں سے گزارش یہ ہے کہ حالات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں، ابھی سے اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کر لیں، اگر دل میں ایمان ہے اور ایمان ہی کی حالت میں اللہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ذہن نشیں رہے کہ حضرت مہدی آکر کفار سے قتال کریں گے اس وقت تربیت کا موقع نہیں ملے گا، وہی انکے ساتھ جا پائے گا جو پہلے سے جہاد کی تیاری کئے ہوگا۔ ابھی وقت ہے بیدار ہونے کا ورنہ ایسا نہ ہو کہ نامعلوم منزلوں کی جانب سفر جاری رہے اور جب ہوش آئے تو قافلہ چھوٹ چکا ہو۔

خروج مہدی کی نشانیاں

حج کے موقع کے پرمنی میں قتل عام

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ في ذي القعدة تجاذب القبائل وتغادر قسنتها الحاج فتكون ملحمة بيني يكثر فيها القتلى ويسبل فيها البغاء حتى يسيل دماؤهم على عقبة الجمرة وحتى يهرب صاحبهم

فَيَأْتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ قِيَابُوعٌ وَهُوَ كَارِيَةٌ يُقَالُ لَهُ إِنَّ أَيْتَ صَرَبْنَا عُثْقَكَ يُبَايِعُهُ
مِثْلَ عِدَّةِ أَهْلِ بَذَرٍ يَرْضَى عَنْهُمْ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ ۚ

(مسند احمد بن حنبل، الصحيح ج ۴: ص ۵۱۹)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قعدہ کے مہینے میں قبل کے درمیان کشش اور معاہدہ شکنی ہوگی چنانچہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں جنگ ہوگی۔ بہت زیادہ قتل عام اور خون خرابہ ہوگا یہاں تک کہ عقبہ جمرہ پر بھی خون بہ رہا ہوگا۔ نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والا (حضرت مہدی) بھی بھاگ جائیں گے اور (بھاگ کر) وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آئیں گے اور اسکے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ اگرچہ وہ (حضرت مہدی) اسکو پسند نہیں کر رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم آپکی گردن اڑا دیں گے۔ پھر بیعت کرینگے بیعت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی۔ ان (بیعت کرنے والوں) سے زمین و آسمان والے خوش ہوں گے۔

مستدرک کی یہ دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جب لوگ بھاگے بھاگے حضرت مہدی کے پاس آئیں گے تو اس وقت حضرت مہدی کعبہ سے لپٹے ہوئے رو رہے ہوں گے۔ (حضرت عبداللہ ابن عمروؓ فرماتے ہیں) گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ لوگ (حضرت مہدی سے کہیں گے) آئیے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ (حضرت مہدی) کہیں گے افسوس! تم کتنے ہی معاہدوں کو توڑ چکے ہو، اور کس قدر خون خرابہ کر چکے ہو، اسکے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بیعت کر لیں گے۔ (حضرت عبداللہ ابن عمروؓ) فرمایا (اے لوگو!) جب تم انھیں پالو تو تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیتا کیونکہ وہ دنیا میں بھی "مہدی ہیں اور آسمان میں بھی "مہدی ہیں"۔

قائدوا اس حدیث میں منیٰ میں خون خرابے کا ذکر ہے۔ اتنا بڑا واقعہ اچانک تو رونما نہیں ہوگا بلکہ باطل تو تیس اسکے لئے پہلے سے ہی تیاریاں کر رہی ہوگی۔

قائدہ ۲: حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد جنگ بدر کے مجاہدین کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ نعیم ابن حماد نے اپنی کتاب "الغتن" میں اس کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

امام زہری فرماتے ہیں کہ اس سال (حضرت مہدی کے سال) دو اعلان کرنے والے اعلان کریں گے۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے لوگو! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔ اور زمین سے اعلان کرنے والا اعلان کریگا۔ اس (اعلان کرنے والے) نے جھوٹ کہا۔ چنانچہ نیچے والے اعلان کرنے والے لڑائی کریں گے، یہاں تک کہ درختوں کے تنے خون سے سرخ ہو جائیں گے۔ اور اس دن جس کے بارے میں عبداللہ ابن عمروؓ نے فرمایا یہ وہ لشکر ہے جس کو زینوں والا لشکر (جیش البرازع) کہا جاتا ہے۔ وہ (اپنے گھوڑوں کی) زینوں کو پھاڑ کر ڈھال بنالیں گے۔ چنانچہ (جب کافروں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوگی تو) اس دن آسمان سے آنے والی آواز کا ساتھ دینے والوں میں سے صرف اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ مسلمان بچیں گے۔ اس طرح ان (مسلمانوں) کی مدد کی جائیگی۔ پھر یہ اپنے ساتھی کے پاس آئیں گے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں مدینہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ آل بیت کو قتل کریں گے۔ تو مہدی اور مہتیش مدینہ سے مکہ بھاگ جائیں گے۔ (مختب کنز العمال ص: ۳۳ ج: ۶)

رمضان میں آواز کا ہونا

عن فیروز الذیلجی قال قال رسول اللہ ﷺ یكون فی رمضان صوت قالوا یا رسول اللہ فی اولہ او فی وسطہ او فی آخرہ قال لا بل فی النصف من رمضان اذا

وَتَعُوذُ بِالشُّعُودِ وَجَهْرًا بِالتَّكْبِيرِ لِلَّهِ ثُمَّ يَتَّبِعُهُ صَوْتُ آخَرُ فَالصَّوْتُ الْأَوَّلُ صَوْتُ جِبْرِيلَ وَالثَّانِي صَوْتُ الشَّيْطَانِ، فَالصَّوْتُ فِي رَمَضَانَ وَالْمَعْمَعَةُ فِي شَوَّالٍ وَيُمَيِّزُ الْقَبَائِلُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَيَغَارُ عَلَى الْحَاجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَأَمَّا الْمَحْرَمُ أَوَّلُهُ بَلَاءٌ عَلَى أُمَّتِي وَآخِرُهُ قَرْجٌ لِأُمَّتِي. الرَّاحِلَةُ بِقَتْبِهَا يَنْجُو عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ دَسَكِرَةِ تَغْلُ مِائَةَ أَلْفٍ. (المعجم الكبير ج: ۱۸ ص: ۳۳۲)

ترجمہ: حضرت فیروز دہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں ایک زبردست آواز آئے گی۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ آواز رمضان کے شروع میں ہوگی، یا درمیان میں یا آخر میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نصف رمضان میں۔ جب نصف رمضان میں جمعہ کی رات ہوگی تو آسمان سے ایک آواز آئے گی، جس سے ستر ہزار لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، اور ستر ہزار بہرے ہو جائیں گے۔ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ تو آپ کی امت میں سے اس آواز سے محفوظ کون رہیگا؟ فرمایا جو (اس وقت) اپنے گھروں میں رہے اور مسجدوں میں گر کر پناہ مانگے، اور زور زور سے تکبیریں کہے۔ پھر اسکے بعد ایک اور آواز آئے گی۔ پہلی آواز جبریل کی ہوگی اور دوسری آواز شیطان کی ہوگی۔

(واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ) آواز رمضان میں ہوگی۔ اور منجندہ شوال میں ہوگی۔ اور ذی قعدہ میں قبائل عرب بغاوت کریں گے اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ رہا محرم کا مہینہ تو محرم کا ابتدائی حصہ میری امت کے لئے آزمائش ہے اور اسکا آخری حصہ میری امت کے لئے نجات ہے۔ اس دن وہ سواری مع کجاوے کے جس پر سوار ہو کر مسلمان نجات پائے گا، اس کے

حاشیہ:۔ جمعہ جنگ کی گھن گرج یا گھمسان کی جنگ کو کہتے ہیں۔ اور اسکے معنی آگ کی لپٹ اور حرارت (Heat Radiation) کے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ اصل میں جمعہ النار سے لیا گیا ہے جسکے معنی آگ کی لپٹ یا انگارے کے ہیں۔ (لسان العرب)



لئے ایک لکھ سے زیادہ قیمت والے اس مکان سے بہتر ہوگی جہاں کھیل و تفریح کا سامان ہوتا ہے۔

فائدہ اس روایت میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی متروک ہیں۔ چنانچہ یہ روایت ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۰)

ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”اور ستر ہزار (گھبراہٹ کے مارے) راستہ بھٹک جائیگے، ستر ہزار اندھے ہو جائیگے ستر ہزار گونگے ہو جائیگے، ستر ہزار لڑکیوں کی بکارت زائل ہو جائیگی۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں آواز ہوگی، اور ذی قعدہ میں قبائل کی بغاوت ہوگی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائیگا۔ طبرانی نے اسکو الاسط میں روایت کیا ہے۔ اس میں شہر ابن حوشب راوی ضعیف ہیں۔ (معجم کبیر ج ۷ ص ۳۱۰)

حضرت یزید ابن سندی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے فرمایا حضرت مہدی کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سے جھنڈے آئیں گے جن پر بنو کندہ کا ایک لنگڑا شخص سربراہ ہوگا، سو جب مغرب والے مصر میں آجائیں تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا اندرونی حصہ بہتر ہوگا۔ (معجم کبیر ج ۷ ص ۳۱۰)

خروج حضرت مہدی

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةِ الْبَخْرَجِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيُخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَأْبِغُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَابُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَأُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ كُلُّهُمْ فَيُجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمُ كُلِّبِ الْخَنَابِ مَنْ

۳۵ محمد آبی یعنی ۶۹۴۰ - ۶۷۵۷ (کبر ۱۳۱ - ۱۳۲) ۶۷۵۷

طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد امیر ابن ہدیہ کے صحابہ کے

حاشیہ: محقق حسین سلیم اسد کہتے ہیں کہ یہ روایت امام مجاہد کی طریق سے حسن ہے۔



برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ (المعجم الاوسط ج: ۹ ص: ۱۷۶)

فائدہ ۲: حدیث میں لفظ ”مدینہ“ سے مراد اگر مدینہ منورہ ہے تو وفات پانے والے حکمران سعودیہ کا ہی ہوگا جسکے بعد اسکے جانشین پر اختلاف ہوگا۔ اور امیر مہدی مدینہ منورہ سے مکہ آ جائینگے (اختلاف سے بچنے کے لئے)۔ اور اگر لفظ مدینہ سے مراد شہر ہے تو پھر کسی اور ملک کا شہر بھی ہو سکتا ہے، جہاں کے حکمران کے مرنے کے بعد اختلاف ہوگا۔

فائدہ ۳: حضرت مہدی کی بیعت کی خبر ملتے ہی ایک لشکر انکے خلاف نکلے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار حضرت مہدی کے انتظار میں ہونگے اور اپنے جاسوسوں کے ذریعے حرم شریف کی خبریں رکھتے ہونگے۔ اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ لشکر بھیجنے والے کی تمیہال بنو کلب میں ہوگی۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے توربشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جب سفیانی حضرت مہدی سے اختلاف کرے گا تو انکے خلاف اپنی تمیہال والوں سے مدد طلب کرے گا۔“ (عون المعبود)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت بنو کلب بھی عرب کے کسی ملک پر حکمراں ہونگے۔ اور اسلام کے دشمن ہونگے۔

طبرانی کی ہی دوسری روایات میں اس شخص کے بارے میں یہ آیا ہے کہ اس کا تعلق قریش سے ہوگا۔ اور بعض دیگر روایات میں ہے کہ وہ سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔ اس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔

ف ۴: بیداشام میں بھی ہے اور ایک بیداء اردن میں ہے۔ لیکن شارح مسلم امام نووی کے مطابق یہاں بیداء سے مراد مدینہ منورہ والا بیداء ہے۔ جو ذوالخلیجہ کے قریب ہے۔

جب پہلا لشکر بیداء میں دھنس جائے گا تو اسکے بعد حضرت مہدی مجاہدین کو لیکر شام کی طرف جائینگے اور وہاں دوسرے لشکر سے قتال کریں گے اور اس کو شکست دیں گے۔ اس جنگ کو ہی حدیث میں جنگ کلب کہا گیا ہے۔ اور اس لشکر کے سردار جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کو اسرائیل میں بحیرہ طبریہ (Lake of Tiberias) کے قریب قتل کریں گے۔ (بحوالہ السنن الواردة فی الفتن) (دیکھیں نقش نمبر ۲)

قائدہ ۵: "ابدال" ابدال اولیاء اللہ کے ایک گروہ کو کہتے ہیں۔ دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستر رہتی ہے۔ اس میں سے چالیس ابدال تو شام (سوریا، فلسطین، اردن، لبنان وغیرہ) میں رہتے ہیں اور تیس ابدال باقی ملکوں میں رہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں حضرت علیؑ کی یہ روایت نقل کی ہے "ابدال نے یہ جو درجہ پایا ہے وہ بہت زیادہ نماز روزہ کرنے کی وجہ سے نہیں پایا ہے، اور نہ ان عبادتوں کی وجہ سے ان کو تمام لوگوں سے ممتاز کیا گیا ہے، بلکہ انہوں نے اتنا اعلیٰ درجہ اپنی سخاوت، نفس (دریادلی)، سلامتی دل، اور مسلمانوں کی خیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت معاذ ابن جبلؓ سے منقول ہے "جس شخص میں تین صفات یعنی رضاء بقضاء (تقدیر پر راضی رہنا)، ممنوعہ چیزوں سے مکمل بچنا، اور خدا کے دین کی خاطر غصہ کرنا پائی جائیں اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوتا ہے۔ (بحوالہ مظاہر حق جلد ۵ ص ۴۳، ۴۴ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

قائدہ ۶: "عصائب" عصائب بھی اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے۔

سفیانی کون ہے

عن عبد اللہ بن القبطیۃ قال دخلت انا و الحسن بن علی علی ام سلمۃ فقال حدیثی عن جیش الخسف فقالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ینخرج السفیانی بالشام فیسیر الی الکوفۃ فیمت جیشاً الی الحدینۃ فیقاتلون ما شاء اللہ حتی یقتل الحبل فی بطن امہ ویعود عائد من ولید فاطمۃ او قال من ولید علی بالشام فینخرجون الیہ فاذا کانوا ینیداء من الارض خیف بهم غیر رجل ینذر الناس (عل بن ابی حاتم ج ۲ ص ۴۳۵)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت حسنؑ ابن علیؑ ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو حضرت حسنؑ نے فرمایا (اے ام المؤمنین) آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔ تو ام المؤمنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیانی کا خروج شام (موجودہ دور کا

اردن، فلسطین، اسرائیل، شام، لبنان۔ راقم) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا، چنانچہ وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے، حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اور (اس انتشار کی صورت میں) حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علیؑ کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا، لہذا (اس کو پکڑنے کے لئے) وہ لشکر والے اسکی طرف نکلیں گے، تو جب یہ لوگ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، سوائے ایک شخص کے جو لوگوں کو ذرا ریگا۔

فائدہ ۱: ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا (مذکورہ) راوی عبید اللہ بن قہطیہ ہیں۔

فائدہ ۲: امام حاکمؒ نے مذکورہ مفہوم کی روایت امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی شرط پر نقل کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

نعیم ابن حمادؒ نے ”الفتن“ میں یہ روایت نقل کی ہے ”ہم سے عبد اللہ بن مروان نے بیان کیا، انھوں نے ارطاة سے، ارطاة نے تیج سے تیج نے کعب سے روایت کی ہے کعبؓ نے فرمایا عبد اللہ ابن یزید عورت کی مدت حمل کے برابر عکوت کرے گا، اور وہ الازہر ابن الکلبیہ ہے یا الزہری بن الکلبیہ ہے جو سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔

حضرت کعب سے روایت ہے فرمایا سفیانی کا نام عبد اللہ ہوگا۔ (الفتن نعیم ابن حماد ج ۱ ص ۲۷۹)

(۲۷۹)

الفتن ہی کی روایت ہے کہ سفیانی کا خروج مغربی شام میں ”اندرونی جگہ سے ہوگا (ج ۱ ص ۲۷۸)

فائدہ: ”اندز“ (Indur) اس وقت شمالی اسرائیل کے ضلع الناصره (Nazareth) کا ایک قصبہ ہے۔ اسرائیل نے اس پر 24 مئی 1948 میں قبضہ کر لیا تھا۔

شرح مشکوٰۃ مظاہر حق جدید میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سفیانی (جو آخر زمانہ میں شام کے علاقے پر قابض ہوگا) نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اموی کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ وہ بڑے سراور چیچک زدہ چہرے والا

ہوگا۔ اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا، دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ قبیہ کلب کے لوگوں کی اکثریت ہوگی، لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی ہلاک کر دیا کرے گا، وہ جب حضرت مہدی کے خروج کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ کرنے کے لئے لشکر بھیجے گا۔ (بحوالہ مظاہر حق ج ۵ ص ۳۳)

فائدہ: مظاہر حق نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

ان روایات کے علاوہ دیگر روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سفیانی حضرت مہدی سے کچھ پہلے شام، اردن فلسطین میں کسی جگہ ہوگا۔ "فیض القدر" میں ہے کہ "ابتدا میں وہ بہت متقی پرہیز گار اور انصاف کرنے والے حکمران کے طور پر سامنے آئے گا حتیٰ کہ شام کے اندر مسجدوں میں اس کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ پھر جب مضبوط ہو جائے گا تو اسکے دل سے ایمان نکل جائے گا اور ظلم اور بد اعمالیوں کا ارتکاب کرے گا"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں کے اندر عظیم رہنما اور ہیرو بنا کر پیش کیا جائے گا۔ جیسا کہ باطل تو تمیں ہمیشہ کیا کرتی ہیں۔ اور جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ اہل مغرب سے جنگ کریگا اور انکو شکست دیدیگا۔ تو ممکن ہے اس کا یہ جنگ کرنا بھی ایک ڈرامہ ہوتا کہ عالم اسلام کے اندر اسکو فاتح اور عظیم رہنما بنا دیا جائے۔

اسکے بعد وہ اپنے اصل روپ میں آئے گا اور مسلمانوں کے خلاف دو لشکر روانہ کریگا ایک لشکر مدینہ منورہ کی جانب اور دوسرا مشرق کی جانب۔ یہ لشکر مدینہ منورہ میں تین دن تک لوٹ مار کریگا پھر یہ لشکر مکہ مکرمہ کی جانب جائیگا جب یہ بیداء کے مقام پر آئے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو اس لشکر کو دھنسائے گا حکم دیئے چنانچہ یہ لشکر زمین میں دھنس جائیگا۔ اور دوسرا لشکر بغداد کی طرف جائے گا اور یہ لشکر بھی لوٹ مار اور قتل عام کریگا جو اس کی مخالفت کریگا اس کو قتل کر دیا کریگا حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی قتل کر دیا جائے۔

حاشیہ ۱: فیض القدر ج ۳ ص ۱۲۸ حاشیہ ۲: تفسیر قرطبی ج ۱۳ ص ۳۱۵

حاشیہ ۳: مستدرک ج ۳ ص ۵۶۵

نعیم ابن حماد کی الفتن کی بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سفیانی خراسان کے مجاہدین اور عرب مجاہدین کے خلاف بھی لشکر بھیجے گا۔

نفس زکیہ کی شہادت

مُجَاهِدٌ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَنَّى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَرَقُوهُ كَمَا تَزُفُّ الْقُرُوسُ إِلَى رُؤُوسِهَا لَيْلَةً غَرِيبَهَا وَهُوَ يُنْزِلُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَيُمْطِرُ السَّمَاءَ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وَلايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ ۱. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۱۴)

ترجمہ :- امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے یہ بیان کیا کہ مہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک نفس زکیہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔ چنانچہ جب نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلوں پر غضبناک ہونگے، اسکے بعد لوگ حضرت مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں نئی دہن کی طرح منائیں گے جیسے اسکو جلد عروسی میں لے جایا جاتا ہے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برے گا اور نئے دور خلافت میں امت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی گی۔

فائدہ :- نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائیگا۔ ان کا خدا کے ہاں محبوب ہونا اس قدر ہے کہ انکی شہادت پر زمین و آسمان والے غضبناک ہونگے۔ نیز وہ اہل ایمان کے ہاں بھی بہت مقبول ہونگے۔

اس روایت میں آپ ﷺ نے اس وقت کے اہل ایمان کو تسلی دی ہے کہ کتنی ہی محبوب ہستی کیوں نہ شہید کر دی جائے اسکی وجہ سے اپنا مشن نہیں چھوڑنا بلکہ منزل کی طرف بڑھتے رہنا۔ کیونکہ بڑی چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے قربانیاں بھی بڑی ہی دینی پڑتی ہیں اور اس مشن کیلئے کائنات کا قیمتی ترین ہونے والی زمین پر گر دیا گیا ہے۔ میرے پیارے آقا ﷺ نے اپنا دماغ مبارک شہید کر دیا ہے۔ آپ کے پیارے نواسوں کو اسی راہ میں قربان ہونا پڑا ہے۔

حاشیہ :- حضرت حسین احمد مدنی کے نزدیک اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں۔ البتہ علامہ البانی نے اسکو منکر کہا ہے۔

مجاہدین کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ خواہ کتنی ہی محبوب ہستی آپ سے جدا ہو جائے بہت جلد آپ بھی تو انکے پاس پہنچنے والے ہیں۔ اور پھر اپنے رب سے ملاقات، حوروں کی محفلیں تو سب مجاہدین ہی کو اچھی لگتی ہیں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ہاں البتہ یہ دعا ضرور کرتے رہیں کہ یا اللہ تو اپنے دشمنوں کو اپنے دوستوں پر اب ہنسنے کا موقع نہ دینا۔ (آمین)

آپ ﷺ کی پیشن گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

شاہِ مصر کے خواب کی تعبیر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی کہ تم پر سات سالہ قحط آئے گا تو اس قحط سے نمٹنے کی منصوبہ بندی کے لیے بھی فرما دیا۔ چنانچہ شاہِ مصر نے اس پر عمل کر کے اپنی رعایا کو تباہی سے بچالیا۔ اس امت کے امام محمد عربیؑ چودہ سو سال پہلے خبر دے رہے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں مسلم ممالک پر ایسے حالات آئیں گے لہذا پہلے ہی سے اس کے بارے میں منصوبہ بندی کر کے رکھنا لیکن مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ غفلت کی دنیا کے باسی تو اسکو نقدیر کا لکھا کہہ کر اپنی نااہلی کا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر آج مغربی میڈیا یہ اعلان کر دے کہ فلاں شہر میں سمندری طوفان آنے والا ہے یا فلاں علاقہ تباہ ہونے والا ہے لہذا چوبیس گھنٹے کے اندر شہر خالی کر دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ شہر میں ان کا ایک کتا بھی نظر نہیں آئے گا۔ اور اس وقت اس طرح موت کے خوف سے بھاگیں گے جیسے لکھی ہوئی موت کو بھی ٹال سکتے ہوں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آقائے مدنیؑ کی احادیث سننے کے بعد بھی مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہیں ہو رہی؟

جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر

عن ابی الدرداء أن رسول الله ﷺ قال إن فسطاط المسلمين يوم الملحمة

الکبریٰ بالغوطۃ الیٰ بجانب مدینۃ یقال لہا دمشق من خیر مَدَائِنِ الشَّامِ۔

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگِ عظیم کے وقت

حاشیہ: (سنن ابو داؤد ج: ۴ ص: ۱۱۱۔ مستدرک ج: ۴ ص: ۵۲۲ المعنی لابن قلامہ ج: ۹ ص: ۱۶۹)

حاشیہ: ابو داؤد کی روایت کو علامہ البانیؒ نے السلسلۃ الصحیحۃ والصعیبۃ میں صحیح کہا ہے۔ اور مستدرک کی روایت کو حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب "الغوطہ" کے مقام پر ہوگا۔

فائدہ. الغوطہ (Al ghutah) شام کے دارالحکومت دمشق سے شرق میں تقریباً ساڑھے آٹھ کلو میٹر ہے۔ یہاں کا موسم عموماً گرم اور خشک رہتا ہے۔ جولائی میں کم سے کم درجہ حرارت 16.5 ڈگری سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 40.4 ڈگری رہتا ہے۔ جبکہ جنوری میں کم سے کم درجہ حرارت 9.3 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 16.5 ڈگری رہتا ہے۔ یہاں پانی اور درخت وغیرہ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں

حضرت مہدی کے دور میں لڑی جانے والی جنگوں میں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حضرت مہدی کے وقت جنگ عظیم ہوگی۔ یعنی حق اور باطل کا آخری معرکہ ہوگا جس میں دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک اس کی قوت ختم نہ ہو جائے۔ لہذا یہ جنگ عظیم کئی بڑی جنگوں پر مشتمل ہوگی۔ نیز یہ صرف حضرت مہدی کے علاقے تک ہی محدود نہیں ہوگی بلکہ یہ جنگ بیک وقت کئی محاذوں پر چل رہی ہوگی۔ جن میں ایک محاذ تو وہ ہوگا جس پر خود حضرت مہدی کمانڈ کر رہے ہوں گے۔ دوسرا بڑا محاذ فلسطین کا ہوگا، تیسرا عراق کا ہوگا جس کو حدیث میں دریائے فرات والا محاذ کہا گیا ہے۔ ایک اور بڑا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔ اس کے علاوہ بھی کئی چھوٹے محاذ ہو سکتے ہیں۔

ابستہ ان تمام محاذوں کی مرکزی کمانڈ دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر حضرت مہدی کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور ہر محاذ کے کمانڈر سے حضرت مہدی کا رابطہ ہوگا۔

عسکری امور پر نظر رکھنے والے اس کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آج بھی مجاہدین اسی طرح دشمن کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ مرکزی کمانڈ کہیں ایک جگہ ہے اور انکے تحت جگہ جگہ مجاہدین دشمن پر یلغار کر رہے ہیں۔ لہذا ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آنے والی احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان جنگوں کا بیان کرتے وقت نبی کریم ﷺ نے کبھی تو

پوری کی پوری تاریخ چند الفاظ میں بیان کر دی ہے اور کہیں تھوڑی تفصیل اور کبھی بہت تفصیل بیان کی ہے۔ اسلئے بعض دفعہ واقعات کی ترتیب میں تضاد (Contradiction) محسوس ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں تضاد نہیں ہوتا۔

رومیوں سے صلح اور جنگ

عَنْ ذِي مَخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا أَمِنًا، فَتَغْزُونَ أُنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مَنْ وَرَائِكُمْ، فَتَنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي ثُلُولٍ فَيَرْفَعَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَذُقُّهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ

ترجمہ: حضرت ذی مخبر (نباشی کے بھتیجے) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم اہل روم سے امن کی خاطر صلح کر دے پھر تم اور وہ اپنے ایک عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے پھر تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارا بچہ ہو جائیگا پھر واپس لوٹو گے حتیٰ کہ تم سرسبز سطح مرتفع (Plateau) زمین میں اتر جاؤ گے پھر ایک عیسائی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی پھر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائیگا اور وہ اس صلیب کو توڑ ڈالے گا جس پر اہل روم عہد و معاہدے کو بالائے طاق رکھ کر جنگ کیلئے متحد ہو جائیں گے اہل ایمان بھی اپنا اسلحہ لیکر انھیں گے اور جنگ کریں گے اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اعز و شہادت سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح ابن حبان اور مستدرک کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”پھر رومی اپنے بادشاہ سے کہیں گے کہ ہم عرب والوں کے لئے آپ کی جانب سے کافی ہیں، چنانچہ وہ جنگ عظیم کے لئے

اکٹھے ہونگے اور اسی جھنڈوں کے تحت آئیں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے۔ ﴿مَعْرُوفٌ لِّمَنْ يَّرَى﴾

ف۱:- ”سربز سطح مرتفع“ یہ ترجمہ حدیث کے الفاظ ”مَرَجٌ ذِي تَلَوٍ“ کا کیا ہے۔ کیونکہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ”قَرَج“ کی تشریح سربز وسیع زمین اور ذی تلوی کی تشریح موضع مرتفع یعنی بلند جگہ سے کی گئی ہے۔ لیکن اگر یہاں مَرَج کو لفظی معنی میں لینے کے بجائے جگہ کا نام مراد لیا جائے تو عرب کے خطے میں کئی جگہوں کے نام مَرَج ہیں۔ جن میں سے تین لبنان میں ہیں۔

اس جنگ کا ذکر حضرت حذیفہؓ والی مفصل حدیث میں بھی آیا ہے جس میں یہ وضاحت ہے کہ یہ جنگ بھی حضرت مہدی کے دور میں ہوگی۔ اور یہ صلح بھی حضرت مہدی کے ساتھ رومی بادشاہ کرے گا۔ لہذا اس حدیث کو حضرت مہدی کے خروج سے پہلے کسی اور جنگ کے لئے ثابت کرنا درست نہیں ہے۔

ف۲: مسلمان اور رومی صلح کرینگے۔ ابھی یہ واضح نہیں کہ عیسائیوں کے کون سے ممالک اس صلح میں شامل ہونگے۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ اکثر عیسائی ممالک کی حکومتیں اگرچہ اس وقت یہودیوں کے ساتھ یعنی امریکی اتحادی نظر آ رہی ہیں لیکن تمام رومن کیتھولک عوام اس میں امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں، اور یہی وہ طبقہ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کریگا۔

ف۳: پھر مسلمان اور رومی مل کر اپنے عقب کے دشمن سے لڑینگے۔ نعیم ابن حواذ نے اپنی کتاب ”الفتن“ میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے جس میں اس عقب کے دشمن کی وضاحت آئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ”وَتَغْزُونَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَلَواً مِنْ وِراءِ الْقِسْطِطِيه“ یعنی قسطنطنیہ کے عقب کی جانب کا دشمن۔ ﴿مَعْرُوفٌ لِّمَنْ يَّرَى﴾ ص: ۲ (۴۳۸)۔

اگر آپ دنیا کے نقشے (گلوب) میں عرب اور اٹلی (روم) کو اپنے سامنے رکھیں تو ان دونوں کا عقب تقریباً امریکہ ہی بنتا ہے۔ واللہ اعلم

مسلمان اور رومی ملکر عقب کے دشمن سے جو جنگ کریں گے تو یہ جنگ کہاں ہوگی؟ اس میں یہ ضروری نہیں کہ جنگ دشمن کی سرزمین پر ہی ہو، بلکہ اُس دور کے جو حالات احادیث میں آئے ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ عقب کا دشمن خود اسی خطے میں پہلے سے موجود ہوگا۔

ف ۴ جنگ عظیم میں نولاکھ ساٹھ ہزار رومی (ال مغرب) شریک ہو گئے۔

جنگ اعماق اور اسکے فضائل

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَذَاقُوا فَيْحُورُجَ إِلَيْهِمْ جَيْشُ
مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَالَفُوا قَالَتِ الرُّومُ خَلَوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ
الَّذِينَ شُؤُوا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُحِلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا
فَتُقَاتِلُونَهُمْ فَيَهْزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ أَفْضَلُ
الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يَفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَ
فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلِقُوا سِوْفَهُمْ بِالرَّيْعُونَ إِذْ صَاحَ لِيَهُمَ الشَّيْطَانُ إِنَّ
الْمَسِيحَ قَدْ خَلَقَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَحْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤَا الشَّامَ خَرَجَ
فَبَيْنَمَا هُمْ يُعَدُّونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ
مَرْيَمَ فَاثْمُهُمْ فَإِذَا رَأَوْا اللَّهَ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَا
لَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ تَعَالَى بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ ذِمَّةً فِي حَرْبَتِهِ **الاستبصار**

مر: ۲۲۲۱ **الاستبصار** ۱۰ ص: ۲۲۴

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہو کر رہیگا کہ اہل روم اعماق یا دابق کے مقام پر پہنچ جائیں گے انکی طرف ایک لشکر "مدینہ" سے پیش قدمی کریگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہو گئے تو رومی (مسلمانوں سے) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں ہم انہی سے جنگ کریں گے مسلمان کہیں گے نہیں اللہ کی قسم ہم ہرگز تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ اس پر تم ان

سے جنگ کرو گے۔ اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہونگے۔ جنگی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہونگے۔ باقی ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ (لہذا) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اسکے بعد یہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (ایک اور روایت میں روم بھی فتح کرنے کا ذکر ہے۔ راقم) اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہونگے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ٹھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر روانہ ہو جائیگا اور یہ خبر اگرچہ غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئیگا۔ ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں سیدھی کرنے میں ہی مشغول ہونگے کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائیگی اور فوراً بعد ہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے امیر کو انکی (مسلمانوں) امامت کا حکم فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ کو دیکھ کر اس طرح ٹھٹھنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ چنانچہ وہ اگر اسکو چھوڑ بھی دیتے تو وہ اسی طرح ٹھٹھ کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسکو انہی کے ہاتھ سے قتل کرایگا۔ اور وہ لوگوں کو اسکا خون دکھلائیں گے جو انکے نیزے میں لگ گیا ہوگا۔

ف ۱۔ اعماق اور دابق شام کے شہر حلب کے قریب دو جگہوں کے نام ہیں۔

ف ۲: دابق (اعماق) کا جغرافیہ اور موسم

دابق شام کے شہر حلب سے شمال میں تقریباً پچاس (45) کلومیٹر کے فاصلہ پر ترکی کی سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ترکی کی سرحد یہاں سے تقریباً چودہ کلومیٹر دور ہے۔ اس کے قریب بڑا قصبہ عزاز (A'zaz) ہے۔ اور عمق (اعماق) بھی دابق کے قریب ہی ہے۔

دابق کا عرض البلد 31 36 شمالی اور طول البلد 16 37 مشرق ہے۔ جولائی کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40.4 ڈگری اور کم سے کم 26 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اور جنوری میں کم سے کم منفی 0.4 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 9.2 ڈگری ہوتا ہے۔ سطح سمندر سے اس علاقے کی اونچائی پچاس میٹر سے کم ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۳)

فائدہ ۳۔ کفار اپنے قیدی مانگیں گے۔ یہاں قیدیوں سے کون سے قیدی مراد ہیں؟ کیا وہ

مجاہدین سے لڑنا چاہیں گے جنہوں نے انکے لوگوں کو گرفتار کر لیا ہوگا؟

محدثین کے نزدیک یہاں دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں۔ البتہ اکثر محدثین کے نزدیک یہاں پہلی صورت مراد ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کے امیران مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیں گے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو کافروں کے حوالے کرنا اسلام میں جائز نہیں۔ ممکن ہے وہاں بھی نام نہاد دانشور یہ کہیں کہ چند لوگوں کی وجہ سے سب کو مردانا کہاں کی عقلمندی ہے۔؟

فائدہ ۴۔ مذکورہ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کا لشکر ”مدینہ“ سے خروج کریگا۔ مدینہ سے مراد مدینہ منورہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر اسکے لفظی معنی مراد ہیں تو پھر اس سے مراد شام کا شہر دمشق (الغوطہ) بھی ہو سکتا ہے کیونکہ جنگ عظیم میں مسلمانوں کا مرکز دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر ہوگا۔

نعیم ابن حماد نے اپنی ”الفتن“ میں اس جنگ کے بارے میں ایک طویل روایت نقل کی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے: (وہ رومی معاہدہ شکنی کرنے کے بعد متحد ہو کر سمندر کے راستے آئیں گے) ”اور شام (سیریا اور دن فلسطین لبنان) کے تمام سمندر اور زمینی حصے پر قبضہ کر لیں گے، صرف دمشق اور معقن بچیں گے اور بیت المقدس کو تباہ کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر عبد اللہ ابن مسعودؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! دمشق میں کتنے مسلمان آ سکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دمشق ہر آنے والے مسلمان کے لئے اس طرح وسیع ہو جائے گا جس طرح رحم مادر (وقت کے ساتھ ساتھ) بچے کے لئے وسیع ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ اور یہ معقن کیا ہے؟ فرمایا شام کا ایک پہاڑ ہے جو حمص کے دریائے ”ارنط“ (Orontes) کے کنارے ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے اہل و عیال (اس وقت) معقن (یعنی پہاڑ) کے اوپر ہونگے، اور مسلمان دریائے ارنط کے کنارے

ہونگے۔ الحدیث ۱ (الفتن نعیم ابن حماد ج ۱ ص: ۴۱۸)

تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

نبی کریم ﷺ کی اس پیش گوئی کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر شام اور لبنان کا نقشہ اٹھ کر دیکھا جائے تو سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار ہو جانا چاہئے۔ شام کی اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف عراق ہے جہاں کفر کا متحد لشکر قابض ہے، مغرب میں لبنان ہے جہاں سے شامی فوج کے انخلاء کے بعد طرابلس (Tripoli) سے لیکر گولان کی پہاڑیوں تک اسی لشکر کا قبضہ ہو جائے گا۔ حمص کے قریب دریائے ارنط لبنان کی سرحد سے صرف چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ البتہ دمشق سے معتق یعنی حمص شہر کے مغربی جانب تک جبل لبنان ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال أفصل الشهداء عند الله تعالى شهداء البحار وشهداء أعماق أنطاكية وشهداء الدجال (الفتن نعیم ابن حماد ج ۲ ص: ۴۹۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء بحری جہاد کے شہداء، اعماق انطاکیہ کے شہداء اور دجال کے خلاف لڑتے ہوئے مارے جانے والے شہداء ہیں۔

ان جنگوں کے شہداء کے بارے میں ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”چنانچہ وہ ایک تہائی جو اس جنگ میں شہید ہونگے ان کا ایک شہید، شہداء بدر کے دس شہیدوں کے برابر ہوگا، شہداء بدر کا ایک شہید ستر کی شفاعت کرے گا جبکہ ملاحم (ان خطرناک جنگوں) کا شہید سات سو کی شفاعت کرے گا۔“ (الفتن نعیم ابن حماد ج ۱ ص: ۴۱۹)

فائدہ: یہ جزوی فضیلت ہے ورنہ شہداء بدر کا مقام تمام شہداء میں سب سے بلند ہے۔

حاشیہ ۱۔ اس روایت میں ایک راوی ابن لہیعہ ہیں۔ کتبہ جلنے کے بعد کھد شین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

حاشیہ ۲۔ اس میں اسحاق ابن ابی فروہ راوی متروک ہیں۔

فدائی جنگ

فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ
بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَاَهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ غَدُوْ يُجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيُجْمَعُ لَهُمْ
أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومُ تَغْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً
فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ
بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَغْنِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَغْنِي الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ
الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ
فَيَغْنِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَغْنِي الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَغْنِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ
غَيْرِ غَالِبٍ وَتَغْنِي الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَذَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
فَيَجْعَلُ اللَّهُ الذُّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يَرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا
حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَابَتِهِمْ فَمَا يُخَلِّقُهُمْ حَتَّى يَحْجُرَ مِيتًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِ كَانُوا
مِلَّةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبَايَ غَنِيمَةً يُفْرَحُ؟ أَوْ أَى مِيرَاثٍ
يُقَسَّمُ فَيَنَامُهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَاسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ
إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَقَهُمْ فِي ذُرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ
عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا عَرِيفَ أَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ
وَالْوَأَنَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ. (متفق عليه ج ۴: ص ۲۲۲۳) (متفق عليه ج ۴: ص ۲۲۳۰)

تَفَسَّرَ (متفق عليه ج ۹: ص ۲۵۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا "قیامت قائم ہونے سے پہلے ایسا ضرور ہوگا کہ
نہ میراث کی تقسیم ہوگی نہ مال غنیمت کی خوشی ہوگی۔ (پھر اسکی تشریح کرتے ہوئے) فرمایا شام کے
مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے ایک زبردست دشمن جمع ہو کر آئے گا۔ ان سے جنگ کرنے کے

لئے مسلمان بھی جمع ہو جائیں گے راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا دشمن سے آپ کی مراد روم والے ہیں تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ”ہاں“۔ چنانچہ وہاں زبردست جنگ ہوگی۔ مسلمان اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یا مر جائیں گے یا فتیاب ہونگے (یعنی فدائی مجاہدین کا دستہ۔ راقم) چنانچہ دونوں میں لڑائی ہوگی۔ حتیٰ کہ رات دونوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چلے جائیں گے۔ نہ ان کو غلبہ ہوگا نہ وہ غالب آئیں گے اور وہ فدائی دستہ (جو آج لڑا تھا) شہید ہو جائیگا۔ پھر مسلمان (دوبارہ) اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یا مر جائیں گے یا فتیاب ہونگے چنانچہ جنگ ہوگی حتیٰ کہ رات دونوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اور یہ دونوں اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلے جائیں گے نہ یہ غالب ہونگے نہ وہ۔ اور اس دن بھی لڑنے والے ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان (تیسری بار) اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یا مر جائیں گے یا فتیاب ہونگے چنانچہ شام تک جنگ ہوگی اور یہ دونوں اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلے جائیں گے، نہ یہ غالب ہونگے نہ وہ۔ اور اس دن بھی لڑنے والے ختم ہو جائیں گے۔ چوتھے روز بچے کچھے مسلمان جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دیگا۔ اس روز ایسی زبردست جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ نہ دیکھی گئی ہوگی اس جنگ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ میدان جنگ میں مرنے والوں کی لاشوں کے قریب سے پرندہ گزرنا چاہے گا مگر (لاشیں اتنی دور تک پھیلی ہوئی ہوں گی یا لاشوں کی بدبو اتنی ہوگی کہ وہ) مر کر گر پڑیگا۔ اور جنگ میں شریک ہونے والے لوگ اپنے اپنے کنبے کے آدمیوں کو شمار کرینگے تو ایک فیصد میدان جنگ سے بچا ہوگا۔ پھر فرمایا بتاؤ اس حال میں مال غنیمت لے کر دل خوش ہوگا اور کیا تر کہ (مرنے والا جو کچھ چھوڑ کر جائے) بانٹنے کو دل چاہے گا۔؟

پھر فرمایا اسی دوران ایک ایسی جنگ کی خبر سنیں گے جو پہلی جنگ سے بھی زیادہ سخت ہوگی دوسری خبر یہ ہوگی کہ دجال نکل آیا ہے جو انکے بچوں کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر مسلمان

مئے اپنے آگے دس سوار بھیج دیئے تاکہ دجال کی صحیح خبر لائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواروں کے اور انکے والدین کے نام اور گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں۔

ف ۱۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جنگ پہلے تین دن مکمل فدا کی کاروائیوں کی ہوگی۔
 فائدہ ۲: اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ کافروں کا لشکر اہل شام کے مقابلے کے لئے آئیگا تو اس وقت جو امریکی اور اتحادیوں کا لشکر عرب میں آیا ہوا ہے اسکا اصل مقصد فلسطین اور تمام عالم عرب سے اسرائیل مخالف قوتوں کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جاسکے۔

ف نمبر ۳: کیا جنگیں صرف تلواروں سے ہوگی؟

شبہ اور اس کی وضاحت:۔ اس حدیث میں جنگ صرف دن میں ہونے کا ذکر ہے رات کو جنگ نہیں ہوگی۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جنگ تیر اور تلواروں کیساتھ پرانے انداز میں ہوگی؟
 کیونکہ رات کو جنگ کا نہ ہونا اسی صورت میں سمجھ میں آتا ہے۔

عوام کے ذہنوں میں یہ بات عام ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جدید ٹیکنالوجی ختم ہو جائیگی اور جنگ تیر و تلوار سے لڑی جائے گی۔ غالباً اس خیال کی بنیاد لفظ ”سیف“ ہے جو احادیث میں استعمال ہوا ہے۔ سیف کے معنی تلوار کے ہیں۔ لیکن صرف اس کو دلیل بنا کر یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت مہدی کے دور میں تلوار سے جنگ ہوگی۔ کیونکہ لفظ سیف سے مراد مطلقاً ہتھیار بھی لیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس پر کافی دلائل بھی موجود ہیں۔

حاشیہ ۱: پہلے ایڈیشن میں اس بحث میں مسند احمد کے حوالے سے یہ لکھا گیا تھا کہ مسند احمد کی روایت میں لڑنے والی دونوں جماعتوں کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ کیونکہ مسند احمد کی روایت میں بھی لڑنے والی ایک جماعت کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ شکر یہ



۱۔ کئی حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جنگوں میں مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ دوسرا ذکر اس بات کا ہے کہ جنگ ایسی ہوگی کہ اس سے پہلے اس طرح کی جنگ نہیں لڑی گئی ہوگی۔

۲۔ دجال کی سواری والی حدیث جس میں اسکی سواری کی تیز رفتاری کا ذکر ہے۔ یہ بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں گدھے سے مراد کوئی جدید سواری ہو سکتی ہے۔

۳۔ حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث میں ہے کہ جبکہ اعماق میں اللہ تعالیٰ کافروں پر فرات کے ساحل سے خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر بر سائے گا۔ جبکہ اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل پچھتر (75) کلومیٹر ہے۔ اس طرح اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں کمانوں سے مراد توپ ہو سکتی ہے۔ اسکے علاوہ اس طرح کے کافی اشارات ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کم از کم دجال کے تباہی پھیلانے تک جدید جنگ کو یکسر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم

اب رہا یہ سوال کہ اگر اس وقت موجودہ ٹیکنالوجی ہوگی تو رات کو جنگ نہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ ممکن ہے وہاں اس وقت صورت حال ایسی ہو کہ رات کو کاروائیاں نہ کی جاسکیں۔ اسکی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ رات کو ان علاقوں میں نقل و حرکت کرنا ممکن نہ ہو۔ اور ساری کاروائیاں دن کے وقت ہی کی جائیں۔ کیونکہ رات کو اپنے ٹھکانوں سے نکلنے کی صورت میں مجاہدین فوراً پہچان لئے جائینگے اور ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار ہونے کا خطرہ ہوگا۔ اس کے برخلاف دن کے وقت سراسر شہر سڑکوں پر ہوتا ہے اور ہدف تک با آسانی پہنچا جاسکتا ہے۔ نیز دشمن اپنے کیمپوں سے دن کو ہی نکلتا ہے۔

ایسا عموماً ان جنگوں میں ہوتا جو شہری علاقوں میں لڑی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آج ہم فدائی کاروائیاں فلسطین و عراق میں دیکھ رہے ہیں کہ مجاہدین اکثر دن میں ہی کاروائیاں کرتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں جاری کفر و اسلام کے درمیان لڑائی میں دشمن کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ جنگ اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے، اور اب یہ اسکے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جنگ کب اور کس جگہ کرنی

ہے بلکہ یہ معاملہ اب مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جہاں اور جس وقت جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں وہاں کاروائیاں شروع کر دیتے ہیں، اسکے بعد کسی اور علاقے کی طرف نکل جاتے ہیں۔

حضرت مہدی کے دور میں ہونیوالی جنگوں اور ان جنگوں میں مسلمانوں کی قوت کو سامنے رکھ کر اگر جدید عسکری انداز میں اس وقت کی صورت حال کو سمجھا جائے تو صورت حال کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اپنی طرف سے یہ حتمی رائے قائم کرنا کہ جنگ نکواروں کی ہی ہوگی اور اس رائے کو حدیث کے طور پر بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں تیر و نکوار ہی کے ذریعے جنگ ہوتی تھی، لہذا اگر آپ ﷺ کسی ایسی چیز کا بیان کرتے جس کو اس دور میں سمجھنا ممکن نہ تھا، تو لوگوں کے ذہن اصل مقصد سے ہٹ جاتے اور جو بات آپ ﷺ سمجھانا چاہتے تھے لوگوں کے ذہن اسکو ٹھیک طرح سے سمجھنے سے قاصر رہتے۔

ف نمبر ۴: آخری دن ایک جنگ کا تذکرہ ہے کہ ایسی جنگ کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی۔ ہو سکتا ہے اس جنگ میں کوئی نئی قسم کے ہتھیار استعمال کئے جائیں جو اس سے پہلے استعمال نہ کئے گئے ہونگے۔ اس بات کی طرف مرنے والوں کی کثرت بھی اشارہ کر رہی ہے۔

ف ۵: اس جنگ میں فتح کے بعد مجاہدین دو خبریں سنیں گے، پہلی خبر مزید گھمسان کی جنگ کی ہوگی اور دوسری خروج دجال کی۔ ظاہر اس روایت کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ دجال اس جنگ کے فوراً بعد نکل آئے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ آگے آنے والی مسلم شریف کی روایت اور دیگر روایات میں یہ وضاحت ہے کہ خروج دجال روم یعنی وینی کن شہ کی فتح کے بعد ہوگا۔ مذکورہ حدیث میں اجمال ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی خبر ایک خطرناک جنگ کے بارے میں ہوگی۔ یہ وہ جنگ بھی ہو سکتی ہے جو قسطنطنیہ کی فتح کے لئے لڑی جائے گی۔

فائدہ ۶ اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ جب مسلمان دجال کی خبر سنیں گے تو جو کچھ مال نفیست وغیرہ انکے پاس ہوگا وہ سب پھینک دیں گے۔ اس بارے میں نعیم ابن حماد نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت نقل کی جس میں یہ تاکید ہے کہ ”نبی ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے اس

وقت وہاں ہو تو اپنے پاس سے کچھ بھی نہ پھینکے، اس لئے کہ اس کے بعد والی جنگوں میں یہ ساز و سامان تمہارے لئے قوت ہوگا۔ (ج: ۱، ص: ۴۳۱)

افغانستان کا بیان

امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریں گے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے۔ (کنز العمال ۱۱/۱۶۶، المنیر نعیم ابن حماد)

فائدہ: یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کے علاوہ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ ہوگا لہذا ابلیسی قوتیں کہاں برداشت کریں گی، سوان کے مقابلے کیلئے تمام کفر جمع ہو جائیگا۔ لیکن جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کوئی ان کا راستہ نہ روک سکے گا۔

عن ابی ہریرۃؓ مرفوعاً إذا أقبلت الرایات السود من قبل المشرق فلا یردھا شیء حتی تنصب بایلیاء (مسند احمد ۲۴۴۱، برواہ الحاكم و صححه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیاء (بیت المقدس) میں نصب کر دئے جائیں گے۔

ف: آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آمونک بھلی ہوئیں تھیں ۲۔ اس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے۔

اس وقت افغانستان میں وہ لشکر معظم ہو رہا ہے۔ باوجود ہر کوشش کے دجالی قوتیں اسکو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ مجاہدین ان پر تازہ تازہ حملے کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین (القائدہ) کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔ واللہ اعلم

ایہ لگتا ہے جیسے یہودی ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ حالانکہ آقائے مدنی رحمہ اللہ نے یہ احادیث امت مسلمہ کے لیے بیان فرمائیں تھیں کہ ان مشکل حالات میں ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ بندی کرے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو ان حدیثوں کو سمجھ کر اس وقت افغانستان کے پہاڑوں کو اپنا مرکز بنا رہے ہیں۔ اس حدیث میں ان مجاہدین کے لئے خوشخبری ہے کہ دجالی قوتیں اس خطہ پر آگ برسا کر آگ کے سمندر میں کیوں نہ تہدیل کر دیں لیکن محمد عربی رحمہ اللہ کا رب اس لشکر کو ضرور منظم فرمایگا جو تاریخ کے دھاروں کو اور دنیا کے نقشے کو تہدیل کر کے رکھ دے گا۔

یہ حدیث بہار نو کی نوید ہے ان اہل دل کے لئے جو مجاہدین کی شکستہ حالی دیکھ کر مایوسیوں کے صحراؤں میں کھو گئے تھے... کہ اب مایوس نہ ہوں بلکہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں، فتح جن کا مقدر بنا دی گئی ہے... یہ خوشخبری ہے ان بوزحوں کے لئے جنکے بازو گن نہیں اٹھا سکتے، لیکن فاتحین ہندوستان و بیت المقدس کی ضروریات تو پوری کر سکتے ہیں... یہ امید کا جزیرہ ہے ان ماؤں بہنوں کے لئے۔ جو مجاہدین کو افغانستان سے ہٹا ہوتا دیکھ کر اور شہر خان سے کیوبا تک مظالم کی داستانیں سن سن کر رنج و الم کے سمندر میں غوطہ زن تھیں کہ ابن قاسم و طارق کی بہنوا... اب خوش ہو جاؤ اور ماتم چھوڑو کہ اب ہندوؤں اور یہودیوں کے گھروں میں ماتم شروع ہوا چاہتا ہے۔ اے ماؤں! اب بچوں کو اس آخری معرکہ کے لئے بنا سجا کر روانہ کرو کہ دوہوں کی بارات دہلی و بیت المقدس کی جانب روانہ ہونے والی ہے... شہنائیاں بجتے والی ہیں اور وہ دیکھو... میرے عزیز از جان... جو ہم سے پہلے سروں پر شہادت کا سپرہ سجا کر اپنی دہنوں کیساتھ ہمارے استقبال کی تیاریوں میں لگے ہیں۔ ہاں بہنوا! بھائیوں کو دولہا بنانے کا وقت آ گیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر... چہروں پر ادا سی نہیں بلکہ مسکراہٹیں ہونی چاہئیں... آنکھوں میں آنسو نہیں بلکہ فتح کی چمک ہونی چاہئے کہ اب ہماری باری ہے۔

یہ اللہ والے دنیا کے فرعونوں کو... قبرستان پر جھنڈے گاڑھ کر خوشی کے نعرے لگانے والوں کو... بتائیں گے کہ فتح کیا ہوتی ہے؟ جنگ کس کو کہتے ہیں؟ اور انصاف کس کو کہا جاتا ہے؟

ف ۲ اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس لشکر کو کوئی نہیں روک سکے گا تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ انکے راستے میں رکاوٹیں نہیں آئیں گی، بلکہ رکاوٹیں تو بہت ہوں گی لیکن یہ ساری رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچیں گے۔

افغانستان میں دجالی قوتیں اپنی تمام تر قوت مجاہدین کے خلاف استعمال کر چکی ہیں اور اب نکلے پاس اس سے زیادہ استعمال کرنے کو کچھ اور نہیں بچا، طالبان حکومت پر حملوں کے وقت امریکی طیارے طالبان کے لئے بہت بڑا مسئلہ تھے۔ کیونکہ آسمان کی بلند یوں تک پہنچنے کے لئے نکلے پاس کوئی چیز نہیں تھی لیکن طالبان کی پہپائی کے بعد اب ان طیاروں کا کوئی مسئلہ ہی نہیں رہا، اب طالبان امریکی فوج پر ایک سے ایک کاری ضرب لگاتے ہیں انکے کیپوں پر دھوا بول کر زندہ امریکیوں کو گرفتار کر لیتے ہیں، انکا مال غنیمت اٹھاتے ہیں اور اس تمام کارروائی کے دوران امریکہ کی ناقابل تخییر بھیجی جانی والی فضائی قوت اپنی قوت پر صرف آنسو ہی بہا سکتی ہے اسکے عدد وہ اور کچھ نہیں کر سکتی، فرعون وقت کی یہ فضائی طاقت فضاء میں چنگاڑ رہی ہوتی ہے اور نیچے مجاہدین امریکی سوراخوں کو جنگ کا مطلب سمجھا رہے ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے، امریکی طیارے اب ان چند مجاہدین کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اگر ان پر بمباری کی بھی جائے تو اسکا کوئی فائدہ امریکہ کو نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ البتہ جب امریکی ہیلی کاپٹر پہنچ جاتے ہیں اس وقت مجاہدین واپسی شروع کرتے ہیں۔ اور مجاہدین اپنی قوت ایمانی، توکل اور فرشتوں کی مدد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی مادی قوت کی جدید ٹیکنالوجی کے سامنے سے گذرتے چلے جاتے ہیں۔

اگر چہ ابھی تک مجاہدین کے پاس ہیلی کاپٹر کے لئے کوئی موثر توڑ نہیں ہے لیکن انشاء اللہ جلد اسکا بھی انتظام ہو جائیگا۔ لہذا جب مجاہدین فاتح بن کر واپس آتے ہیں تو امریکی ہیلی کاپٹر انکا پیچھا کرتے ہیں لیکن اللہ اپنے ان محبوب بندوں کو فرشتوں کے پروں میں چھپا لیتا ہے اور باوجود صرف چند میٹر اوپر ہونے کے ہیلی کاپٹر مجاہدین کو دیکھ نہیں پاتے۔

مجاہدین اور دجالی فوج کے مورال کی بات کی جائے تو مجاہدین کے حوصلوں کا یہ عالم ہے کہ

وہ امریکی کیمپوں پر حملے کر رہے ہیں اور باقاعدہ انگوٹھ کرتے ہیں اور مال غنیمت لیکر آتے ہیں، اور اس عزم کے ساتھ جاتے ہیں کہ امریکیوں کو زندہ گرفتار کر کے لائیں گے۔

جبکہ دوسری جانب امریکی سوراخوں کی حالت یہ ہے کہ ایک حملے کے دوران ایک مجاہد امریکی فوجی کے اتنے قریب پہنچ کر ان کے کمپ کی باز کاٹنے لگا کہ دونوں ایک دوسرے سے صرف دس میٹر کے فاصلے پر تھے، لیکن اس امریکی بہادر کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اپنی انگلی ٹریگر تک بجا کر اس مجاہد پر فائر کر دیتا، بلکہ عالم یہ تھا کہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شمالی فوجی کو زبان سے بھی نہیں کہہ پارہا تھا.... اس امریکی شیر کی کھٹکھی بندھی ہوئی تھی.... جی ہاں.... یہ اسی ریوڑ کا شیر تھا جو صرف بے سہاروں اور نہتوں پر نشانے فائر کرتے ہیں، یہ انھیں فوجیوں کا ساتھی تھا جو عراق میں میری باحیاء اور ہار پردہ بہنوں پر نشانہ لیکر فائر کر کے خود کو دنیا کا بہادر فوجی سمجھتے ہیں، یہ وہی کاغذی ہیرو ہیں جنکی دھاڑیں اور دھمکیاں ان معصوم بچوں کے لئے ہوتی ہیں جنکے ہاتھ ابھی گن تو کیا پھول بھی اٹھانے کے قابل نہیں ہوئے۔ ابو غریب جیل میں بے بسوں پر بہادری دکھانا تو آسان ہے، قسموں اور اخبارات کے ذریعے ہیرو بننے میں کیا مشکل ہوتی ہے، لیکن اللہ کے شیردوں سے مقابلہ کوئی فلمی کہانی نہیں ہوتی یہاں اصلی گولیاں چلتی ہیں جو تلنے کے بعد بہت تکلیف دیتی ہیں۔ اسی طرح جب مجاہدین کسی امریکی قافلے پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ فوجی یا تو گاڑیوں کے اندر ہی زندہ جل جاتے ہیں یا زخمی ہو کر اپنی فضا یہ کا انتظار کرتے ہیں، ان میں اتنی بھی مردانہ غیرت نہیں ہوتی کہ مردوں سے مقابلہ ہے تو تھوڑا گاڑیوں سے باہر آ کر دودھ ہاتھ کریں۔

عن الزہری قال تُقْبَلُ الرِّايَاتُ السُّودُ مِنَ الْمَشْرِقِ بِقُوْدِهِمْ وَرِحَالُ كَالْبُخْبِ الْمُجَلَّلَةِ أَصْحَابُ شُعُورٍ أَسَابَهُمُ الْفَرِيُّ وَأَسْمَانُهُمُ الْكُفَى يَفْتَبِحُونَ مَدِينَةَ دِمَشْقَ تُرْفَعُ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ . (القصص لعبد بن حماد ج ۱ ص ۲۰۶)

ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کالے جھنڈے مشرق سے نہیں آئے جنگی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہونگے بالوں والے

ہونگے، انکے نسب دیہاتی ہونگے اور انکے نام کنیت (سے مشہور) ہونگے، وہ دمشق شہر کو فتح کریں گے تین گھنٹے رحمت ان سے دور رہے گی۔

قائدہ ۱: اس روایت میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں (۱) انکے لباس ڈھیلے ہونگے (۲) بالوں والے ہونگے (۳) انکے نسب دیہاتی ہونگے (۴) وہ اپنے اصل ناموں کے بجائے کنیت (Surname) سے مشہور ہونگے۔ اہل علم حضرات کو چاہئے کہ وہ نور نبوت کی روشنی میں ان تمام نشانیوں کے حامل افراد کو تلاش کرتے رہیں۔

قائدہ ۲: مذکورہ روایت میں ہے کہ اس لشکر والوں سے تین ساعت کے لئے رحمت کو اٹھایا جائیگا۔ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش اور امتحان کے طور پر ہوگا تاکہ اللہ اپنے وعدوں پر سچا یقین رکھنے والوں کو پرکھ لے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے اور پہلے جھنڈے مغرب سے آئیں گے حتیٰ کہ انکے مابین مرکز شام یعنی دمشق میں مقابلہ ہوگا تو مصیبت وہیں ہے (الفتن معہم اہل حماد)

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ زَوَاةِ الشَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْخَارِثُ خَرَّاثٌ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَلِّيُّ أَوْ يُمْكِنُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَثَ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَبَّ عَلَيَّ كُلُّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِنْجَابَتُهُ (ابو داؤد ۳۷۳۹)

ترجمہ: ہلال ابن عمرو نے فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا اسے حارث حراث (کسان) کہا جاتا ہوگا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمة الحیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا۔ جو آل محمد کے لئے (خلافت کے مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کریگا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش نے ٹھکانہ دیا تھا، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے، یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔

ذکرہ:- ماوراء النہر دریائے آمو کے اس پار وسط ایشیائی (Central Asia) ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔ جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قازقستان اور چین و غیرہ شامل ہیں یا تو یہ لشکر چچینا ازبکستان وغیرہ ہی سے حضرت مہدی کی حدیث کیسے جائے گا یا پھر یہ حارث نامی مجاہد اس لشکر کے ساتھ ہونگے جس کا ذکر گذشتہ خراسان والی حدیث میں آیا ہے۔ واللہ اعلم

واضح رہے کہ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے برسر پیکار مجاہدین میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے جنہوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں ایسی ہمت و شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب ساتھی بھی انکی ہمت و بہادری کی داد دے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز طالبان کی پسپائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المؤمنین (حفظہ اللہ) نے ازبک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی۔ یہ بھی امکان ہے کہ افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔ اللہ نے اس قوم کو بہت نوازا ہے۔ علامہ ابو الحسن علی ندویؒ نے انکے بارے میں لکھا ہے کہ سوویت یونین کی ستر سالہ بدترین غلامی کے باوجود اپنا ایمان بچانا یہ ترک قوم کا ہی طرز امتیاز ہے ورنہ کوئی اور قوم ہوتی تو شاید اس غلامی میں اپنا ایمان نہ بچا پاتی۔

عن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ اذا رأيتم الرايات السود قد جاءت من قبل خراسان فانتوها فان فيها خليفة الله المهدي۔ (مسند احمد، ۵ ص ۲۷۷)

وكرر العدل 264/14 مشكوه باب اشراط الساعة فصل ثانی)

ترجمہ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم دیکھو کالے جھنڈے خراسان کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا۔ کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے۔“

حاشیہ ۱: اسی مفہوم کی روایت حاکم نے شیخین کی شرط پر روایت کی ہے۔ اور امام ذہبی نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔

فائدہ:- اللہ کے رسول ﷺ امت کو پہلے ہی حکم فرما رہے ہیں کہ اس لشکر میں شامل ہو جانا۔ آخرت کے بڑے سودے کی خاطر دنیا کے چھوٹے سودے کو قربان کر کے کامیاب تاجر ہونے کا ثبوت دینا، دیکھنا ماں کی ممتا، رفیق حیات کے آنسو یا پھر.... جگر کے ٹکڑوں کے چہرے... کہیں میرے اور میرے پیارے جانثار صحابہؓ کی محبت کے راستے میں رکاوٹ بن کر نہ کھڑے ہو جائیں، شہروں کے اجالوں کی چکا چوندھ کہیں تمہیں پہاڑوں کے اندھیروں میں جانے سے نہ روک دے، گارے اور مٹی کے گھر کو سہارا ہونے سے بچانے کے لئے اپنے آخرت کے محلوں کو تباہ نہ کر لینا، جیل کی کال کو ٹھریوں سے ڈر کر دجانی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکا دینا، کیونکہ قبر سے بڑی اور خطرناک کال کو ٹھری کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بھی ہو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا اس لشکر میں شامل ہو جانا حتیٰ کہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر برف پر گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو بھی اس لشکر میں ضرور شامل ہو جانا۔

اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس میں مہدی ہونگے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مہدی کی ہی ہوگی، اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائے گی، اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مہدی خود بھی اس جماعت میں ہوں، لیکن اس وقت تک لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم نہ ہو اور بعد میں حرم شریف پہنچ کر ان کا ظہور ہو۔ واللہ اعلم

ف ۲۔ برف پر چلنا بہت مشکل ہوا کرتا ہے جب دن میں سورج پڑتا ہے تو آنکھوں میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے دہکتے انگارے بھر دیئے ہوں اور اگر زیادہ دیر برف میں چلا جائے تو پاؤں جلنے کا خطرہ ہو جاتا ہے اور برف کا جلا آگ کے جلے سے کئی گنا ہاذیت ناک ہوتا ہے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ فرمایا کہ ایمان کو بچانے کے لئے برف پر بھی چل کر آنا پڑے تو ضرور آنا۔

عن عبد اللہ قال بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فِتْنَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَأَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِغْرَوْ رَقَّتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ إِبْرَاهِيمَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةُ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيداً وَتَطْرِيداً حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ

مَعَهُمْ رَآيَاتٌ سَوْدٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَ فَيَقْتَاتِلُونَ فَيُضْرَبُونَ فَيُعْطُونَ مَا
سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ خَتَّى يَنْدَفِعُوا بِهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَأُهَا
جَوْرًا فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاتِبِهِمْ وَلَوْ خَبَرُوا عَلَى الثَّلَجِ! (مسند ابن ماجہ ج ۲
ص: ۱۳۶۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما
تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے۔ جن کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور چہرہ کا رنگ
تبدیل ہو گیا۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات
دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اہل بیت کے لئے اللہ نے دنیا کے مقابلے آخرت کو پسند کیا
ہے۔ اور یقیناً میرے بعد اہل بیت کو آزمائشوں، جلا وطنی اور بے بسی کا سامنا ہوگا۔ یہاں تک کہ
مشرق سے کچھ (مجاہدین) لوگ آئیں گے جنکے جھنڈے کالے ہونگے چنانچہ وہ (مجاہدین) امارت کا
سوال کریں گے لیکن یہ (بنو ہاشم) انکو امارت نہیں دیں گے، سودہ جنگ کریں گے اور انکی مدد کی جائیگی
(اور وہ مجاہدین جیت جائیں گے) پھر (بنو ہاشم) انکو امارت دیں گے لیکن اب وہ اسکو قبول نہیں کریں گے اور
میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو امارت دیدیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر
دیگا جیسے پہلے وہ نا انصافی سے بھری ہوئی تھی۔ تو تم میں سے جو بھی اس وقت موجود ہو ان
(مجاہدین) کے ساتھ شامل ہو جائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔

فائدہ: مجاہدین کی فتح سے پہلے جس امارت کے سوال کا ذکر ہے وہ اس وقت بھی واضح ہے
کہ اگر انصاف اور دیانت داری سے فیصلہ کیا جائے کہ اس وقت عالم اسلام اور خصوصاً عالم عرب
کی امارت کا حقدار کون ہے؟

عالم عرب کی امارت کا حقدار کون؟

کون ہے جو اپنی جان دیکر آج اسلام کی کشتی کو اس بھنور سے نکال سکے؟ وہ کون دل والے

حاشیہ: ۱۔ دونی اسنادہ یزید بن ابی زیاد وہوسی، الخطط اختلط فی آخر عمرہ وکان یقلد لفلوس (لن رسیف
ج ۱ ص: ۱۵۰)

ہیں جو امت کے درد میں رات دن تڑپتے رہتے ہیں؟ وہ کون دیوانے ہیں جنہوں نے فلسطین کے بچوں کی سسکیوں پر عراق کے بوڑھوں کی فریاد کے لئے، بیت اللہ کی حرمت کی خاطر، کشمیر کی بیٹیوں کی عزت کے لئے، افغان کی غیرت کی خاطر اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا؟ اپنے دلوں میں رونقوں اور ہنگاموں کی چتا جلا کر انکو امت محمدیہ ﷺ کے درد سے آباد کر لیا؟ اپنی ماؤں اور بہنوں کو خون کے آنسو ل کر تمام امت کی ماؤں بہنوں کے آنسوؤں کو میٹھنے کے لئے پہاڑوں کی جانب نکل کھڑے ہوئے؟ وہ کون تھے جنہوں نے آقائے مکی ﷺ کے شہر کو آقا کے دشمنوں سے بچانے کی خاطر اپنے شہروں کو چھوڑ دیا؟ اے اہل دانش! ذرا بتاؤ تو کسی وہ کون ہیں جنہوں نے اپنی تمام خوشیوں کو آگ لگا کر امت کے غموں کو اپنے دل میں سمیٹ لیا؟ جنہوں نے اپنی جوانی کے ارمانوں کو جلایا، محبتوں کا خون کیا، مستقبل کے سپنوں کو قوم کی نظر کر دیا، اپنی خواہشات کو ان چراغوں میں جلادیا جو اس تاریک دور میں عالم اسلام کیلئے روشنی کی آخری کرن بنے ہوئے ہیں، بھلا سوچو تو کسی وہ کون ہیں؟

کیا عرب حکمران؟ جنگے دلوں میں فلسطینی معصوم بچوں سے زیادہ یہودیوں کی محبت بھری ہے؟ جو عراق کے مجبور بوڑھوں کو گلے لگانے کے بجائے انکے قاتکوں کے گلوں میں صلیب لٹکاتے ہیں؟ کیا وہ دانشور طبقہ جو ایک کافر کے مرنے پر تو تڑپ اٹھتا ہے لیکن مسلمانوں کی چیخیں ان پر کوئی اثر نہیں کرتیں؟

تیری اس سادگی پر کون نہ مرجائے فراز

بیادین عبادت کس کی ہے

عن ثوبان مولى رسول الله قال قال رسول الله ﷺ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزُو الْهَيْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (المعتنى ج ۶ ص: ۱۲)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ (نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ ایک وہ

جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی **وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ جَزَاءً مِنْكُمْ حَتَّى يُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ**

عن أبی ہریرۃ قال وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَذْرَكْتُهَا أَنْفَقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أَقْتُلُ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرَجِعَ فَلَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَخْرُورُ (مسند النسخی المصحح ج ۶ ص ۱۲۰)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان سے جہاد کا وعدہ فرمایا (حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ) اگر اس جہاد کو میں نے پالیا تو میں اپنی جان و مال اس (جہاد) میں قربان کر دوں گا، چنانچہ اگر میں شہید ہو گیا تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر واپس آ گیا تو جہنم سے آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

عن النبی ﷺ قَالَ يَغْزُو قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي الْهِنْدَ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ فِي السَّلَاسِلِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ فَيَنْصَرِفُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَجِدُونَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالشَّامِ **وَقَدْ نَجَّاهُ مِنْ مَكْرِهِمْ** (ج ۱ ص ۱۱۰)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ہندوستان کے خلاف جنگ کریں گے اللہ انکو فتح عطا فرمائے گا، چنانچہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے اللہ تعالیٰ انکے گناہوں کو معاف فرمادے گا، پھر وہ شام کی جانب جائیں گے تو شام میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کریگا جس کو اللہ تعالیٰ فتح دیگا۔ چنانچہ یہ لشکر ہند کے حکمرانوں کو زنجیروں اور جھکڑیوں میں جکڑ کر لائے گا۔ اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم کو پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگر میں نے اس جہاد (ہند) کو پالیا تو میں اپنی تمام نئی اور پرانی ملکیت فروخت کر دوں گا (اور بیچ کر) ہندوستان سے جہاد کر دوں گا۔ سو جب اللہ ہمیں فتح دیدے گا اور ہم واپس آئیں گے تو میں (جہنم سے) آزاد ابو ہریرہ

ہونگا اور وہ (ابو ہریرہ) شام آئے گا تو وہاں عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا، چنانچہ میں (ابو ہریرہ) ان (عیسیٰ ابن مریم) سے قریب ہونے کے لئے انتہائی بے قرار ہونگا، میں ان کو خبر دوں گا کہ یا رسول اللہ (عیسیٰ ابن مریم) میں آپ کے ساتھ شامل ہو گیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ (حضرت ابو ہریرہ کی) اس بات پر نبی کریم ﷺ مسکرائے اور غصے پھر فرمایا بہت دور بہت دور۔ (اللعنہ لعین بن حجاج ج: ۱ ص: ۴۰۹)

فائدہ: ہندوستان کے خلاف جہاد کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان مجاہدین کی فضیلت اس جرأت کے ساتھ بتائی گئی ہے جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ملکر دجال سے جہاد کرے گی۔ یہ آپ ﷺ نے غالباً اس لئے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارے مجاہدین حضرت مہدی کے ساتھ جہاد کے شوق میں عرب میں جمع ہو جائیں اور ہندوستان سے غافل ہو جائیں۔ حالانکہ ہندوستان سے جہاد بھی اسی مشن کا حصہ ہے جس کے لئے حضرت مہدی جہاد کر رہے ہوئے سو مجاہدین ہند کی بھی وہی فضیلت بتائی گئی جو دوسری جماعت کی ہوگی۔ پھر ساتھ ساتھ یہ خوشخبری بھی دی گئی کہ ہندوستان فتح کر کے آنے والوں کو یہ طال بھی نہ رہے کہ انہیں حضرت مہدی یا عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ جہاد کا موقع نہ مل سکا اسلئے فرمایا کہ واپس آ کر وہ عیسیٰ ابن مریم کو پالیں گے۔

ان احادیث میں ہندوستان کا اسلام کے لئے خطرناک ہونا بھی بتایا گیا ہے اور دجال کیساتھ اسکے اتحاد (Alliance) کی طرف اشارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکی فضیلت ایسی ہے جیسے خود دجال سے جنگ کرنے والوں کی۔ نظریاتی اور تاریخی اعتبار سے یہودیوں کا سب سے بڑا دوست ہندوستان ہے نیز جنوبی ایشیاء کو کنٹرول کرنے کیلئے ہندوستان کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اس وقت انکا مکمل زور بھارت کو مضبوط کرنے پر ہے۔ اس کے علاوہ اس خطہ میں وہ جگہ بھی ہے جہاں سے دجال کے خلاف ایک لشکر نکلے گا جو حضرت مہدی کی حمایت کریگا بلکہ انکو مضبوط کریگا۔ اس

حاشیہ: اس کی سند ضعیف ہے۔

لئے اس وقت سے پہلے ہی یہودی بھارت کو ناقابلِ تسخیر (Undefeatable) بنا چاہتے ہیں اور ہر اس قوت کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں جو بھارت کیلئے خطرہ پیدا کر سکے۔

پاکستان پر مسلسل دباؤ اور بھارت کی مکمل حمایت کو اسی تاثر (Perception) میں دیکھنا چاہئے۔ جہاد کشمیر کا خاتمہ، پاکستان میں مجاہدین پر پابندیاں، قبائل اور افغانستان میں مکمل مجاہدین کے گرد گھیرائیگ کیا جانا۔ کیا ان سب کو دیکھ کر اب بھی نہیں لگتا کہ ہمارا دشمن ان حدیثوں پر ہم سے پہلے عمل درآمد شروع کر چکا ہے اور ہم ہیں کہ ابھی فرصت ہی نہیں۔

لیکن ان سب حالات کو دیکھ کر نبی ﷺ کی احادیث پر ایمان رکھنے والوں کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انھیں پہلے سے زیادہ اپنے کام میں جوش و جذبہ اور نئے جنون کے ساتھ لگ جانا چاہئے۔ یہود و ہنود کے سیاسی پنڈت جو چاہیں اہل حق کو ختم کرنے کے لئے چال بازیوں اور امن مذاکرات کی چالیں چلتے رہیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب آسمانوں میں اپنی تدبیریں فرما رہا ہے اور یہود و ہنود کی یہی چالیں ان پر اٹھنے والی ہیں جن سے مجاہدین کے لئے نئے راستے نکلنے والے ہیں، صرف اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی استقامت کا امتحان لینا چاہتا ہے۔

فائدہ ۲: نیز ہندوستان کے جہاد میں مال خرچ کرنے کی اتنی فضیلت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرما رہے ہیں کہ میں اس جہاد میں اپنی ساری نئی اور پرانی جائیداد فروخت کر دوں گا۔

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يَتَعَثُّ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا وَيَأْخُذُ كُنُوزَهَا فَيَجْعَلُهُ جَلِيَّةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَيَقِيمُوا عَلَى مُلُوكِ الْهِنْدِ مَقْلُولِينَ يَقِيمُ ذَلِكَ الْجَيْشُ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَالِ۔ (المعجم الكبير ج ۱ ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت کعب نے فرمایا بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا۔ چنانچہ وہ لشکر ہندوستان فتح کریگا، اور اسکے خزانے حاصل کریگا۔ تو وہ بادشاہ اس خزانے سے بیت المقدس کو آراستہ کریگا۔ اور وہ (مجاہدین) ہندوستان کے بادشاہوں کو قیدی بنا کر لائیں گے۔ یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے آنے تک قیام کریگا۔

فائدہ ۱: جہاد کے مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ دہلی کے لال قلعے پر اسلام کے جھنڈے گاڑھنے کی باتیں دیوانے کے خواب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حالانکہ اس روایت میں بھی اور گزشتہ روایات میں بھی آپ نے پڑھا کہ یہ کوئی دیوانے کا خواب نہیں بلکہ وہ حقیقت ہے جس کا نبی آخر الزماں ﷺ نے مجاہدین سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور جو وعدہ ہمارے نبی صادق ﷺ نے فرمادیا وہ کبھی نخط نہیں ہو سکتا، بھلے ہی بھارت کتنا ہی طاقتور ہو جائے، وہ کتنی ہی عسکری تیاریاں کرنا رہے، رحمۃ اللہ علیہ ﷺ کا رب وہ دن ضرور لائے گا جب لال قلعے پر اسلام کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔

ان احادیث میں یہ ذکر ہے کہ بیت المقدس میں موجود امیر یا حاکم ہندستان کی جانب لشکر روانہ کریگا۔ اگر ہم تاریخ میں دیکھیں تو ابھی تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بیت المقدس سے کوئی لشکر ہندستان فتح کرنے کے لئے آیا ہو۔ چنانچہ یہ پیش گوئی ابھی پوری ہونا باقی ہے۔ بیت المقدس سے آنے والے لشکر میں تمام مجاہدین شامل ہو سکتے ہیں۔ جہاد کشمیر میں قربانیوں کا جوا تا طویل تسلسل ہے، انشاء اللہ یہ رائیگاں نہیں جائے گا، بلکہ انشاء اللہ یہی سلسلہ اس فتح تک پہنچے گا۔

فائدہ ۲: آج کل بھارت کی معاشی حالت بڑی مستحکم ہوتی جا رہی ہے، اور دنیا کی دولت بھارت کی جانب کھینچی چلی آرہی ہے۔ اس حدیث میں مسلمانوں کو اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو خوشخبری ہے کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ساری دولت مال غنیمت میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والوں کو ہی ملنے والی ہے۔

فائدہ ۳: یہ لشکر ہندستان میں دجال کے آنے تک قیام کرے گا۔ کیونکہ دجال کے آنے کے بعد کفر و اسلام کے درمیان دوبارہ جنگوں کا آغاز ہو جائے گا۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد

یہاں چند گزارشات مجاہدین سے کرنا ضروری ہے۔ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں، کچھ مجاہدین ہندوستان کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں تو کچھ افغانستان میں امریکہ کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ اسی طرح چین، فلسطین، عراق اور دیگر خطوں میں مجاہدین مصروف ہیں۔ اگر غزوہ ہند والی حدیث اور خراسان والی حدیث کو سامنے رکھا جائے، تو

خراسان کے مجاہدین اور کشمیر اور ہندوستان کے مجاہدین کا آپس میں بہت گہرا تعلق بنتا ہے۔ لہذا ان دونوں مجاہدین کو اس تعلق کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقتی حالات اور حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کی مخالفت کرنا شروع کر دیں، اور اس طرح ہماری توانائیاں کافروں کے بجائے آپس میں ہی خرچ ہونا شروع ہو جائیں، ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ جس خطے میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں انکا مقصد کیا ہے؟ اگر جانیں دینے والوں کا مقصد اسلام کی سر بلندی ہے تو پھر کسی کی باہری امداد کی وجہ سے اس شرعی جہاد کو غیر شرعی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ہاں البتہ اگر کوئی خامی کسی تحریک میں پائی جاتی ہو تو اسے سب مجاہدین کو مل کر ختم کرنا چاہئے، نہ کہ اس کو بنیاد بنا کر اسکے خلاف پروپیگنڈہ۔

اگر ہم صرف اس وجہ سے جہاد کشمیر کو غیر شرعی قرار دینا شروع کر دیں کہ وہاں حکومت کی امداد ہے تو پھر جہاد کے مخالفین کو ہم دنیا میں چلنے والے کسی بھی جہاد کے بارے میں مطمئن نہیں کر سکتے۔ اگر کل تک جہاد کشمیر اس لئے فرض تھا کہ وہاں امت کی بیٹیوں کی عصمت لٹتی تھی، ماؤں کے لال سنگینوں پر اچھالے جاتے تھے، بہنوں کی چادروں کو پامال کیا جاتا تھا، ایک مسلم سرزمین پر کافر قبضہ کر بیٹھے تھے، تو یہ تمام شرائط آج بھی وہاں موجود ہیں، بلکہ اب تو اسکے خطرات پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہیں، اور ”باہری امداد“ بند ہونے کے بعد تو وہ اور زیادہ مظلوم ہو جائیں گے، تو پھر آج جہاد کشمیر کس طرح غیر شرعی ہو سکتا ہے؟

جس جہاد کی جو فضیلت آپ ﷺ نے بیان فرمائی وہ ایک اہل حقیقت ہے، اور ہمارے ایک دوسرے کو برا کہنے یا اس میں خامیاں نکالنے سے اخلاص کے ساتھ جہاد کرنے والوں کی فضیلت کم نہیں ہو جائے گی، ہاں البتہ ہم خود اپنا ہی نقصان کرینگے کہ جس وقت دنیا کی تمام اسلامی تحریکوں کو متحد کرنے کی ضرورت تھی تو ہم خود ہی ان میں تفریق کی بنیاد ڈال رہے تھے، اس وقت شہداء کے رب کو یہ بات ہرگز پسند نہیں ہوگی کہ جہاد کے راہی پھر وہی غلطیاں دہرانا شروع کر دیں جو ماضی میں ان سے ہوتی رہی ہیں۔

اس وقت اگر حکومت اپنی پالیسی تبدیل کر رہی ہے اور مجاہدین کشمیر بے سروسامانی کے عالم

میں دنیا کے ایک بڑے کفر سے برسرِ پیکار ہیں، تو اس نازک وقت میں انھیں اپنے ساتھیوں سے ہمدردی اور دعاؤں کی توقع ہے، نہ کہ طعن و تشنیع اور الزام تراشیوں کی۔ ہم خود کو مجاہد بھی سمجھیں اور اپنے ساتھیوں کے جہاد کو غیر شرعی بھی کہیں تو پھر غیروں میں اور اپنوں میں کیا فرق رہ جائے گا؟

نیز ان دونوں تحریکوں میں فرق کرنا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہے، کیونکہ ہم جس خطہ میں ہیں وہاں بھارت کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک ہم اپنی ترجیحات ہی متعین نہیں کر سکے، کہ ہمارے جہاد کا مقصد کیا ہے؟ اس وقت خواہ خراسان کا لشکر ہو یا مجاہدین کشمیر کا اس میں شامل اکثر مجاہدین کو پہلے بھارت فتح کرنا پڑیگا اسکے بعد آخری دشمن یہودیوں سے نمٹنے کے لئے جانا ہے، یہودی اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں، جسکی وجہ سے انھوں نے بھارت کو انتہائی مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے، سو آپ کتنا بھی بھارت سے درگزر کرنا چاہیں اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا کر دیگا کہ آپکو ہندوستان کا رخ کرنا ہی ہوگا۔ کیا مجاہدین نے کبھی سوچا ہے کہ کیو وجہ ہوئی کہ آپ غزوہ ہند والی حدیث کو بھول گئے جس میں اس جہاد کو افضل جہاد قرار دیا گیا ہے؟ مجاہدین کو اس وقت ہر قسم کے تعصب سے بچنا ہے، خواہ وہ لسانی تعصب ہو یا علاقائی، ماضی میں جو خامیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں ان میں غور کر کے ان سے دامن چھڑانا چاہئے، اور اسلام کو ہر جماعت اور ہر پرچم پر مقدم رکھنا چاہئے۔ بلکہ حالات کو سمجھتے ہوئے سب کو ایک پرچم تلے متحد ہونا چاہئے، اور پرانی رنجشوں، کدورتوں اور اختلافات کو بھلا کر یکسوئی کے ساتھ جہاد کو پر دان چڑھانا چاہئے۔ جس جہاد کو قرآن سمجھانا چاہتا ہے اس جہاد کو لیکر آگے بڑھنا ہے، ورنہ خیال رہے کہ اللہ کی ذات بہت بے نیاز ہے، اسکو ایسے بندے پسند ہیں جن میں عاجزی، تواضع، اور اخلاص ہو۔ اور دنیا میں تحریکیں بھی وہی بنتی ہیں جنکا نصب العین واضح ہو۔

بھارت کے بارے میں پیشین گوئی

صوبہ سرحد اور قبائل کے بارے میں شاہ نعمت اللہ دلی کی پیشین گوئیاں بھی ہیں جو یقیناً اہل ایمان کے لئے دلی تسلی اور تقویت کا باعث ہوگی۔ ان پیشین گوئیوں کو شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب ”الاربعین“ میں بھی نقل فرمایا ہے۔ یہ پیشین گوئیاں فارسی میں اشعار کی شکل میں ہیں۔ اگر

چہ پیش گوئیاں کوئی قطعی یقین نہیں دیتیں البتہ ان میں سے کئی اشعار کی احادیث سے بھی تائید ہوتی ہے۔ یہاں ہم انکا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ فرمایا: ”اچانک مسلمانوں کے درمیان ایک شور برپا ہوگا اور اسکے بعد وہ کافروں (بھارت) سے ایک بہادرانہ جنگ کریں گے پھر محرم کا مہینہ آئیگا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار دیدیگا اور وہ مسلح ہوکر جارحانہ اقدام کریں گے پھر حبیب اللہ نامی ایک شخص جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا، اللہ کی مدد کیساتھ اپنی تلوار میان سے نکالے گا۔

”صوبہ سرحد کے بہادر غازیوں کے لشکر سے زمین مرقد کی طرح لرزاٹھے گی لوگ دیوانہ وار جہاد کیلئے آگے بڑھیں گے اور راتوں رات مڑیوں اور چوٹیوں کی طرح حملہ کریں گے یہاں تک کہ افغانی قوم فتح حاصل کر لے گی۔ جنگل پہاڑ اور دشت و دریا سے قبائل تیزی کے ساتھ ہر طرف سے آتشیں اسلحہ لئے ہوئے سیلاب کے مانند اڑ پڑیں گے۔ پنجاب، دہلی، کشمیر، دکن اور جموں کو اللہ کی نبی مدد سے فتح کر لیں گے۔ دین اور ایمان کے تمام بدخواہ مارے جائیں گے اور تمام ہندستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہو جائیگا۔ ہندستان کی طرح یورپ کی بھی قسمت خراب ہو جائیگی اور تیسری جنگ عظیم چھڑ جائیگی۔ ”یہ جنگ وجدال چند سال تک سمندر اور میدان میں وحشیانہ طور سے جاری رہے گی۔ بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے آخر کار ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔ اچانک موسم حج میں حضرت مہدی خروج فرمائیں گے۔

فائدہ: عقل پاک بھارت مذاکرات پر حیران ہے کہ یہ کیسے مذاکرات ہیں جس میں پاکستان ہی ساری قربانی دے رہا ہے جبکہ بھارت کی مکاری کا یہ عالم ہے کہ پہلے تو وہ مشرقی سرحدوں سے ہی ہمارے ملک میں دہشت گردی کراتا تھا اب جلال آباد اور بولدک میں بھی اس نے دہشت گردی کے اڈے کھول لئے ہیں؟

عقل کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

محبوبہ مصطفیٰ علی

اللہ تعالیٰ جب اپنے دین کو مضبوط کرنے اور کفر پر غالب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کام کے لئے اس کی رحمت ہر فرد اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوتی ہے۔ جو فرد یا قوم اللہ کی رحمت کو لینے

میں ذرا بھی پس و پیش سے کام لیتی ہے تو یہ رحمت دوسرے علاقے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

اس اہم ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے اللہ رب العزت کے ہاں کچھ اصول ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ
يُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا
يَحَافُونَ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

ترجمہ: اے ایمان والو! تم میں سے جو دین (جہاد) سے منہ موڑ جائے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوئے ہوئے، وہ مسلمانوں کے لئے بہت نرم اور کافروں کے لئے انتہائی سخت ہوئے، (ان کی شان یہ ہوگی کہ) وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے، اور (جہاد کے بارے میں) ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔ اور یہ تو اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے فرماتا ہے۔

خلفِ عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد نصف صدی سے زائد تک اللہ کی رحمت خلافت کے قائم کرنے کے لئے مختلف شخصیات اور مختلف قوموں کی طرف متوجہ ہوتی رہی کہ خلافت قائم کر کے اسلام کو کہیں ٹھکانہ مل جائے۔ یہ رحمت کبھی مسلمانانِ ہند کی طرف متوجہ ہوئی، تو کبھی پاکستان کی طرف آئی، کبھی مصر کی تاریخی علمی درسگاہوں کا دروازہ کھٹکھٹایا، تو کبھی حجاز کے ہدی خوانوں کے پاس گئی۔ غرض رحمتِ الہی ہر طبقے اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوئی، لیکن تمام وسائل، علمی درسگاہیں، اور جدید حالات سے آگاہی کے باوجود بھی اسلام کو کہیں ٹھکانہ نہ مل سکا۔ اور ایک ہی جواب آیا کہ ان منہ زور آندھیوں میں ہم تو خود کو نہیں سنبھال سکتے۔

پھر اسلام ایک سیدھے سادھے افغانی کے پاس آیا اور کہا کہ نصف صدی جتنی مجھے ”غریب“ بنے ہوئے لیکن ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے کوئی ٹھکانہ دینے کو تیار نہیں۔ یہ سن کر، افغانی نے اپنی چادر کا ندھے پر سنبھالتے ہوئے کہا ”اگرچہ میرے پاس ان بوسیدہ کپڑوں اور اس چادر کے سوا کچھ نہیں لیکن میں جس حال میں بھی رہوں گا تجھ کو تنہا نہیں چھوڑوں گا“

یہاں تک کہ میری جان میرے جسم کو خیر باد کہہ جائے۔

پھر کیا تھا کائنات کا رب تو بس ایسے ہی سادہ لوگوں اور ایسی ہی سادہ باتوں کو پسند کرتا ہے۔ سو پسند کر لیا۔ پھر ایمان والے بھی ان کو پسند کرنے لگے، اور ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کا امام، اور قافلہ محمدیہ ﷺ کا (سر دار، سربراہ) اس قوم کو بنادیا گیا۔

ان اللہ والوں کے خلاف اسلام سے بغض رکھنے والوں کی زبانیں کتنی ہی لمبی ہو جائیں، جو ہم نے کہ وہ دوپہر میں چمکتے سورج کی طرح اٹل حقیقت ہے۔ اور عربی کی ایک کہاوت ہے لَوْمُ الْخَفَاشِ لَا يَضُرُّ الشَّمْسَ وَغَوَاءُ الْكَلْبِ لَا يُظْلِمُ الْبَدْرَ یعنی سورج کو چمکا دڑوں کے گالیاں دینے سے اس کو گہن نہیں لگا کرتا، اور چودھویں رات کے چاند پر کتوں کے بھونکنے سے چاند کا نور مائل نہیں پڑ جاتا۔

قوم افغان بھی اس سلسلہ کے لئے سورج اور چاند ہے۔ قندھار کے افغان سے نمودار ہونے والے اس چاند نے اندھیری رات کے مسافروں کو راستوں سے روشناس کرایا، اس چاند کی چاندنی نے ایک ارب بیس کروڑ انسانوں کے خاموش سمندر میں مد و جزر پیدا کیا، یہ چاند کل بھی چمکا اور آج بھی ہر اس انسان کے دل میں چمکتا ہے جو نبی ﷺ کے دین سے محبت رکھتا ہے۔ اس چاند کو ابھی بھی گہن نہیں لگا، بلکہ یہ انشاء اللہ کل دہلی کے لال قلعہ پر اپنے نور کی برسات کرتا ہوا، آگرہ کے تاج محل کو، چودھویں کی چاندنی رات میں توحید کا غسل کرائے گا اور اسی چاند و سورج کی کرنوں سے قبلہ اول پر پڑنے والے منحوس سائے ہمیشہ کے لئے چھٹ جائیں گے۔ کفر کے خوف سے ٹھنرتی اس امت کی رگوں میں اس سورج کی کرنوں سے حرارت پیدا ہوگی۔

لہذا خونِ مسلم سے روشن چراغوں کو، دجالی میڈیا کی پھونکوں سے نہیں بجھایا جاسکتا اور کسی کے تسلیم نہ کرنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہو جایا کرتی، حقیقت یہی ہے جو آنکھوں سے نظر آرہی ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کر دیتا ہے۔

اس قوم کے اندر وہ تمام چیزیں پائی گئیں جو اللہ کے انتخاب کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ جن میں غیرتِ دینی، حمیتِ ایمانی، اہل قباء کی طرح طہارت، مہمان نوازی، اسلامی شعائر سے بے انتہا

محبت، مضبوط معاشرتی نظام، جدید جاہلی تہذیب کے اثرات سے پاک رہنا وغیرہ شامل ہیں۔

غافل لوگ خوش ہوتے ہیں۔۔۔ طالبان ختم ہو گئے، ڈنڈے کے زور پر بننے والی تمہاری اسلامی حکومت مٹ گئی، لیکن اہل دل جانتے ہیں کہ طالبان ختم نہیں ہوئے بلکہ وہ آج بھی ایمان والوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی ایمان والے گھر میں، دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھ طالبان کے لئے دعائے بغیر گر جاتے ہوں۔ یہ میری جذباتیت یا عقیدت نہیں بلکہ زندہ حقیقت ہے۔ حکومت ختم ہو جانے کے بعد بھی مسلمانوں میں ان کی محبت کا یہ عالم ہے کہ جب طالبان امریکیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے جاتے ہیں، تو جیسے ہی پہلے فائر کی آواز مقامی لوگوں کے گھروں میں پہنچتی ہے تو کوئی ماں یا بہن سب سے پہلے دوڑ کر چوہے پر چائے کا بڑا دیگچہ چڑھا دیتی ہے، وہ سمجھ جاتی ہے کہ کفر و اسلام کے آخری معرکہ کے سپاہی، تمکے ہارے اسی راستے سے واپس آئیں گے تو وہ اللہ والوں کو چائے پلا کر اپنا بھی نام ان میں لکھوا لے گی۔ یہ کسی ایک گھر کی کہانی نہیں بلکہ حملے کی جگہ سے پیچھے مرکز تک ہر گھر میں اس رات شادی کا سماں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کن معرکہ میں بھی اس قوم کا بڑا حصہ رکھا ہے۔ اور اس وقت جہاد کی میزبانی اس غلطے میں پختونوں کے حصہ میں آئی ہے۔ لہذا ان پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اول جہاد کے علم کو بلند رکھنا اور خود کو ان تمام بیماریوں سے دور رکھنا جن سے فاتح قومیں متاثر ہو جایا کرتی ہیں۔ اور دوسرا اس علم کے پیچھے چلنے والے تمام قافلے کو متحد و منظم رکھنا۔

انسانی نفسیات کا مطالعہ کرنے والے یہودی دماغ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں صوبہ سرحد کے مسلمان یہود و ہنود کے عزائم کے راستے میں سب سے بڑی دیوار ہیں۔ لہذا اس دیوار کو گرانے یا کمزور کرنے کے لئے بھارت و اسرائیل کی جانب سے بہت تیزی کے ساتھ کام جاری ہے۔ اسلئے صوبہ سرحد کے اندر مساجد کے کردار کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی ضرورت ہے۔۔۔

افغان کی غیرت دیں گا ہے یہ علاج

ملا کو اس کے کوہ و دامن سے نکال دو



جنگ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا مِنْ ثَلَاثَةِ مَعَاوِلَ فَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الْمَلْحَمَةِ الْكُبْرَى الَّتِي تَكُونُ بَعْمَقٍ أَنْطَاكِيَّةَ دِمَشْقَ وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ طُورُ سِجَّاءَ . (السلسلة الواردة في المتن - ورواه أبو نعيم في حلية الأولياء ج: ٦ ص: ١٤٦)

ترجمہ: حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں (مسلمانوں) کے لئے تین پناہ گاہیں ہیں، جنگ عظیم جو کہ عمق انطاکیہ میں ہوگی، اس میں پناہ گاہ دمشق ہے، دجال کے خلاف پناہ گاہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج کے خلاف پناہ گاہ طور پہاڑ ہے۔
فائدہ: یہ روایت مرسل ہے لیکن ابو نعیم نے اس کو محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ بنت رسول ﷺ کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: ۲۔ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ الملحمة الكبرى (جنگ عظیم) ”عمق“ میں ہوگی۔ یہ وہی عمق (یا عملاق) ہے جو حلب کے قریب ہے۔

عن عبد الله بن بسر قال قال رسول الله ﷺ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْقُسْطَنْطِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ . (ابن ماجه ج: ٢ ص: ١٣٧)
ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن بسر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنگ عظیم اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح میں چھ سال کا عرصہ لگے گا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

فائدہ: جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے بارے میں دو روایتیں آئی ہیں، ایک میں جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ مہینے کی مدت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں یہ مدت چھ سال بیان کی گئی ہے۔ سند کے اعتبار سے علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں چھ سال والی روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔

نیز ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ملا علی قاری کا یہ قول نقل کیا گیا ہے ”جنگ عظیم اور خروج دجال میں سات سال زیادہ صحیح ہے۔ بمقابلہ سات مہینے کے یعنی جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال دجال نکل نکلے گا۔“

قال نافع بن عتبة قال رسول الله ﷺ تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحها الله (مسلم ج: ۴ ص: ۲۲۲۵ صحيح ابن حبان ۶۶۷۲)

ترجمہ: حضرت نافع ابن عتبہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ (میرے بعد) جزیرۃ العرب میں جنگ کرو گے، سو اللہ تعالیٰ اس کو (تمہارے ہاتھوں) فتح کرائے گا پھر تم فارس کی مملکت سے جنگ کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھی) فتح کرائے گا، پھر تم روم کی مملکت سے جنگ کرو گے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح کرائے گا، اور پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اللہ اس پر تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔“

ف۔۱۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے مکمل تاریخ اسلام بیان فرمائی ہے۔ جزیرۃ العرب اور فارس (عراق اور ایران) حضرت عمرؓ کے دور خلافت تک فتح ہو چکے تھے۔ جہاں تک روم کی فتح کا تعلق ہے تو رومی سلطنت (Roman empire) 395 عیسوی میں رومن بادشاہ تھیوڈوسس (Theodosius) کے مرنے کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی، ایک حصہ مشرقی روم جس کا دارالحکومت قسطنطنیہ (استنبول) بنا۔ رومی سلطنت کا یہ حصہ بازنطینی (Byzantine) سلطنت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور دوسرا حصہ مغربی روم جس کا دارالحکومت موجودہ اٹلی کا شہر ”روم“ بنا۔

لہذا اگر حدیث میں فتح روم سے مشرقی حصہ مراد لیا جائے تو یہ خلافت عثمانیہ کے سلطان فاتح محمدؒ کے ہاتھوں 1453 میں فتح ہو چکا ہے۔ اور اگر اس سے مکمل رومی سلطنت کی فتح مراد ہے تو وہ ابھی باقی ہے اور جلد انشاء اللہ مکمل ہوگی۔

ف ۲۔ اس حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کے یہ فتوحات جنگ کے نتیجے میں ہوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ مجاہدین کے ذریعے یہ فتوحات کرائے گا۔ ہذا ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے جو آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ کفر کو شکست جہاد کے ذریعے ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ لہذا کسی کا یہ کہنا کہ کفر نے کبھی مسلمانوں سے شکست نہیں کھائی تمام تاریخ اسلام کا تو انکار ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں، نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام کی بے شمار جانوں کی قربانی کا بھی مذاق اڑانا ہے۔ سو جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہو اس کو ایسے ملحدانہ جملے کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

مجاہدین کے نعروں سے روم (ویٹی کن شہر Vatican city) کا فتح ہوتا

عن ابی ہریرۃؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ بِمَدِينَةِ جَانِبِ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبِ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرُوهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاؤُوهَا نَرَوْهَا قُلُومٌ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِهِمْ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَنْسَقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَنْسَقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّلَاثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيُفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَفْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيحُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتَرُكُونَ مَكَلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ (مسلم ج: ۱ ص: ۲۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ نے (صحابہ سے) پوچھا کیا تم نے کسی ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف جنگل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت اٹحق کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ نہیں کر لیتے۔ چنانچہ حضرت اٹحق کی اولاد میں سے وہ لوگ (جنگ کے ارادے سے) اس شہر میں آئیں گے، تو اس شہر کے باہر (نواحی علاقے میں) پڑاؤ ڈالیں گے۔ (اور شہر کا محاصرہ کر لیں گے) لیکن وہ لوگ شہر

والوں سے ہتھیاروں کے ذریعے جنگ نہیں کریں گے اور نہ انکی طرف تیر پھینکیں گے بلکہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے اور شہر کی دو طرف کی دیواروں میں سے ایک دیوار گر پڑے گی۔ (اس موقع پر) حدیث کے راوی ثورابن یزیدؓ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ لوگ دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے تو شہر کی دوسری جانب والی دیوار بھی گر پڑے گی۔ اسکے بعد وہ لوگ تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے تو انکے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ کھلے گا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر وہ مال غنیمت جمع کریں گے، اور اس مال غنیمت کو آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک یہ آواز آئے گی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دجال نکل آیا ہے۔ چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (دجال سے لڑنے کے لئے) واپس لوٹ آئیں گے۔ (مسلم)

فائدہ: یہاں جس شہر کا ذکر ہے اس سے مراد وہ شہر ہے جہاں عیسائیوں کا بڑا پاپ ہوتا ہے۔ اس وقت عیسائیوں کا پاپ انکی کے شہر دینی کن شی میں ہوتا ہے۔

جن احادیث میں شہروں کے دروازوں اور دیواروں کا ذکر ہے تو دیواروں سے مراد حقیقی دیوار بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ دیوار سے مراد اس شہر کا دفاعی نظام ہو۔ اسی طرح دروازوں سے مراد اس شہر میں داخل ہونے والے راستے بھی ہو سکتے ہیں۔

کیا ان جنگوں میں اسرائیل تباہ ہو جائے گا؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دجال سے پہلے ہونے والی جنگوں میں اس خطہ میں موجود متحدہ دشمنوں کو مکمل طور پر شکست ہو جائے گی؟ اگر مکمل شکست ہوگی تو اسرائیل رہے گا یا ختم ہو جائیگا؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو احادیث میں غور کرنے کے بعد یہ بات زیادہ مناسب لگتی ہے کہ اس خطہ میں موجود دشمن مکمل طور پر شکست کھا جائے گا۔ کیونکہ صحیح احادیث میں یہ آیا ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں مکمل امن و امان اور خوشحالی ہوگی۔ اور یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ جب دشمن ان علاقوں سے ہٹ جائے۔ نیز فتح قسطنطنیہ اور فتح روم والی حدیثیں بھی اس بات کی

تائید کر رہی ہیں کہ عرب کے خطے میں موجود دشمن شکست کھا جائے گا۔ اب رہا اسرائیل کا مسئلہ تو یہ واضح ہے کہ جب کافروں کی متحدہ فوجوں کو مار پڑی تو اس میں اسرائیل کی قوت بھی ختم ہو جائے گی۔ دجال کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا^۱ ممکن ہے جب کفر کو واضح شکست ہو جائے تب دجال غصہ کی حالت میں نکلے اور شکست خوردہ کفریہ طاقتیں دوبارہ اس کے ساتھ اکٹھا ہو جائیں گی۔ یہاں ہم خود یہودی کتابوں سے مختصر حوالے پیش کر رہے ہیں جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کی ناپاکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسرائیل کو تباہ و برباد کر دے گا۔

اگرچہ یہود ان آیات میں تاویلیں کرتے ہیں۔ اسرائیل میں واپسی کے جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں اس دن کے بارے میں خود انکی کتابوں میں بڑا عجیب و غریب نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن یہودی اپنی فطری چال بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکو غلط معنی پہنا کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ انکی کتاب ایزاخیل میں ہے:

”پھر اللہ کہتا ہے کہ کیونکہ تم لوگ میرے نزدیک کھوٹے سکے ثابت ہوئے ہو، اسلئے تمہیں یروشلیم میں جمع کرونگا جیسے لوگ سونا، چاندی، ہن، لوہا اور کانسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں، اسی طرح میں بھی تمہیں غصے اور غضب کے درمیان جمع کرونگا، اور پھر تمہیں پکھل دوں گا، میں تم پر اپنے غضب کی آگ بھڑکا دوں گا اور تم اس میں پکھل جاؤ گے پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر اپنا غضب نازل کیا ہے۔“ (22:19-22)

انکی کتاب جرمیہ (jeremiah) میں اس سے بھی سخت تنبیہ آئی ہے:

”انکی تباہی اور سزا کے اعلان کے بعد، جس کے بعد انکی لاشیں کھلے آسمان تلے ڈال دی جائیں گی، جہاں گدھ اور کیڑے مکوڑے ان کو کھا لینگے حتیٰ کہ انکے بادشاہوں اور لیڈروں کی ہڈیاں بھی گل جائیں گی، اور زمین پر کوڑے کرکٹ کی طرح پھیل جائیں گی۔ (8:3)

حاشیہ: حضرت خضہؑ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا۔

یہودی اپنے یرושلم میں جمع ہونے کو اپنی آزادی اور فتح کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ انکی کتابوں کے مطابق یہ دن انکی تباہی اور بربادی کا دن ہوگا۔ اور اسرائیل کے موجودہ حالات بھی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انکا اسرائیل میں آباد ہونا انکی بربادی کا سبب ہے۔ آئے دن کتنے یہودی اسرائیل کی سڑکوں پر کتے بلیوں کی طرح مردار ہوتے نظر آتے ہیں۔ وہ یہودی جو تمام دنیا سے بڑی امیدیں اور بہت تکبر و نخوت کے ساتھ اسرائیل آئے تھے آج انکے خوابوں کی زمین ہی انکے لئے زندہ قبرستان ثابت ہو رہی ہے۔

ان کی کتاب 'یرمیا' میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "درختوں کو کاٹ دو اور یرושلم کے خلاف ایک قلعہ بناؤ۔ یہ وہ شہر ہے جسے سزا دی جائے گی۔ اس کے اندر ظلم بھرا ہوا ہے، جیسے کہ کسی چشمے سے پانی ابل رہا ہو اسی طرح سے اس کے اندر سے ظلم ابل رہا ہے۔ اس میں سے تشدد اور نافرمانیوں کی آوازیں آرہی ہیں اور مجھ (خدا) کے سامنے زخموں اور دکھوں کی مسلسل کراہیں آرہی ہیں۔"

"اے صیہون کی بیٹی! لودیکھو شمال کی جانب سے ایک قوم اٹھ رہی ہے۔ اسی طرح زمین کے آخری حصے سے بھی ایک قوم اٹھائی جائے گی۔ ان کے پاس تیر اور کمان ہوں گے۔ یہ لوگ رحم سے عاری ہیں۔ ان کی آوازوں میں سمندر کی دھماکا ہے۔ گھوڑوں پر سوار یہ دوڑ رہے ہیں جیسے کہ وہ تمہارے خلاف لڑنے آرہے ہوں۔"

انکی کتاب زینے نیاہ (Zephaniah) میں ہے:

"تم لوگ خود کو اکٹھا کرو۔ ہاں، اکٹھا کرو خود کو تم لوگ! اے اللہ کے ناپسندیدہ انسانوں! قبل اسکے کہ اللہ کا فیصلہ آجائے یا دن بھوسے کی طرح گزر جائے یا اللہ کا غضب تم پر نازل ہو جائے یا قبل اسکے کہ اللہ کے غضب کا دن تمہارے سامنے آجائے۔"

اس ناپاک قوم کے بارے میں آخری اقتباس ایزاخیل سے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ یہودیوں کی غلامی کرنے والوں کو پتہ لگے کہ انکے آقا کتنی "معزز" اور مہذب قوم ہیں۔ ایزاخیل میں ہے:

”تم لوگوں نے میری مقدس چیزوں کو خراب اور میرے بہت سے احکامات کو روندنا ہے۔ تیرے اندر ہی وہ لوگ ہیں جو خون بہانے کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ تیرے اندر ہی وہ کروہ قبحہ خانے (Pub) چلاتے ہیں۔ تیرے اندر ہی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے باپوں کی شرم و حیا والی جگہوں کو کھولتے ہیں۔ تیرے ہی اندر کے لوگ حائضہ عورتوں سے لطف اٹھاتے ہیں۔ کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، کوئی اسکی بہن سے بدکاری کرتا ہے، کوئی دوسرا اسکی سالی سے طوط ہوتا ہے۔ اور کوئی اپنے باپ کی بیٹی (یعنی) اپنی بہن کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ سود لیتے ہیں اور بھلتے پھولتے ہیں۔ انکے مذہبی رہنماؤں نے میری ہدایات پر طمع کاری کی ہے۔ وہ اس عمل کے ساتھ لوگوں کو غلط ہدایات جاری کرتے ہیں اور انکے لئے میرے نام پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ یہی خدا کا فرمان ہے حالانکہ اللہ نے کبھی ایسا فرمان جاری نہیں کیا۔“ (ایزاخیل 22:1-19)

قرآن کریم میں ہے **فَإِذَا جَاءَ وَغَدُ أُولَٰئِكَ مَعَكُمْ** عباداً لنا اُولیٰ بائس شدید **فَجَاسُوا بَغْلًا الذِّیَارَ** (اے بنی اسرائیل) تو جب ان دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آئیگا تو ہم تم پر اپنے ایسے جنگجو بندے بھیجیں گے سودہ بستیوں میں گھس جائیں گے۔ ان جنگجوؤں کی یہی صفات اُس حدیث میں بیان کی گئیں ہیں جو خراسان سے لشکر آئیگا۔ اور کافروں سے قتل کریگا۔

کافروں کے جدید بحری بیڑے

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سمندر کے کسی جزیرے میں ایک قوم ہے جو نصرانیت کی علمبردار ہے، ہر سال وہ ایک ہزار جہاز تیار کرتے ہیں، اور (جہاز تیار کرنے کے بعد) کہتے ہیں کہ اللہ چاہے نہ چاہے تم ان جہازوں پر سوار ہو جاؤ، راوی کہتے ہیں کہ جب وہ سمندر میں انکو ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجتا ہے جو انکے جہازوں کو تباہ کر دیتی ہے، راوی کہتے ہیں کہ وہ بار بار جہاز بناتے ہیں (اور یہی سلسلہ ہوتا ہے) تو جب اللہ تعالیٰ یہ معاملہ مکمل فرمانا چاہیگا تو ایسے جہاز بنائے جائیں گے کہ اس سے پہلے کبھی سمندر میں ایسے جہاز نہیں چلے ہوئے، پھر یہ لوگ کہیں کے انشاء اللہ تم سوار ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائیں گے۔ وہ قسطنطنیہ سے گذریں گے فرمایا کہ

حاشیہ: دی ڈے آف ریجھ (The Day of Wrath) از ڈاکٹر سفر الحوالی کے اردو ترجمے ”یوم الغضب“

قسطنطنیہ والے ان سے خوف زدہ ہو جائیں گے، وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ تو یہ کہیں گے کہ ہم نصرانیت کے علمبردار ہوگے ہیں اس قوم کی طرف ہم جارہے ہیں جس نے ہمیں ہمارے آباؤ اجداد کے ملک سے نکالا ہے، کعبہ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ والے اپنے جہازوں سے انکی مدد کریں گے، آگے فرمایا کہ پھر یہ ”عکا“ کی بندرگاہ پر آئیں گے اور وہاں کشتیوں کو نکال کر جلا دیں گے، اور کہیں گے یہ ہماری اور ہمارے باپ داداؤں کی سرزمین ہے۔ حضرت کعبہ نے فرمایا اس وقت امیر المؤمنین بیت المقدس میں ہونگے، چنانچہ (امیر) مصر والوں سے، عراق والوں سے اور یمن والوں سے امداد طلب کرنے کے لئے قاصد بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد مصر والوں کا یہ پیغام لیکر آئیگا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سمندر والے لوگ ہیں (یعنی ہماری سرحدیں سمندر میں ہیں) اور سمندر سرکش ہے (یعنی طاقت ور دشمن سمندر میں آیا ہوا ہے) سو اہل مصر انکی (امیر کی) مدد نہیں کریں گے، انکا قاصد اہل عراق کا جواب لیکر آئیگا اور کہے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سمندر والے ہیں اور سمندر سرکش ہے، لہذا وہ بھی امداد نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ یمن والے اپنی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور انکی مدد کریں گے۔ حضرت کعبہ نے آگے بیان کیا کہ اس خبر کو چھپایا جائیگا، راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد ”حمص“ (Hims شام کا مشہور شہر) سے گذریگا۔ وہاں صورت حال یہ ہوگی کہ حمص میں موجود غمی لوگوں نے (یعنی کافروں نے۔ راقم) وہاں کے مسلمانوں کو جک کر رکھا ہوگا، اس بات کی خبر یہ قاصد مسلمانوں کے امیر کو دیگا، وہ کہیں گے کہ اب ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، صارفہ ہر شہر میں مسلمانوں کو جک کیا جا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ حمص والوں کی جانب بڑھیں گے۔ چنانچہ ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی اونٹوں کی دم پکڑ کر بیٹھ جائیں گے (یعنی جہاد میں نہیں جائیں گے) اور لوگوں میں شامل ہو جائیں گے، اور ایسی گم نام سرزمین میں مریں گے (جہاں انکی کسی کو خیر خبر بھی نہ ہوگی)۔ آگے فرمایا کہ نہ تو یہ اپنے گھر والوں کے ہی پاس جاسکیں گے اور نہ ہی جنت دیکھ سکیں گے۔ (اور باقی) ایک تہائی فاتح ہونگے۔ پھر لبنان کے پہاڑ میں کافروں کا پیچھا کرتے ہوئے خلیج تک پہنچ جائیں گے۔ اور امارت ان ہی کے سپرد ہو جائے گی جو لوگوں کے میر تھے۔ جہنم اٹھانے والا جہنم اٹھائیگا، اور جہنم کے کوکاڑہ دیگا، اور صبح کی نماز کا وضو کرنے کے لئے پانی کے پاس آئے گا، راوی کہتے ہیں پانی ان سے دور چلا جائیگا۔ وہ اس

بصد اسیسے اور پانی ۵ پیچا رے رے اس تارے نو پار رجا سے۔ (دوہاں تھی ۸) پھر
جھنڈا گاڑ دینگے، پھر اعلان کریں گے کہ اے لوگو اس خلیج کو پار کر جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہارے لئے
سمندر کو اسی طرح پھاڑ کر راستہ بنا دیا ہے جیسے بنی اسرائیل کے لئے کیا تھا۔ چنانچہ لوگ سمندر پار کر
جائیں گے۔ (السنن الواردة فی الفتن ج: ۶ ص: ۱۱۳۶)

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ نعم ابن حمار نے اپنی ”الفتن“ میں بھی نقل کی ہے۔

ف: ۱: جب پہلی بار مسلمانوں کے امیر سے پانی دور جائیگا تو وہ وضو کرنے کے لئے اس کے
پیچھے جائیں گے پھر دور جائیگا پھر پیچھے جائیں گے، اس طرح کافی دور تک پانی کے پیچھے جائیں گے، لیکن
سمجھ نہیں پائیں گے کہ یہ کیوں دور جا رہا ہے۔ اس طرح جب ایک کنارہ پار کر جائیں گے تو پھر سمجھ جائیں گے کہ
یہ تو اللہ نے سمندر میں انکے لئے راستہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ وہ لوگوں کو بتائیں گے اور تمام لوگ سمندر پار
کر جائیں گے۔

ف: ۲: جنگِ خلیج (۱۹۹۱) کے وقت امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے بحری بیڑے جس انداز
میں دنیا کے سامنے آئے۔ اس سے پہلے ایسے بحری جہاز کبھی سمندر کی پشت پر نظر نہیں آئے
تھے۔ البتہ اس بات کا کچھ علم نہیں کہ یہ انکی پہلی کوشش تھی یا اس سے پہلے بھی یہ کفار بحری بیڑے
بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور وہ تباہ ہوئے ہوں؟

اہل مغرب میں یہ خوبی ہے کہ وہ ٹاکامیوں پر دل برداشتہ ہو کر بیٹھ نہیں جاتے بلکہ ان سے
سبق حاصل کرتے ہیں اور پھر دوبارہ اپنے مقصد کو پورا کرنے میں ڈٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ نبی
کریم ﷺ نے ان کی ان اچھی عادات کو یوں بیان فرمایا ہے ”مستور و قرشی نے حضرت عمرو ابن
العاصؓ کے سامنے فرمایا کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی
جب رومیوں (اہل مغرب) کی اکثریت ہوگی۔ اس پر عمرو ابن العاصؓ نے کہا کہ غور کرو تم کیا کہہ
رہے ہو؟ مستور و قرشی نے کہا میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے۔ پھر حضرت
عمروؓ ابن العاصؓ نے (پھر) کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو (یہ بھی سن لو کہ) انھیں میں یہ چار عادات بھی

ہیں۔ فتنے کے وقت وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار ہوتے ہیں۔ (۲) اور کسی مصیبت کے بعد (دوسروں کے مقابلے) بہت جلد سنبھلنے والے ہوتے ہیں۔ (۳) بھاگ جانے کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوتے ہیں۔ (۴) اور وہ مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے بہت خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اور پانچویں بہترین خوبی ان کی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ رد کرنے والے ہوتے ہیں۔ (مسلم جزء ۴ ص ۲۲۲۲ للتاریخ الکبیر ج ۸ ص ۱۶)

اس لئے کوئی بعید نہیں کہ وہ کئی سالوں سے بحری بیڑے بنا رہے ہوں اور ہر بار اللہ تعالیٰ انکے بیڑے تباہ کر دیتا ہو۔ چونکہ میڈیا انکے ہاتھ میں ہے لہذا ان کی مرضی کے بغیر کوئی خبر کم ہی باہر آتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے ہاتھوں اس طاقتور کفر کو تباہ کرانے کا ارادہ کیا تو انکو جزیرۃ العرب میں لے آیا۔ اور عالمی کفر اپنی قوت اور بحری بیڑوں کے ساتھ اتر آتا ہوا آیا ہے۔

اس بحری بیڑے میں ابراہیم لنگن نامی جہاز بھی ہے۔ یہ طیارہ بردار (Air Craft Carrier) جہاز ہے۔ یہ پانی پر تیرتا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس جہاز کی لمبائی 1108 فٹ اور چوڑائی 257 فٹ ہے۔ اس میں 5,500 افراد کی رہائش کے لئے کوارٹر بنے ہوئے ہیں۔ جو تین مہینے تک اس میں بغیر کسی باہر کی مدد کے رہ سکتے ہیں۔ اس جہاز کا اپنا ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن ہے۔ اپنا ڈاکخانہ اور دو بار برشاپ ہیں۔ اس میں دو نیوکلیئرری ایکٹر بھی ہیں۔ اس میں 80 جنگی طیارے ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔ اور ایک منٹ میں چار طیارے حملے کے لئے پرواز کر سکتے ہیں۔ جہاں تک سمندر کے جزیروں کا تعلق ہے، جہاں کے لوگ نصرانیت کے علمبردار ہیں، تو اس میں اس وقت سرفہرست امریکہ و برطانیہ ہیں۔ ان کے جزیروں میں کتنے ہی جزیرے ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں باہر کی دنیا کو ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی۔ اس کے علاوہ بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) میں کتنے ہی گمنام جزائر ہیں جہاں کفر کی خفیہ سرگرمیاں جاری ہیں اور دنیا و اہل کو کچھ پتہ بھی نہیں لگ پاتا۔ اسی طرح کے ایک علاقے کے بارے میں یہاں مختصر بیان کریں گے جو قارئین کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔

برمودا ٹکون (Bermuda Triangle)

یہ علاقہ بحر اوقیانوس میں کیوبا سے پہلے پورٹی ریکو (Port ncho) کے قریب ہے۔ اس کے بارے میں آج تک عجیب و غریب باتیں سننے میں آتی رہی ہیں، لیکن باوجود بہت سی تحقیقات کے ابھی تک کوئی بھی تحقیق مکمل طور پر منظر عام پر نہیں لائی گئی ہے۔ اس بات سے ہی اس علاقے کی پراسراریت کا پتہ چلتا ہے۔ اب تک یہاں بے شمار جہاز غائب ہو چکے ہیں، جب ان کا پتہ لگانے کے لئے طیارے اس علاقے کے اوپر پہنچے تو طیارے بھی غائب ہو گئے۔ ہر غائب ہونے والی جہاز کی داستان سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

پہلا واقعہ جو باہر کی دنیا کے سامنے آیا وہ 1874 میں غائب ہونے والا پہلا جہاز تھا۔ اس میں موجود تین سو سے زیادہ افراد مع کمپن کے لاپٹہ ہو گئے اور جہاز بغیر کمپن کے بحفاظت ساحل پر پایا گیا۔ ایک مرتبہ جہاز کے تمام مسافر ساحل پر دیوانگی کے عالم میں پائے گئے اور ان کا جہاز اس علاقے میں غائب ہو گیا، مسافروں کے بقول جہاز جب اس علاقے میں پہنچا تو ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا پھر سکے بعد انھیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کس طرح ساحل پر پہنچے۔ اس طرح ہوائی جہازوں کے ساتھ بھی حیران کن واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ ہر واقعہ کے بعد تحقیقاتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں لیکن کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ کو منظر عام پر نہیں آنے دیا گیا۔ بلکہ دنیا کی توجہ حقائق سے ہٹانے کے لئے عالمی دھوکہ بازوں نے افسانہ نگاروں کے ذریعے ایسی دیو مالائی (Mythical) کہانیاں بیان کرائیں کہ دنیا اسکی دیو مالائیت میں ہی گم ہو کر رہ گئی، اور اس طرح ابلیس کے چیلوں نے حقائق کو دنیا سے چھپائے رکھا۔

اس علاقے کے بارے میں ایک بات مشترکہ طور پر کی جاتی ہے کہ اکثر اس جگہ پانی کے اندر سے آگ نکلتی اور پھر پانی میں آگ داخل ہوتی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ ابلیس قوتوں کی خفیہ سرگرمیوں اور عالمی مکاروں کی مکاریوں کا جائزہ لیا جائے تو اس بات کے کافی شواہد ملتے ہیں کہ یہ علاقہ عالمی کفریہ قوتوں کا کوئی خفیہ ٹھکانہ ہے جہاں وہ کردہ اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس اپنا تخت سمندر میں بچھاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ابلیس کا تخت یہ

لسکا مرکز ایسا علاقہ ہوگا جو کفر کا گڑھ ہو۔ نیز قرآن وحدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ ابلیس اپنے ان دوستوں کو جو انسان ہیں، مشورے دیتا ہے۔ حتیٰ کہ جب ضرورت پڑتی ہے تو خود انسان کی شکل میں آکر ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ جنگ بدر میں ابلیس بنو کنانہ کے سردار سراقہ ابن مالک کی شکل میں ابو جہل کے ساتھ موجود تھا اور ابو جہل کو جنگ کرنے کے لئے مسلسل بھڑکار رہا تھا۔

ابلیس کا مرکز سمندر میں کہیں ایسے علاقہ سے قریب ہونا چاہئے جہاں سے اس وقت تمام ابلیسی منصوبے پر دان چڑھ رہے ہیں۔ یرمودا کنون امریکہ سے قریب ہے اور امریکہ اس وقت عالمی کفر کا مرکز بنا ہوا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ یرمودا کا علاقہ ابلیس کا مرکز ہو اور یہاں سے وہ اپنے شیطانوں جن ہوں یا انسان، سے کارگزاری سننے کے بعد انکو ہدایات دیتا ہو۔ اور دنیا والوں کو اس سے دور رکھنے کے لئے انھوں نے اس علاقے کو دہشت کی علامت بنا دیا ہے۔ اور جو تحقیقات ہوئی بھی ہیں ظاہر ہے وہ بغیر عالمی قوتوں کی مرضی کے ہاں نہیں آسکتیں۔

اس بحث کی روشنی میں امریکی صدر بش کا وہ بیان جو اس نے اپنے نبی ہونے کے بارے میں دیا اور کہا کہ مجھے براہ راست خدا سے ہدایات ملتی ہیں، تو کوئی بعید نہیں کہ ابلیس اس کو براہ راست ہدایات دیتا ہو۔ یا پھر دجال اس کو کسی اور جگہ سے براہ راست ہدایات دیتا ہو۔

دجال کا ہم نے اسلئے کہا کہ عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ نظریہ ہے کہ دجال اپنے منظر عام پر آنے سے پہلے اپنے لئے ماحول سازگار کرے گا اور اپنی مخالف قوتوں کو پیچھے رہ کر اپنے ایجنٹوں سے ختم کرائے گا۔ یرمودا کے بعد ہم پھر حدیث کی طرف آتے ہیں۔

ف ۳: مذکورہ حدیث میں آگے یہ ہے کہ قسطنطینیہ والے انکی مدد کریں گے، موجودہ دور میں دیکھا جائے تو ترکی پر اس طبقے کی حکمرانی ہے جو اپنے دلوں میں مسلمانوں سے زیادہ کفار کی محبت رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکمل عی کافروں کے قبضے میں چلا جائے۔

دوسرا باب

دجال کا بیان

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی رہی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہو گئے تو بچپن ہی سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوفناک کردار آپکے لاشعور میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی تھی۔ لیکن اب شاید صورت حال تبدیل ہو رہی ہے اور ”جاہلی تہذیب“ نے آج کی ماؤں کو اس اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروج دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے۔ لہذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تاکہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ

دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیشن گوئیاں بیان کی جائیں۔ تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پس منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آ سکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔ وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کرے گا ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم

کرے گا۔ دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا۔ تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اور ہر طرف امن و امان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ انکی کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے ”اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ۔ اے یروشلم کی بیٹی مسرت سے چیخو، دیکھو تمہارا بادشاہ آ رہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے نخریا گدھی کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلم سے گھوڑے کو علیحدہ کروں گا۔ جنگ کے پرتوڑ دئے جائیں گے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی (زکریا 9-10)

”اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کروں گا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا رہے ہوں اور انہیں انکی اپنی سر زمین میں جمع کروں گا۔ میں انہیں اس سر زمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدوں گا اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کرے گا۔“ (ایزاخل 22-21-37)

سابق امریکی صدر ریگن نے ۱۹۸۳ میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے نام ڈاٹن سے بات کرتے ہوئے کہا ”آپ کو علم ہے کہ میں آپکے قدیم تنفیروں سے رجوع کرتا ہوں۔ جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے۔ اور آرمیگڈون کے سلسلے میں یوشن گونیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں۔ اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین کیجئے (یہ یوشن گونیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔“

صدر ریگن نے مہشر چرچ کے جم بیکر سے ۱۹۸۱ میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”فورا سوچئے کم سے کم ہیں کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے۔ اور کروڑوں مغرب سے ہونگے سلطانیت روما کی تجدید نو کے بعد (یعنی مغربی یورپ) پھر عیسیٰ مسیح (یعنی دجال۔ راقم) ان پر حملہ کریں گے۔ جنہوں نے انکے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کریں گے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ وہ گھوڑوں کی

حاشیہ ۱ آرمیگڈون لفظ میگڈو سے نکلا ہے یہ جگہ تل ابیب سے 55 میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان واقع ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر 2)

باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائیگی۔

پال فنڈ لے کہتا ہے "ایسی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

"تقدیر عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالمگیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا۔ جسے سیٹلائٹ کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائیگا۔ (ٹی وی پر انجیل قیصر ہلٹن، مسکن)

مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے۔ جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔ (سابق پینز مارک بیٹ فیلڈ)

(Forcing god's hand) کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں کہ "ہمارے گائڈ نے قبۃ الصخر (Tomb stone) اور مسجد اقصیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائیں گے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آگیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کر رہے ہیں وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کر رہے ہیں ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائیں گے۔ (ممکن ہے یہ وہی تيجان یا سيجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔ راقم

وہ آگے لکھتی ہیں)" (ہمارا گائڈ کہتا ہے) ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آپہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کنز یہودی مسجد کو بم سے اڑا دیں گے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کرے گی کہ وہ درمیان میں مداخلت کریں۔

۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبرنامہ کی ویب سائٹ پر دکھایا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ اسکا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبرنامہ میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آ گیا ہے۔ خبرنامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ محمدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔ (بحوالہ Forcing god's hand ترجمہ خوفناک جدید صلیبی جنگ)

”میں نے لینڈ اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ تو اس یہودی نے فوراً کہا ”ٹھیک بالکل یہی بات ہے ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی سر زمین سے نکال دیں گے اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سر نو تعمیر کریں گے۔ (خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہو جائے گا (book of revelation) الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے دریائے فرات خشک ہو جائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائیگی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔

امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری وڈ آؤٹ وار (Victory without war) میں لکھا ہے کہ ۱۹۹۹ تک امریکی پوری دنیا کے حکمران ہونگے اور یہ فتح انھیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہونگے اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات کو مکمل کرنے تک ہے اسکے بعد نظام مملکت مسیح چلائیے۔

”لاکھوں بنیاد پرست (Fundamentalist) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ اگلی زندگی میں ہی شروع ہوگا۔ اور اگرچہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انھیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا۔ پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کر دئے جائیں گے جو

دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جاسکتی ہے۔ اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیار یوں کی اتنی پر جوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں کے ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئندہ ہوگی اور جسکی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرکچن اپنے آپ کو اتنی پختگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔

(ذہن تھامس کی تصنیف The end of time' faith and fear with shadows of millenium "ہنگر لکھتا ہے۔

"عرب دنیا ایک عیسیٰ دشمن دنیا ہے (دیرینہ ہنگو کیا یہ آخری صدی ہے Is this the last century)

کسی نجات دہندہ کیلئے عیسائی بھی مختار ہیں اور یہودی اس معاملے میں سب سے زیادہ بے یمن ہیں۔ قیام اسرائیل 1948 اور بیت المقدس پر قبضے 1967 سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے اے خدا یہ سال یروشلیم میں۔ جبکہ اب وہ دعا کرتے ہیں اے خدا ہمارا مسیح جلد آ جائے۔

غرض جو پیشین گوئیاں عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں یہودی انکو دجال کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں عیسائیوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں اور مسلمان Anti Christ یعنی مسیح مخالف ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے مختار ہیں جبکہ یہودی جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ دجال ہے جس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ اسلئے عیسائی برادری کو موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ یہودیوں کا۔ کیونکہ یہودی انکے پرانے دشمن ہیں۔

یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، عالم کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ موجودہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے بعد انکا مسیح موعود (یعنی دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں، جس میں سابق فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے، بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

- ۱۔ میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) برا اور راست خدا سے قوت حاصل کی ہے۔
- ۲۔ خدا نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی۔ اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو حل کروں اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کر دوں گا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دوں گا۔

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کر رہے ہیں یا ان سے خود کو لا تعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے I am messenger of God میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو برا اور راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے، **وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ** اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔ اس طرح بش اس وقت دنیا کا سب سے بڑا کذاب (جھوٹ بولنے والا) ہے۔

فری تھٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے کہ ”صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی



نہیں دیکھا۔ وہ ایک مذہبی مشن پر ہیں، اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔“

جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا God is not neutral in this war on terrorism کہ خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانبدار نہیں ہے۔

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب ”دی رائٹ مین“ (The Right Man) میں لکھتا ہے ”اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈر (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔“

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا رد عمل نہیں بلکہ بش ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔ جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا کہ ”میں اگر تقدیر کے لکھے پر، جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے، یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔“

بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان کے ہر بیان اور ہر اتر دیو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک مسیحک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔ واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (Jesus) کے بجائے مسیحا (Messiah) یعنی دجال کا انتظار کرتے ہیں۔ لہذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے اور الفاظ کا یہ ہیر پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ فتنہ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرا

دیا؟ خوف ناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہؓ کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔
 مہی بہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا، کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت
 حال سمجھ میں نہیں آئیگی گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ
 لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے گا۔ انسانیت کے
 دشمنوں کو نجات دہندہ اور نجات دہندہ کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ ﷺ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا علیہ ناک نقشہ اور ظاہر
 ہونے کا مقام تک بیان فرمایا۔ لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص نے
 بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے بار بار یہ کہہ کر بیان فرمایا کہ
 بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کو سمجھو اس میں غور کرو اور اس کو
 دوسروں تک پہنچاؤ۔

دجال سے پہلے دنیا کی حالت

عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ إِنَّ أَمَامَ الدَّجَالِ سِتِينَ خَدَاعَةً
 يُكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْحَايِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا
 الْأَمْسُ وَيَتَكَلَّمُ الرُّؤْيِيَّةُ مِنَ النَّاسِ قَوْلًا وَالرُّؤْيِيَّةُ قَالَ الْفَرُوسِيُّ يَتَكَلَّمُ فِي
 أَمْرِ الْعَاقِبَةِ. (مسند احمد ۱۳۳۶۔ مسند ابی یعلیٰ ۳۷۱۵۔ المسند الواردة في الفتن)

ترجمہ حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 دجاں کے خروج سے پہلے چند سال دھوکہ دہی کے ہونگے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائیگا اور جھوٹے
 کو سچا بنایا جائیگا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنادیا جائے گا اور امانت دار کو خیانت کرنے والا
 قرار دیا جائے گا۔ اور ان میں رو بہ بات کریں گے۔ پوچھا کیا رو بہ کون ہیں؟ فرمایا گھٹیا
 (فاسق و فاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں بولا کریں گے۔

حاشیہ: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز مسند ابی یعلیٰ کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

قائدہ ۱: اس دور پر یہ حدیث کتنی مکمل صادق آتی ہے۔ نام نہاد ”مہذب دنیا“ کا بیان کردہ وہ جھوٹ جس کو ”پڑھے لکھے لوگ“ بھی سچ مان چکے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتاب لکھی جائے تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قضا کو پہنچ جائے، لیکن انکے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو۔ اور کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی ”انصاف پسند“ میڈیا نے اپنی لغو علی اور فریب کی اتنی تہیں جمادی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اسکو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

قائدہ ۲: مذکورہ حدیث میں عداۃ کا لفظ ہے۔ اسکے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے ”ان سالوں میں بارشیں بہت ہوگی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے۔“

عن عُثْمَرَ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ قَالَ إِذَا صَارَ النَّاسُ فِي فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا يَفَاقِي فِيهِ فُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُم فَانْتَظِرُوا الذَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ ۚ (ابو داؤد ج: ۴ ص: ۹۴ مستدرک ج: ۴ ص: ۵۱۳، الفتن نعم ابن حبان)

ترجمہ حضرت عمیرؓ ابن ہانی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (یعنی اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا اظہار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔

قائدہ ۳: اللہ رب العزت کی حکمتیں بہت نرالی ہیں۔ وہ جس سے چاہے کام لے لیتا ہے۔ مسلمان خود تو یہ دونوں خیمے (مومن اور منافق والا) نہ بنا سکے البتہ اللہ نے کفر کے سردار کے ذریعے یہ کام کروادیا۔ یہودیت کے خادم صدر ریش نے خود اعلان کر دیا کہ کون ہمارے خیمے میں ہے اور کون ایمان والوں کے خیمے میں رہنا چاہتا ہے۔ کافی بڑی تعداد تو ان دونوں خیموں میں شامل ہو چکی ابھی کچھ باقی ہیں، لیکن محمد ﷺ کا رب یہ کام مکمل فرمائے گا اور ضرور فرمائے گا۔ اب بالکل

حاشیہ ۱: ابو داؤد کی اس روایت کو علامہ البانیؒ نے اسلسلۃ الصحیحہ میں صحیح کہا ہے۔ مستدرک کی روایت امام ذہبیؒ کے نزدیک صحیح ہے۔

واضح ہو جائے گا کہ کون ایمان والا ہے اور کس کے دل میں ایمان والوں سے زیادہ اللہ کے دشمنوں کی محبت چھپی ہوئی ہے۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ وہ کس خیمے میں ہے یا کس خیمے کی جانب اس کا سفر جاری ہے۔ خاموش تماشاویوں کی نہ تو ابلیس اور اسکے اتحادیوں کو ضرورت ہے اور نہ ہی محمد عربی ﷺ کے رب کو ان سے کوئی سروکار ہے۔ یہ معرکہ کا فیصلہ کن مرحلہ ہے لہذا کسی ایک طرف تو ہر ایک کو ہونا پڑیگا۔

یہ وہ وقت ہے جس میں ہر فرد ہر تنظیم اور ہر جماعت اسی جانب جھکتی جائے گی جس کے ساتھ اسکو عقیدت و محبت ہوگی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

أَمْ خَشِيبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ.

ترجمہ: کیا جن کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ انکے (دلوں میں چھپے ہوئے) کینہ کو ظاہر نہیں کریگا۔ (بلکہ اللہ ضرور انکے کینہ و حسد کو ظاہر کرے گا)۔

ہر ملک میں یہود کے ذریعہ چلائی جانے والی جماعتیں اب یہودی مفادات میں ایک زبان ہو جائیں گی اور بہت سی ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں گی جن جماعتوں کی ڈور فریسن کے ہاتھ میں ہے اب وہ ایک ساتھ انکے مشن کے لیے متحرک نظر آئیں گی اور جو آواز یہودی مذہبی پیشواؤں (رہبی) کے منہ سے نکلے گی وہی باتیں ان تنظیموں، جماعتوں اداروں اور افراد کی زبانوں سے کہی جائیں گی۔

عَنْ بَنِي عُصْرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْحَظِيمِ مَعَ خُذِيفَةَ فَذَكَرَ حَدِيثًا ثُمَّ قَالَ لَتُنْقَضَنَّ عَرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ عُرْوَةٍ وَلَيَكُونَنَّ أَيْمَةُ مُضِلُّونَ وَلَيُخْرِجَنَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الدَّجَالُونَ الثَّلَاثَةَ فَلَسْتُ بِأَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَدْ سَمِعْتُ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِيَّةٍ أَصْبَهَانَ . . . هَذَا صَحِيحُ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ (مسندك ج: ۴ ص: ۵۷۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں حطیم میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھا انھوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہونگے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ (حذیفہؓ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ ہی سے سنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نائی بستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے ”تین چھین ہوگی جس کو اہل مشرق و اہل مغرب سنیں گے.... (اے عبداللہ) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضرت حذیفہؓ سے) دریافت کیا، اپنے پیچھے والوں (اہل و عیال) کی حفاظت کس طرح کروں گا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں، حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھروالے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جاسکیں؟ فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کر سکیں تو پھر؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اے ابن عمر! خوف، فتنہ و فساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے ابو عبداللہ (حذیفہؓ) کیا اس فتنہ و فساد سے کوئی نجات ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ و فساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔

قائدہ۔ آپ ﷺ نے ایک اور حدیث کے اندر اپنی امت کے بارے میں دجال کے علاوہ جس فتنے کا ذکر کیا ہے وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔ (رواہ ابو داؤد الطیالسی)

دجال کے وقت انکی کثرت ہوگی اور یہ قائدین دجالی قوتوں کے دباؤ یا لالچ میں آکر خود تو حق سے منہ موڑینگے ہی اپنے ماننے والوں کو بھی حق سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں

تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے دجال کا بیان فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پہلے تین سال ہونگے۔ (جنسی تفصیل یہ ہے) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا، اور زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہذا کھر والے اور داڑھ والے مویشی سب مرجائیں گے۔ (یعنی قحط سالی کی وجہ سے ہر قسم کے مویشی ہلاک ہو جائیں گے)۔ (المعجم الکبیر ۴۰۶، مسند احمد)

قائدہ: مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند اہل ابن راہویہ کی روایت میں ہے کہ تَرَى السَّمَاءَ تُمَطِّرُ وَهِيَ لَا تُمَطِّرُ وَتَرَى الْأَرْضَ تَنْبُثُ وَهِيَ لَا تَنْبُثُ کہ تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برساتا رہا ہوگا، اور تم زمین کو پیداوار اگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اگارتی ہوگی۔

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بارش بھی برے سے اور زمین پیداوار بھی اگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ عالمی زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس پر بحث ہم آگے کریں گے۔

دجال کا علیہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَعَثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنْ رَبَّنَا لَيْسَ بِالْأَعْوَرِ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ (بمعاری شریف ۶۵۹۸)

ترجمہ: حضرت انس فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسے نہیں بھیجے گئے جنہوں نے اپنی امت کو کانٹے کڈنے سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانٹا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانٹا نہیں ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

عَنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَانَهَا عَيْنَةً طَالِيَةً
(بخاری ۶۵۹۰)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا (دجال) دائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا، اسکی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔

عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلَّذِي اَلْجَانُ اَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَاءُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَتَارَةُ جَنَّةٍ وَجَنَّةُ نَارٍ (مسلم ج ۱ ص: ۲۶۴۸)

حضرت خذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا گھنے اور نکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، پس اسکی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔

فائدہ: دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے کہ ان کے بالوں کے سرے سے کھانے والی شاخیں ہوں گی (بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے) اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔

مسلم شریف کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ میٹھی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو ہر مومن خواہ پڑھ لکھا ہو یا ان پڑھ اسکو پڑھ لے گا۔ (مشکوٰۃ جلد سوم حدیث ۵۲۳۷)

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ دو فرشتے ہونگے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہونگے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور انکے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے

کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں بن سکے گا تو دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا ”تو نے سچ کہا“ اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔ (مسند احمد ج: ۵ ص: ۶۶۱)

ف:۱۔ دجال ایک متعین شخص ہوگا کیونکہ احادیث میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ لہذا کسی ملک کو دجال سمجھنا درست نہیں۔ جیسا کہ خوارج، جہمیہ وغیرہ باطل فرقوں کا خیال ہے۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں ”ہذہ الاحادیث النبی ذکرھا مسلم وغیرہ فی قصۃ الدجال حجة لاهل السنة فی صحة وجود الدجال وانه شخص بعينه۔ (صحيح مسلم بشرح النووي)

ترجمہ: دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں، اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔ ف:۲: اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔

دجال کی آنکھوں کے بارے میں کئی روایات آئی ہیں۔ کہیں اس کو دائیں آنکھ سے کانٹا کہا گیا ہے اور کہیں بائیں آنکھ سے۔ اس بارے میں مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی علامات قیامت اور نزول مسیح میں فرماتے ہیں ”خلاصہ یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ بائیں آنکھ مسح (بے نور بھی ہوئی) اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی۔“

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے طافیہ کی تشریح یوں کی ہے خار جة مثل عين الجمل یعنی دجال کی دائیں آنکھ اونٹ کی آنکھ کی طرح باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔ (صحیح الباری ج: ۱۳ ص: ۳۲۵)

ف:۳: اس حدیث میں یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اسکے حقیقی معنی مراد ہیں، لہذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کہنی کا نام یا کسی ملک کا نشان ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں ”الصحيح الذي عليه المحققون أن الكتابة المذكورة حقيقة جعلها الله علامة قاطعة بكذب الدجال“۔ (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: (اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی ناقابل تردید علامت بنایا ہے۔

ف ۴۔ اس لکھے ہوئے کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہو سکتا ہے؟

اس کا ایک جواب تو وہ حدیث ہے جس میں یہ آتا ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے باوجود بھی اپنے گھریار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہو گئے۔

دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنا ایمان ڈال رہے اور دنیاوی حسن کے بدلے بچ چکے ہو گئے، جنہوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کر لیا ہوگا، جنہوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کیلئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہو گئے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جا رہا ہوگا۔ پھر بھی انکا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اسلئے ہوگا کہ انکی بد اعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث انکی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہوگی۔

یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ مطلب شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اور شارح مسلم امام نوویؒ نے بیان فرمایا ہے۔ فتح الباری میں ہے ”فیخلق اللہ للمؤمن الادراک دون تعلیم۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومن کو بغیر (لکھائی پڑھائی) سکھے ہوئے اس (لکھے ہوئے) کی سمجھ عطا فرمادے گا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ”فیظهر اللہ المؤمن علیہا ویخفیہا علی من اراد شقاوتہ“۔ تو اللہ تعالیٰ مومن کو اس پر مطلع کر دیئے گا اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر

اس کو غلی رکھیں گے۔ (نووی شرح مسلم)

دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا

آقائے مدنی رحمہ اللہ صحابہؓ کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے تھے وہاں صحابہؓ پر خوف طاری ہو جاتا تھا اور صحابہؓ رونے لگتے تھے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکری نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنی میں آپ ﷺ نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی، تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اس کو پانی کی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے پیٹ اور ترنگے والی صورت حال پر ہی قیاس کرتا ہے، اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا کہ وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو بے حال کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہوں گے۔

جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لخت جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپ کے سامنے ہے، شدت پیاس سے زبان باہر نکل ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لا چاری دے بیسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں، دوسری طرف.... جسروں کا بت بنی آپ کی ماں.... ہاں.... ماں.... جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے اپنی تمام خوشیوں اور امانوں کو آپ کے نام کر دیا۔ آج وہی آپ کی ماں... نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج ماں کی ممتا

کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کا چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کے چہرے پر نکسے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں، تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کو نے میں کوئی نہ ہو، لیکن وہاں... آپ کی شریک سفر ہے... جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا، لیکن... آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے، اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں چھپے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی محبت اپنے ہی اشکوں میں تھلنے لگی... اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں... آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا ٹوٹھرا ہی دھڑکتا ہے... آخر کب تک انا (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے... اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امیدوں کے تمام پتھر ہاتھوں سے چھوٹ گئے... تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو غم کرنا شروع کر دیا... ایک طرف بلکتا معصوم بچہ... ماں کی ممتا... بیوی کی محبت... ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رانگ کی طرح پگھلا دیا... اور کوئی پھایا رکھنے والا بھی میسر نہیں... اور کیسے ہو کہ ہر گھر... اور ہر در میں یہی منظر ہے... ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے... آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں... تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی... انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آپہنچا... آنے والا "مسیحا"... اعلان کرتا ہے کہ بھوک و پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبودار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے... یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدمی زندگی یوں ہی لوٹ آئی... مسیحا پھر کہتا ہے... یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہے لیکن... کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ہوں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے، اور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یادداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں، اور آپ کو

یاد آگیا کہ یہ ”مسیحا“ کون ہے؟ لیکن تبھی... آپکے پیچھے سے بچے کے ہلکنے کی آوازیں تیز ہونے لگیں، ماں کی چٹخیں سنائی دیں آپ دوڑے ہوئے گئے تو آپ کے جگر کا ٹکڑا.. آپ کا بیٹا.... موت و حیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ پھڑنے سے بچ سکتا ہے... اب ایک طرف بچے ماں اور بیوی کی محبتیں ہیں... دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ ہے، گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات ہیں۔ ذرا بتائیے... ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچئے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخ انسانی کا سب سے بھیانک فتنہ ہے۔

یہ سب پڑھ کر پریشاں ہو گئے کیا
کسی کے دھیان میں تم کھو گئے کیا
ابھی کچھ دیر پہلے تک یہیں تھے
زمانہ ہو گیا تم کو گئے کیا

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الدَّجَالِ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يَمْرُجَاهُ۔ (مسند ترمذی ج: ۴ ص: ۵۷۳) ۱

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔

مسلم شریف کی روایت ہے مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقُ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ (مسلم ج: ۴ ص: ۲۲۶۶)

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا شَهِدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْعِدْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاوَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۴۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے۔ اور کہے اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور موت و حیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔ (مسلم شریف ج: ۱ ص: ۴۱۲)

فائدہ: نبی کریم ﷺ اپنے پیارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کس قدر دجال سے بچانے کی فکر کرتے تھے کہ ان کو نماز میں ورود شریف کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے اس میں یہ دعا سکھلا رہے ہیں۔

عن حذیفۃ قال انی سمیعتہ یقول ان مع الذبحال اذا خرج ماء و ناراً فاما الذی یرى الناس انہا النار فماء بارد واما الذی یرى الناس انہ ماء بارد ف نارٌ تحرق لمن افترک منکم فلیقع فی الذی یرى انہا نار فانه عذب بارد (بخاری ج: ۳ ص: ۱۲۷۲)

ترجمہ:- حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا۔ جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جھسا دینے والی آگ ہوگی۔ اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ سو تم میں سے جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔

فائدہ:- ایک دوسری حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائیگا اسکے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسا یگا۔ جیسا کہ ہم نے کہا کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہو جائیگا۔ افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اور جن لوگوں نے ایلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

پانی پر جنگ اور دجال

جہاں تک پانی کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ابھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے کہ پانی کے بارے میں دجال کی کیا جنگ ہو سکتی ہے۔ پانی ہر جگہ مل جاتا ہے؟ اس کو سمجھنے کیلئے اس وقت دنیا میں پانی کی صورت حال کو سمجھنا ہوگا۔ دنیا میں پینے کے پانی (Potable Water) کے دو بڑے ذخیرے (Reservoir) ہیں۔ (۱) برقی پھاڑ جس کے ذخائر 28 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔ (۲) زیر زمین پانی کے ذخائر جو 8 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

اس طرح دنیا میں موجود پینے کے پانی کی بڑی مقدار برف ہوتی ہے جو پگھل کر مختلف دریاؤں کے ذریعے انسانوں تک پہنچتی ہے۔ جبکہ زیر زمین پانی اس کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ برف کے یہ ذخیرے انٹارکٹیکا اور گرین لینڈ میں زیادہ ہیں۔ اور ان دونوں جگہوں پر کسی مسلم ملک کا کوئی حق نہیں ہے۔ اب رہے زیر زمین پانی کے ذخائر تو اس میں بھی دو قسم کے علاقے ہوتے ہیں۔ ایک ہموار (Plain) علاقے دوسرے پہاڑی علاقے۔ ہموار علاقوں میں شہروں میں پینے کے پانی پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ شہروں میں پانی کا تمام انحصار کسی جھیل یا سرکاری ٹوب ویل سے پائپ لائن کے ذریعے آنے والے پانی پر ہوتا ہے۔ لہذا شہری لوگ پانی کے لئے مکمل طور پر وہاں کی انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال کا فتنہ شہروں میں زیادہ سخت ہوگا اور شہروں کی اکثر آبادی اس فتنے میں جتلا ہو جائے گی۔ البتہ دیہی علاقوں کے پانی پر قبضے کے لئے دجالی قوتیں اپنی تمام توانائیاں لگا دیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ اسرائیل کا اردن فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ، ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہود و ہنود، دونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کر لیا ہے، اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔ اسکی تفصیل

عالم اسلام میں بننے والے دریاؤں پر اگر دجالی قوتیں ڈیم بنادیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ جب دریا بند ہو جائیگے تو زیر زمین پانی بہت نیچے چلا جائیگا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا، اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائیگے۔ شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورت حال ہم آگے بیان کریں گے۔ یہاں ہم عراق، مصر، اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں۔

عراق: عراق میں دو بڑے دریا دجلہ (Tigris) اور فرات بہتے ہیں، اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اتاترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔ جس کے پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ (Reservoir) 816 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا۔ یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔ اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورت حال سب کے سامنے ہے۔ اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے، لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (ویکٹریا) سینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روانڈا اور یائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

پاکستان: پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں۔ اور بھارت ان پر ڈیم بنارہا ہے۔ دریائے چناب پر بنگلہ دیش پر ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

بھارت: بھارت نے بنگلہ دیش کی جانب بننے والے دریاؤں پر ڈیم بنا کر جو حالت بنگلہ دیش کی ہے، اس سے ہمیں بھارت کے عزائم سمجھنے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنے

کے بعد اب یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ دجال شہروں کے علاوہ دیہاتوں کے پانی پر کس طرح قبضہ کر لے گا۔ جب بارشیں بند ہو جائیں گی (جیسا کہ حدیث میں آیا ہے) دریا سوکھ جائیگے تو ظاہر ہے زمین کے نیچے موجود پانی کے ذخائر ختم ہو جائیں گے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا میٹھے منرل واٹر؟

اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا، اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہو گئے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہذا پہاڑی علاقے کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہو گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئیگی، جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً دریا، چشمے یا برفانی ٹالے بہتے تھے۔ پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو خواہ اسکے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑتا ہو۔ لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے انکی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار پانی کی ان ٹینکوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائے جا رہے ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں، تاکہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہو سکتا ہے۔

اس تمام محنت کا خلاصہ یہ ہے کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچو دئے جائیں۔ اسکے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت، فلاحی کاموں، تعلیم نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جا چکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں۔ جو مکمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا تھا۔ (اور ان کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے)۔ اسکے تحت انتہائی زور و شور سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔ تعجب ہے ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔ اسکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbriviation) ہے؟ World Hebrew Organization (عالمی صیہونی تنظیم) یا پھر World Health Organization (عالمی ادارہ صحت کا مخفف ہے)؟ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے ٹیٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس

وقت عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف خطے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا؟

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مَبْعُوثَ الْعَامِنِ يَهُودِ أَصْفَهَانَ عَلَيْهِمُ الطِّيَالِسَةُ (صحيح مسلم ج: ۴ ص: ۲۲۶۶)

حضرت اسحاق ابن عبد اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے انس ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے، چنگے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں (پاٹھے) ہونگے۔

فائدہ: جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ اسرائیل کے اندر ریشم سے ایک خاص قسم کا لباس تیار کیا جا رہا ہے جو انکے مذہبی پیشوا دجال کے آنے پر پہنیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی آپ ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ دجال یاد آ گیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، وہ اصفہان کے ایک مقدم یہودی سے نکلے گا۔ (مسند احمد ج: ۶ ص: ۱۷۵)

حضرت عمرو ابن خزیمہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اسکے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے

قائدہ ۱: دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جسکے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے
کیا واقعی انکے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس
سے وہ اس طرح نظر آ رہے ہونگے؟ واللہ اعلم

قائدہ ۲: خراسان۔ اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے۔ دجال کا
خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی
تعارض نہیں کیونکہ اصفہان ایران کا ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گزر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے
آئیگا۔ لہذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان
کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت بختون آبادی زیادہ ہے۔ لہذا قرآن کو دیکھتے ہوئے
یہی کہا جائے گا کہ حضرت مہدی کی حمایت کرنے والا لشکر خراسان کے اس حصہ سے جائے گا جہاں
اس وقت طالبان تحریک کا زور ہے۔ البتہ وہ روایت جس میں دجال کے نکلنے کی جگہ عراق اور شام
کے درمیانی علاقے کو بتایا گیا ہے، اس میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے۔ اس کی تطبیق یہ ہو سکتی ہے کہ
اسکا خروج تو اصفہان سے ہی ہوگا، البتہ اسکی شہرت اور خدائی کا دعویٰ عراق میں ہوگا، اسلئے اس کو
بھی خروج کہہ دیا گیا ہے۔

یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ بخیف نصر نے جب
بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہو گئے تھے، چنانچہ
اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ انکی
اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار

حاشیہ: ترمذی کی اس روایت کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔



اصفہانی یہودی ہو گئے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے۔ اور اس خاندان سے بڑے بڑے شخصیات جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر و رسوخ رکھتی ہیں۔

عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت

ہِشَمُ بْنُ مَالِكٍ الطَّلَاقِيُّ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ يَلِي الدَّجَالَ بِالْعِرَاقِ مَسْتَبِينٌ يُحْمَدُ فِيهَا عَذْلُهُ وَتَشْرَابُ النَّاسُ إِلَيْهِ فَيَضَعُ يَوْمَ الْمَنْبَرِ فَيُخَطِّبُ بِهَا ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ لَهُمْ مَا أَنْ لَكُمْ أَنْ تَعْرِفُوا رَبَّكُمْ فَيَقُولُ لَهُ قَائِلٌ وَمَنْ رَبُّنَا فَيَقُولُ أَنَا فَيُسَكِّرُ مُنْكَرٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ قَوْلَهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَقْتُلُهُ (العتس نعیم ابن حماد ج ۲ ص: ۵۳۹)

ترجمہ: ہشام ابن مالک الطلاقی مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا دجال (اپنی خدا کی کے اعلان سے پہلے) دو سال تک عراق پر حکومت کریگا، جس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اس کی طرف کھینچے چلے آئیں گے۔ پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا (کہ میں نے یہاں عدل و انصاف قائم کر دیا ہے۔) پھر لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا۔ کیا اب وقت آ نہیں گیا کہ تم اپنے رب کو پہچان لو؟ اس پر ایک شخص کہے گا، اور ہاں رب کون ہے؟ تو دجال کہے گا۔ میں۔ یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا۔ چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کر دے گا۔ (العتس نعیم ابن حماد ج ۲ ص: ۵۳۹)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالْجَالِ فَلْيَنَّا عَنْهُ
فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُنْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ. (بو داؤد ۳۷۶۲)

حاشیہ ۱۔ اس روایت میں ابو بکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہیں۔ (مجمع الزوائد)۔

حاشیہ ۲۔ علامہ البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اسکو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے آپکو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اسکی اطاعت قبول کر لے گا۔ کیونکہ جو چیزیں اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائیگا۔

فائدہ: دجال کا قتلہ، مال، حسن قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا۔ اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہروں میں ہوتی ہے۔ شہروں سے جو جگہ جتنی دور دراز ہوگی وہاں اسکا قتلہ اتنا ہی کم ہوگا۔ اس بات کی طرف ام حرامؓ کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔ فرمایا لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔

دجال سے قمیم داری کی ملاقات

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ انصلاۃ جلدۃ (یعنی نماز تیار ہے۔ راقم) چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب حضور ﷺ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھ رہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) قمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بولعجم اور بنو جہدام کے ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں دھکیلاتی رہیں (یعنی سمندری طوفان) پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے، تو انہیں وہاں ایک عجیب

سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا کہ تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں ہم نے کہا کہ جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ گرے جے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چمن ہے۔ جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو ہم جلدی جلدی گرے جے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ کندھوں تک اور گھٹنے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا تو ہلاک ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر 'طوفان' جزیرہ میں داخل ہونے جساسہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا کیا یمن کی کچھوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔ پھر اس نے پوچھا بخیرہ طبرہ میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا رُعر کے چشمے کا کیا حال ہے اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے لوگ اس پانی سے کاشت کاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا اُمیوں (ناخواندہ لوگوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں نے عربوں سے کیا معاملہ کیا؟

ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا کہ ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔ اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں میں مسیح ہوں عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوں۔

چالیس راتیں برابر گشت میں رہونگا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔

(یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔ ہوشیار رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کے طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ (مسلم 5235)

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت تمیم داری کا واقعہ سنانے کے بعد پہلے فرمایا کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے، پھر اسکے بعد اس خیال کو رد کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ اس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ پہلے جب آپ ﷺ نے فرمایا تو وحی کے ذریعے آپ کو بتا دیا گیا کہ وہ مشرق میں ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس بات کو تین مرتبہ فرمایا۔ چونکہ آپ ﷺ نے اس بات کو اسی حد تک رکھا اور دجال کے علاقے کی مزید نشاندہی نہیں فرمائی، اسلئے اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

دجال کے سوالات اور موجودہ صورت حال

دجال نے لوگوں سے بیسان کی بگوردوں کے باغ، زغر کے چشمے اور بحیرہ طبریہ اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔ نیز ان جگہوں سے دجال کا یقیناً کوئی تعلق ہے۔

بیسان (Baysan) کے باغات

بیسان پہلے فلسطین کے اندر تھا، حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس کو حضرت شرجیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا

پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے آیتیں چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کر لیا۔ اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے (دیکھیں بیسان نقشہ نمبر ۲ میں)

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور مؤرخ ابو عبد اللہ یاقوت حموی (وفات ۶۲۶ ہجری) بحکم البلدان میں لکھتے ہیں کہ بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ میں وہاں کئی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے کھجوروں کے باغ ہی نظر آئے۔

اور اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر ”اریحہ“ (Jericho) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔ اگرچہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (Ghor) شہر کے علاقے میں ہے۔ اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور بنریاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔ اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے ”مشرقی غور کینال اریکیشن پراجیکٹ“ کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔ اردن کی زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔ جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے سے آتا ہے۔

بحیرہ طبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت

دجال کا دوسرا سوال بحیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ بحیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Sea of Galilee یا Lake of Tiberias اور عبرانی میں ”یام کینرت“ (Yam Kinneret) کہتے ہیں۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا)۔

بحیرہ طبریہ کے ارد گرد شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے۔ جو یہودیوں کے چار مقدس

شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔

سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ ٹیٹس (Titus) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا، جن کو ربی (Rabbi) کہا جاتا ہے، طبریہ میں آکر جمع ہوئے۔ یہاں یہودی مذہبی پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔ آگے چل کر ان فیصلوں کی رو سے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالمود (Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو (اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے۔ راقم) طبریہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آکر آباد ہوئے۔ اس وقت یہ شہر پر فضا سیاحتی مقام ہے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف جغرافیہ 2005ء)۔

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شریک بن حسنہ نے فتح کیا پھر ہبل شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جس کو ہیکل سلیمانی کہا جاتا ہے۔ اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے..... یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے اس چشمے کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک کٹاؤ دار چٹان ہے جسکے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔ اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔

(معجم البلدان ج: ۴ ص: ۱۸)

بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورت حال

بحیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔ اس وقت بھی اس میں میٹھا پانی موجود ہے۔ اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلومیٹر ہے۔ اس کی انجھا گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166 sq km) ہے۔ اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی



جاتی ہیں۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲ بحیرہ طبریہ)

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے۔ جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے۔

زُغَر کا چشمہ: دجال کا تیسرا سوال زُغَر کے چشمے کے بارے میں تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ ایک کا نام ”ربہ“ اور دوسری کا نام زُغَر تھا۔ بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفن کر دیا۔ لہذا اس چشمے کا نام ”عین ربہ“ پڑ گیا۔ پھر دوسری بیٹی زُغَر کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔ اس طرح یہ چشمہ ”عین زُغَر“ کے نام سے مشہور ہوا۔ (معجم البلدان ج: ۳ ص: ۲۶۰)

ابو عبداللہ حموی نے معجم البلدان میں عین زُغَر کو بحر مردار (Dead Sea) (اسرائیل) کے مشرقی جانب بتایا ہے۔ (معجم البلدان)

بائبل کے مطابق قوم لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو ”زور“ (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحر مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں العناتی کے نام سے ہے۔ (دی ہارپر کولنس ٹلس) (دیکھیں نقشہ نمبر ۴ بحر مردار)

گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت

1967 کی جنگ میں اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اور کچھ علاقہ اقوام متحدہ کا غیر فوجی علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے۔ اسی طرح جغرافیائی لحاظ

سے بھی اور پانی کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۵ گولان۔ اور دیکھیں بیت المقدس کے لئے نقشہ نمبر ۲)

اب آپ دجال کی جانب سے حسان، بحیرہ طبریہ اور زغر کے متعلق پوچھے جانے والے سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان احادیث کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ بیت المقدس اور ایتھن کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیڈن (جنگ عظیم) کا نظریہ ہے کہ یہ آرمیڈن میکڈ کے میدان میں ہوگی، وہ میکڈ کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں واقع ہے۔ ایتھن کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے واقع ہے۔ اسی طرح اسرائیل و فلسطین اور اسرائیل و شام کے علاقوں کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟ اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا اس دن مدینے کے سات دروازے ہو گئے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے۔

قال رسول الله ﷺ مَا مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَدْخُلُهُ الدَّجَالُ إِلَّا الْحَرَمَيْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَانَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ إِلَّا سَيَدْخُلُهُ رُغْبُ الْمَسِيحِ إِلَّا الْمَدِينَةُ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْ أَنْفَابِهَا

يَوْمَئِذٍ مَلَكَانِ يَذْبَانِ عَنْهَا رُغَبَ الْمَسِيحِ (المستدرک علی الصحیح ج ۴ ص ۵۸۴)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے، اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینہ کے، اسکے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہونگے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینہ میں داخل ہونے سے روک رہے ہونگے۔

جابر بن عبد اللہ یقول اُخْبَرْتَنِي اُمُّ شَرِيكٍ اَنَهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
لَيَفِرُّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجَبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاَيْنَ الْعَرَبِ
يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ (مسلم ج ۴ ص ۲۲۶۶)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام شریک نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔ ام شریک نے پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہونگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تھوڑے ہونگے۔

فائدہ: جس وقت نبی کریم ﷺ فتنہ دجال کا بیان فرما رہے تھے اور اس کے غلط دعوؤں کا ذکر کر رہے تھے تو ام شریک نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر انکے ہوتے ہوئے دجال یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جو جواب دیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ام شریک وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہونگے جنکی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد کے اعتبار سے تو عرب بہت ہونگے لیکن وہ عرب جن کا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہونگے۔

حدیث نواس ابن سمعان

حضرت نواس ابن سمعان فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان

فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی کبھی بلند ہو جاتی تھی کہ (ایسا انداز بیان تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو ہمارے چہروں پر اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا کیا ہوا؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی، چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال کھجور کے باغ میں ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہونگا، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ وار ہوگا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) کڑیل جوان ہوگا، اسکی آنکھ پچلی ہوئی ہوگی، وہ عبدالعزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اسکو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائیگا۔ اے اللہ کے بندو! (اسکے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک مہینے کے برابر تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہونگے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اسکے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟ فرمایا اس بادل کی رفتار کی طرح جسکو ہوا اڑا بیجاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو (اپنے آپکو خدا ماننے کی) دعوت دیگا۔ تو وہ اس پر ایمان لے آئینگے اور اسکی بات مان لینگے۔ لہذا دجال (ان سے خوش ہو کر) آسمان کو حکم کریگا جسکے نتیجے میں بارش ہوگی۔ اور زمین کو حکم کریگا تو وہ پیداوار اگاے گی۔ سو جب شام کو انکے سویٹی واپس آئینگے تو (پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے) انکی کوبائیں اٹھی ہوئی ہونگی، اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہونگے، اور انکے پیر (زیادہ کھالینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہونگے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئیگا اور انکو دعوت دیگا تو وہ اسکی دعوت کا انکار کر دیں گے۔ چنانچہ دجال انکے پاس سے (ناراض ہو کر) واپس چلا جائیگا۔ جسکے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، اور انکے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی انکے پاس نہ بچے گی۔ (دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گذریگا اور اسکو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اسکے پیچھے چلیں گے

جیسے شہد کی کھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلا لے گا اور تلوار سے وار کر کے اس کے دونوں ٹکڑے کر دیگا دونوں ٹکڑے اتنی دور جا کر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والے تیر جا کر گرنا ہے۔ پھر دجال اس (مقتول) جوان کو پکارے گا تو وہ اٹھ کر اسکے پاس آ جائیگا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیگا۔ (مسلم ج ۴ ص ۲۲۵۰)

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نو جوان پر پہلے بہت تشدد کرے گا۔ کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کریگا۔ پھر پوچھے گا کہ اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تو دجال ہے پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آ رے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔ پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب ماننا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے) پھر وہ نو جوان کہے گا کہ لوگو! میرے بعد کسی کے ساتھ یہ ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا۔ چنانچہ اسکی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا۔ لہذا دجال اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دجال اسکو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اسکو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسکو جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس نو جوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہوگی۔ (ج ۴ ص ۲۲۵۶)

مسند ابن بعلی ج ۲ ص ۵۳۴

ف۔ کیا وقت قہم جائے گا؟

وقت کا قہم جانا یہ اس کے جادو کا اثر ہوگا یا جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ ایسا کریگا۔ کیونکہ جب صبح بڑھنے یہ پوچھا کہ یا رسول اللہ اس صورت میں ہم نمازیں کتنی پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وقت کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھتے رہنا۔ وقت کی رفتار کو روکنے کے سلسلے میں دجالی طاقتیں مسلسل کوششیں کر رہی ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ٹائم مشین کے نام سے ایسا نظام بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جسکے ذریعے انسان کو گزرے وقت میں پہنچا دیا جائے گا، وہ درحقیقت تو موجودہ وقت میں ہوگا لیکن اس مشین کے ذریعے اسکو ایسا لگے گا کہ وہ ابھی گزرے وقت میں

ہے۔ اس کی واضح صورت جلد دنیا کے سامنے لائی جاسکتی ہے۔

ف: ۲: صحابی کا دجال کی رفتار اور دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں سواں انکی عسکری سوچ کا پتہ دیتا ہے۔ صحابی کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کو دجال سے کتنے دن جنگ کرنی ہوگی۔ چونکہ جنگ میں نقل و حرکت (Movement) انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اسے صحابی نے پوچھا کہ اس کی رفتار کیا ہوگی؟

ف: ۳: پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ہفتہ کے برابر، چوتھا سینتیس (۳۷) دن عام دنوں کے برابر ہونگے۔ اس طرح دجال کے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت ایک سال دو مہینے اور چودہ دن کے برابر بنتی ہے۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہو جائے گا۔ بعض شرمین نے دن کے لمبا ہونے کا مطلب یہ لکھا ہے کہ پریشانی کے باعث دن لمبا لگے گا۔

شارح مسلم امام نوویؒ نے اس کا جواب یوں دیا ہے ”قال العلماء هذا الحديث على ظاهره..... يدل عليه قوله ﷺ ومائت ايامه كما يامكم الخ

یعنی علماء حدیث نے فرمایا یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور یہ تین دن اتنے ہی لمبے ہونگے جتنا کہ حدیث میں ذکر ہے۔ اس بات پر نبی ﷺ کا یہ قول دلیل ہے کہ باقی تمام دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہونگے نیز صحابہ کا یہ سوال کرنا کہ یا رسول اللہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نماز ہی کافی ہوگی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نہیں بلکہ اندازہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہتا۔“ (شرح منہج ص ۷۱)

ف: ۴: یہاں دائیں بائیں فساد پھیلانے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ جہاں ہوگا وہاں تو فساد ہوگا ہی اسکے دائیں بائیں اسکے ایجنٹ فساد پھیلا رہے ہونگے۔ جیسا کہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کمانڈر انچیف خاص خاص جگہوں پر جاتا ہے اور باقی جگہ اپنے ماتحتوں کو بھیجتا ہے۔ ہماری اس بات پر دلیل وہ روایات ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ دجال کو جب ایک نوجوان کے بارے میں اطلاع ملے گی کہ وہ اس کو برا بھلا کہتا ہے، تو دجال اپنے لوگوں کو پیغام بھیجے گا کہ اس نوجوان کو میرے پاس لے آؤ۔ یہ روایت نعیم ابن حماد نے ”الفتن“ میں نقل کی ہے۔ اس سے پتہ

دجال جگہ جگہ جا کر انکی نگرانی کر رہا ہوگا۔ دجال کے مالی نظام اور زرعی نظام پر ہم آگے چل کر بات کریں گے۔

ابن صیاد کا بیان

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ اس کا اصل نام ”صاف“ تھا۔ وہ جادو اور شعبدہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہونگی، یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور اسکی حقیقت جاننے کے لئے کن رسبہ پسپ کر رہیں مگر انکی محنتوں سے کوئی ثمر نہ نکلا۔ اب یہ آپ ﷺ کے ارسل اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہؓ میں بھی کچھ اکابر صحابہؓ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔ یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروقؓ صحابہؓ کی ایک جماعت میں شامل ہو کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کے پاس گئے، اور انھوں نے اس کو (یہودیوں کے ایک محلہ) بنو مغالہ میں کھیلتے ہوئے پایا، وہ اس وقت بالغ ہونے کی عمر کے قریب تھا، ابن صیاد ان سب کی آمد سے بے خبر (اپنے کھیل میں مشغول) رہا۔ یہاں تک کہ رسول ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا، (اور جب وہ متوجہ ہوا تو) آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے (یہ سن کر بڑی غصیلی نظروں سے) آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں یعنی ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو، اور پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کو (پکڑ لیا اور) خوب زور سے بھینچا، اور فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بتا کہ تو کیا دیکھتا ہے، یعنی

غیب کی چیزوں میں سے مجھے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی تو میرے پاس جی جبرائی ہے اور کبھی جھوٹی۔ رسول ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا تیرا سارا معاملہ گنڈا ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، اور جو بات آپ ﷺ نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت یوم تاتی السماء بدحجاب میں تھی، اس نے جواب دیا وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) دُخ ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا دور ہٹ۔ تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے (صورتِ حال دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول ﷺ نے فرمایا ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو پھر تم اس کو نہیں مار سکتے، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک اور دن) رسول کریم ﷺ کعبہ کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا، اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ ابی ابن کعبؓ انصاری بھی تھے رسول کریم ﷺ وہاں پہنچ کر کعبہ کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے، تاکہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپ ﷺ کچھ باتیں سن لیں، اس وقت ابن صیاد چار در میں لپٹا ہوا لیٹا تھا، اور اندر سے کچھ گنگنا نے کی آواز آرہی تھی، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا، اور کہا ارے صاف (یہ اس کا اصل نام تھا)۔ یہ محمد آئے ہیں۔ ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنا بنا بند کر دیا، (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا اگر اسکی ماں اسکو نہ ٹوکتی (یعنی گنگنا نہ دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا بیان کیا فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور نوح کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی، سو تم جان لو دجال کا نا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔ (بخاری ج: ۳ ص: ۱۱۱۲، مسلم ج: ۴ ص: ۲۲۴۴)



حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن (راستے میں) میری ملاقات ابن صیاد سے ہو گئی، اس وقت اسکی آنکھ سو جی ہوئی تھی، میں نے پوچھا تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟ اس نے کہا اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاش میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کے مانند تھی (مسلم شریف)

حضرت محمد ابن منکر رتبائیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبداللہؓ کو دیکھا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو سنا وہ حضور ﷺ کے سامنے قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اس سے انکار نہیں فرمایا (یعنی اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس کا انکار کرتے) (بخاری ۶۹۶۲، مسلم ۲۹۲۹)

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اس روایت کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے کتاب البعث والشور میں نقل کیا ہے۔ (بحوالہ مظاہر حق جدید)

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گزارینگے کہ انکے ہاں لڑکا نہیں ہوگا پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانتوں والا ہوگا۔ (بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانتوں والا پیدا ہوگا)۔ وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ یعنی جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اس کی دونوں آنکھیں سوائیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوائے گا اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے ہمارے سامنے اس کے ماں باپ کا حال بیان کیا اور فرمایا اس کا باپ غیر معمولی لمبا اور کم گوشت والا (یعنی دبلا) ہوگا۔ اسکی ناک مرغ جیسے جانور کی چونچ کی طرح (لمبی اور پتلی) ہوگی۔ اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھ والی ہوگی، ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہودیوں میں ایک (عجیب و غریب) لڑکے کی موجودگی کے بارے میں سنا تو میں اور زبیر ابن العوامؓ (اسکو دیکھنے چلے گئے) جب ہم اس لڑکے کے والدین کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ

بالکل اسی طرح کے ہیں (جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے ان کا حال بیان کیا تھا) ہم نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے انھوں نے بتایا ہم نے تیس سال اس حالت میں گزارے کہ ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہیں تھا پھر ہمارے ہاں ایک کاٹا لڑکا پیدا ہوا جو بڑے دانتوں والا اور بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا، ابو بکرؓ کہتے ہیں ہم دونوں (انکی یہ بات سن کر) وہاں سے چل دئے اور پھر ہماری نظر اچانک اس لڑکے (یعنی ابن صیاد) پر پڑی جو دھوپ میں چادر اوڑھے پڑا تھا اور اس (چادر) میں گنگناہٹ کی ایک ایسی آواز آرہی تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی (ہم نے وہاں کھڑے ہو کر وہاں کوئی بات کی ہوگی یا کچھ اور کہا ہوگا) اس نے سر سے چادر ہٹا کر ہم سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا ہے ہم نے (حیرت سے کہا) کہ (ہم تو سمجھے کہ تو سورہا ہے) کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (ترمذی ۲۶۴۸) ۱

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ ہو گیا اس نے مجھ سے اپنی اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اسکو پہنچی تھی وہ کہنے لگا کہ لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابوسعید! کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی، جبکہ میرے اولاد ہے، کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں، ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ یاد رکھو خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں، (وہ کہاں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اسکے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں، ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں (ابن صیاد کی یہ باتیں سن کر) شبہ میں پڑ گیا میں نے کہا تو ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو، ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے ابن صیاد سے کہا کہ کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس نے (یہ سن کر) کہا کہ ہاں۔

حاشیہ ۱: علامہ البانی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے فریب میں ڈالنے اور شعبہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام چیزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برانہ سمجھوں (مسلم ۲۹۲۷)

حضرت جابر ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ (ابو داؤد بسید صحیح)

کیا ابن صیاد دجال تھا؟

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں کبھی کوئی حتمی بات نہیں بیان فرمائی، صحابہ کرام کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔ جو حضرات ابن صیاد کے دجال ہونے کا انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ دجال کافر ہوگا، مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس کے اولاد نہیں ہوگی۔

جبکہ جو حضرات ابن صیاد ہی کے مسیح دجال ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر وہ تمام نشانیں موجود تھیں جو آپ ﷺ نے دجال میں بیان فرمائیں حتیٰ کہ اس کے ماں باپ بھی ویسے ہی تھے جو آپ ﷺ نے انکے بارے میں بیان فرمایا۔ نیز ابن صیاد کا حضرت ابوسعیدؓ کو یہ کہنا کہ میں دجال کی پیدائش کا وقت اور اس کی جگہ کو جانتا ہوں۔ ابن صیاد کو دجال کہنے والے، ابن صیاد کی اس دلیل (اس کا مسلمان ہونا اور مکہ مدینہ میں جانا) کا جواب یہ دیتے ہیں، کہ جب ابن صیاد سے حضرت ابوسعید خدریؓ کے ہمسفر لوگوں میں سے کسی نے یہ پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرے گا کہ تو دجال ہو؟ تو اس نے کہا کہ اگر وہ چیزیں جو دجال کو دی گئی ہیں مجھے دیدی جائیں تو میں برانہ سمجھوں گا۔ یعنی میں دجال ہونا پسند کروں گا۔ تو ابن صیاد دائرہ اسلام سے اسی وقت خارج ہو گیا تھا۔ جہاں تک تعلق اسکے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا ہے تو مسلم شریف کے شارح امام نوویؒ فرماتے ہیں: **وامّا اظہارہ الاسلام وحجّہ وجہادہ و اقلاعہ عما کان علیہ فلیس بصریح فیہ انه غیر الدجال**، (شرح مسلم نووی)

ترجمہ۔ جہاں تک سوال اس کے اسلام کے اظہار، حج، جہاد اور اپنی تکلیف کی حالت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے تو اس سب میں یہ صراحت تو نہیں ہے کہ وہ دجال کے علاوہ کوئی اور تھا۔

اکابر صحابہ میں حضرت عمر فاروق، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت جابر ابن عبداللہؓ اور کئی اکابر صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاریؒ نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے اور حضرت جابرؓ نے جو حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے اس کو بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا ہے، اور تمیم داری والے واقعہ میں قاطعہ بہت قیس والی حدیث کو نہیں لیا ہے۔ (فتح الباری ج ۱۳ ص: ۳۲۸)

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے انکی دلیل حضرت تمیم داری والی حدیث ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں ”تمیم داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ من سب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل و صورت میں اصفہان چلے جانے (غائب ہونے) تک موجود رہا، چنانچہ وہاں جا کر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہو گیا جب تک اللہ تعالیٰ اس کو نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔ (فتح الباری ج ۱۳ ص: ۳۲۸)

نیز ابن حجرؒ اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں جس کو ابو تمیم نے تاریخ اصفہان میں نقل کیا ہے۔

”ہستان بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودی تاجر رہے ہیں اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان مانچنے گانے والوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہمارا وہ بادشاہ جس کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے آنے والا ہے۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گزاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا، تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قبا

تھی، اور یہودی لوگ تاج گارہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد تھا۔ پھر وہ یہودی بستی میں داخل ہو گیا، اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ (بحوالہ فتح الباری ج: ۱۳ ص ۳۳۷)

اس بحث کو اس بات پر ختم کرتے ہیں کہ چونکہ نبی کریم ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی حتمی بیان نہیں فرمایا لہذا اصل مسئلہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس طرح کے راز چھپانے میں اس کی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں جو تمام جہانوں کے لئے خیر کا باعث ہوتی ہیں۔

اولاد آزمائش ہے

حضرت عمرانؑ ابن حدیر ابی بکلؤ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب دجال آئے گا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک جماعت اس سے قتال کرے گی، ایک جماعت (میدان جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اسکے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اسکو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا۔ اور جو نماز پڑھنے والے اسکی حمایت کریں گے یہ اکثر وہ لوگ ہوں گے جو بال بچوں والے ہوں گے، وہ کہیں گے ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھریا کو نہیں چھوڑ سکتے۔ سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہوگا۔ اور اس (دجال) کے لئے دوزمینوں کو تابع کر دیا جائے گا، ایک بدترین خط کا شکار زمین، (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے۔ اور دوسری سرسبز و شاداب زمین۔ وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا اللہ کی قسم اس صورت حال کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اسکے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آسکتا،

حاشیہ: فتح اصفہان حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی جبکہ واقعہ قرطبہ تقریباً اسکے چالیس سال بعد ہوا۔ اس کا جواب ابن حجرؒ نے یہ دیا ہے کہ حسان کے والد نے جو ابن صیاد کو یہودی بستی میں داخلہ ہوتے ہوئے دیکھا وہ فتح اصفہان کے بعد کی بات ہے نہ کہ فتح اصفہان کے وقت کی۔

(ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پالونگا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہو رہی ہے جان دیکر اس سے نجات مل جائیگی)۔ چنانچہ مسلمان اس سے کہیں گے تو اللہ سے ڈر یہ تو معصیت ہے۔ اس پر وہ انکی بات ماننے سے انکار کر دیگا۔ اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔ سو جب یہ ایمان والا اسکو غور سے دیکھے گا تو اسکے خلاف گمراہی، کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، یہ سن کر کانٹا (دجال حقارت سے) کہے گا، اسکو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا، اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے، (لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اسکو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے بارے میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں۔ اسکے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کریگا جسکے نتیجے میں اسکے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر اسکو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اسکے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے گا، اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں ہوگی، پھر دجال کہے گا کہ اسکو دیکھو میں نے اسکو قتل کیا پھر زندہ کر دیا، (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کانٹا (دجال) کے پاس ایک بٹھری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی، وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانا با اسکے اور چھری کے درمیان حائل ہو جائے گا، اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی، چنانچہ کانٹا مومن کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا اسکو آگ میں ڈال دو، تو اسکو اسی قحط زدہ زمین میں ڈال دیا جائے گا جسکو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا، حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (الشر المارۃ فی الفتن ج: ۶ ص: ۱۱۷۸)۔

ف: کچھ نماز پڑھنے والے بھی اپنے بال بچوں کی وجہ سے دجال کا ساتھ دینے پر مجبور ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کو آزمائش و امتحان قرار دیا ہے۔ اور اصول یہ ہے کہ امتحان کے لئے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے، لہذا وہ دین دار حضرات جو ایمان کی حالت میں اپنے رب سے ملاقات کرنے کے خواہاں ہیں، انکو چاہئے کہ وہ ابھی سے اس بات کی مشق کریں کہ اللہ کے لئے

حاشیہ: اس کی سند صحیح ہے۔

اپنے بچوں کو چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ اس راستے میں جانے کا ارادہ کریں جس راستے کے بارے میں عام خیال یہ ہو کہ وہاں جا کر واپس نہیں آتے، یا وہاں جو جاتا ہے مر جاتا ہے۔ خود بھی بار بار یہ مشق کریں اور بیوی اور بچوں کو بھی اس کے لئے ذہنی طور پر تیار کریں۔ اس طرح پورا گھر آنے والے امتحان کے لئے بالکل تیار ہو جائے گا اور اللہ کی مدد سے دجال کے وقت اپنا دین بچانے کے لئے وہ ہر قربانی دینے کو تیار ہوگا۔

ف ۲: دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہونگے، ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا، ورنہ دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔ مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو، لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرش الہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں، اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے، سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سر عام للکارے گا۔

دجال کا معاشی سیک

عن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَلَيْسَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَّبِعُهُ نَاسٌ يَقُولُونَ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّهُ كَافِرٌ وَإِنَّمَا نَتَّبِعُهُ لِنَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِ وَنُرْعَى مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضِبَ اللَّهُ نَزْلًا عَلَيْهِمْ جَمِيعًا (القرآن مجید، ص ۵۱۶)

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر اللہی فرماتے ہیں دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اسکے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہونگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اسکے اتحادی اسلئے بنے ہیں کہ اسکے کھانے میں سے کھائیں اور اسکے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں، چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

فائدہ آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے، اگر غور کریں تو ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں، اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش

تم ثانی بنے ہوئے ہیں۔

حضرت شہرا بن حوشبؒ نے اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے آپ نے دجال کا بیان فرمایا اور فرمایا "اس کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اونٹنی زندہ کر دوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ دیہاتی کہے گا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد شیاطین اس کے اونٹ جیسا بنا دیں گے، اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی، اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جسکے باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے، ان سے کہے گا کہ کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو، تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا کیوں نہیں۔ چنانچہ شیاطین اسکے باپ اور بھائی کی شکل میں آ جائیں گے۔ یہ بیان کر کے آپ ﷺ باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے آپ ﷺ دروازے کی دونوں چوکنیں (یا دونوں کواڑ۔ راقم) پکڑ کر کھڑے ہو گئے، اور فرمایا اسماءؓ کیا ہوا؟ تو اسماءؓ نے فرمایا، یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل ہی نکال دئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لئے رکاوٹ ہوں گا، ورنہ میرا رب ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔ پھر اسماءؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! واللہ ہم آگاہ گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک نہ لگے تو اس وقت تک اہل ایمان کی حالت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسکے لئے وہی تسبیح و تحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔ (المعجم الکبیر) ص ۵۳۵

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق سے امام احمد نے بھی روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے "آپ ﷺ نے فرمایا جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچادیں جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔

ف. المسند الطیالسی میں یہ روایت شہرا بن حوشب کی سند کے علاوہ دوسری سند سے آئی ہے۔

ف ۲ دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا ان پر خوف کا عالم طاری ہو گیا۔ اس بیان کا حق ہی یہ ہے کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

حضرت حذیفہؓ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسکو اسلئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو اس پر عمل کرو۔ اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں لہذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے کہ اسکا فتنہ سخت ترین فتنہ ہے۔ (المسن الواردة فی الفتن)

دجال کی سواری اور اس کی رفتار

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا، اور اسکا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (تقریباً بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اسکی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی)۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائیگا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی تالی میں گھس جاتے ہو (اور پارنگل جاتے ہو)۔ وہ کہے گا کہ میں تمام جہانوں کا رب ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے۔ تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسکو روک دوں؟ چنانچہ سورج رک جائیگا۔ یہاں تک کہ ایک دن صبح اور ہفتے کے برابر ہو جائیگا۔ (اسکی تفصیل دوسری حدیث میں آئی ہے۔ راقم) اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو چلا دوں، تو لوگ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ دن گھٹنے کے برابر ہو جائیگا۔ اور اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی کہ یا رب میرے بیٹے اور اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔ چنانچہ (شیاطین اسکے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان سے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ اور لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہونگے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے چنانچہ دجال شیاطین کو انکے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دیگا، یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہونگے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں

گے کہ اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے سرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کرتا۔ اور دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ اور جاری نہر ہوگی، اور ایک پہاڑ باغات (مراد پھل) اور سبزی کا ہوگا، اور ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ میری جنت ہے اور یہ میری جہنم ہے۔ اور یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔ اور حضرت یسوع علیہ السلام اس کے ساتھ ہونگے جو لوگوں کو ڈرارہے ہونگے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت یسوع کو بہت پھرتی اور تیزی دینگے جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا کہ میں سارے جہانوں کا رب ہوں تو لوگ اس کو کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ اس پر حضرت یسوع کہیں گے لوگوں نے سچ کہا۔ اس کے بعد حضرت یسوع مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دینگے میں میکائیل ہوں اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ پھر حضرت یسوع مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے کہ میں جبرئیل ہوں اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ ﷺ کے حرم سے دور رکھوں۔ (اس کے بعد) دجال مکہ کی طرف آئے گا۔ سو جب میکائیل کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔ اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرئیل کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا۔ لیکن (وہاں بھی) زور دار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ اور (مسلمانوں کو حالات سے) خبردار کرنے والا ایک شخص (یعنی مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا، اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (یعنی تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہونگے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔ راقم) وہ (قاصد) کہے گا دجال تمہارے قریب پہنچنے والا

ہے۔ تو وہ (ذبحین) کہیں گے کہ تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چن)۔ تو (قاصد) کہے گا کہ (نہیں) بلکہ میں اور وہ کو بھی دجال کی خبر دینے جارہا ہوں۔ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔ راقم) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ (دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا کہ اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟ لوگ کہیں گے ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔ اس پر وہ (قاصد) کہے گا اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم ﷺ نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی، جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا نہ تو تلوار کا وارثہ چھری اور نہ ہی پتھر کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔ اور اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دیئے (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ ایف کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یعنی جو بھی اسلحہ دور مار کرنے والا ان کے پاس ہوگا۔ راقم) (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ

مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقت ور سے طاقت ور بھی ایسا کرے گا)۔ اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے اے لوگو! تمہارے پاس مدد آنی چکی۔ (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام)۔ (العنبر نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۴۴۳)۔

ف: سواری کی یہ رفتار ہم نے ایک قدم (ایک قدم ایک سیکنڈ ہوا) میں تین دن کا سفر طے کرنے سے لی ہے۔ تین دن کا شرعی سفر اڑتالیس میل ہے۔ جو درمیانہ قول کے مطابق پیاسی کلو میٹر بنتا ہے۔ یعنی پیاسی کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے وہ سفر کریگا۔

ف: ۱۲ افیق (Afia) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے اس علاقے پر اسرائیل نے ۱۹۶۷ کی جنگ میں قبضہ کر لیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام انٹی پیٹرس (Anti Patns) بھی ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۴) ہائیل کے مطابق افیق وہ جگہ ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے بپتسما (Baptism) کیا تھا۔ اور اس وقت بھی یہاں بپتسما کے لئے بڑی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَدْنُ جَمَارِ الدَّجَالِ تُظِلُّ مَبْعِينَ الْقَاءِ (العنبر نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۵۴۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آجائیں گے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب دجال اردن میں آئے گا تو وہ طور پہاڑ، ٹابور پہاڑ اور جودی پہاڑ کو بلائے گا یہاں تک کہ یہ تینوں پہاڑ آپس میں اس طرح ٹکرائیں گے جیسے دو تیل یا دو مینڈھے آپس میں سینگ ٹکراتے ہیں۔ (العنبر نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۵۴۷)

حاشیہ: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

عَنْ نَهْيِكَ بْنِ صَرِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتُقَاتِلَنَّ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَقَابِلَ بِقَيْتُكُمْ عَلَى نَهْرِ الْأُرْدُنِ الدَّجَالَ أَنْتُمْ شَرْقِيَّةٌ وَهُمْ غَرْبِيَّةٌ.
(الاصابة ج: ۶ ص: ۴۷۶)

ترجمہ: حضرت نہیک ابن صریم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ضرور مشرکین سے قتل کرو گے، یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتل کریں گے۔ (اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہو گے، اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔

فائدہ: مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے جس میں مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو پائیں گے۔

دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ

حضرت مجمع بن جاریہ انصاریؒ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دجال کو لد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کریں گے (مسند احمد ج: ۳ ص: ۴۲۰، ترمذی ۲۶۴۴)۔

فائدہ: لد تل ابیب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے مطابق 61,100 ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۴ لد)

یہاں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ایئر پورٹ بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے وہ بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ایئر پورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کا نے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔ تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

حاشیہ: علامہ البانیؒ نے ترمذی کی روایت کو صحیح کہا ہے۔

عن ابی ہریرۃؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُوْهُمْ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی يَحْتَبِيَ الْيَهُودُ مِنْ وِزَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ لَيَقُوْلَنَّ الْحَجَرُ 'اَوَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَا قْتُلْهُ اِلَّا الْعَرَقُذْ فَاتَه مِنْ شَجَرَةِ الْيَهُودِ'. (مسلم شریف ج: ۱ ص: ۲۲۳۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کرینگے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائینگے تو پتھر اور درخت یوں کہے گا "اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرقہ نہیں کہے گا۔ کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

فائدہ: یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرمادے گا اور وہ بھی انکے خلاف گواہی دینگے۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ انکی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نام پر ماحولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات کے جنگلات تباہ و برباد کر دئے گئے۔ اللہ کی دشمن اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگلوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اسکے اثرات سے زمین کا ذرہ ذرہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقہ کے درخت لگانے شروع کئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔ ممکن ہے اس درخت کے ساتھ انکی کوئی خاص نسبت ہو۔

حضرت حذیفہؓ کی منسل حدیث

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذرّاء میں جنگ ہوگی، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ذرّاء کیا ہے؟ فرمایا مشرق کی جانب ایک شہر ہے، جو نہروں کے درمیان ہے، اللہ کی مخلوق میں سب سے بدتر مخلوق اور میری امت کے جابر لوگ وہاں رہتے ہیں، ان پر چار

قسم کا عذاب مسلط کیا جائیگا، اسلحہ کا (مراد جنگیں ہے۔ راقم) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئیگا، یہاں تک کہ وہ دمشق آئیگا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ پر بیعت نہ کریں، سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جسکے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائیں گے۔ اسکے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اسکو لوٹیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جسکو بنو تمیم کا شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا، چنانچہ یہ (شعیب ابن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا، اور سفیانی کی فوج کو قتل کریگا، سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کریگا، اسکے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجے گا اور کہے گا کہ جبریل انکو عذاب دو چنانچہ جبریل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر مارینگے جسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیگا، سوائے دو آدمیوں کے ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھسنے کی خبر سنا لیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں، اسکے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ وہ (رومی سردار) انکو سفیانی کے پاس بھیج دیگا، لہذا سفیانی انکو دمشق کے دروازے پر پھانسی دیدیگا پھر حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ صورتِ حال یہاں تک پہنچ جائے گی کہ سفیانی ایک عورت کے ساتھ دمشق کی مسجد میں مجلس مجلس گھومے گا، اور جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اسکی ران کے پاس آئیگی اور اس پر بیٹھ جائیگی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔ اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دیگا، اور ہر اس شخص کو قتل کر دیگا جو اس بات میں اس سے اختلاف کریگا۔ (یہ واقعات حضرت

مہدی کے ظہور سے پہلے ہونگے۔ راقم) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور انکے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے اور تمہارے اوپر محمد ﷺ کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہذا مکہ پہنچ کر اسکے ساتھ شامل ہو جاؤ، وہ مہدی ہیں اور انکا نام احمد ابن عبد اللہ ہے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس پر عمران بن حصین خزاہی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے رسول اللہ ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہونگی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا اسکے داہنے گال پر کالا تل ہوگا۔ وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال واولیہ نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے)، اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے، اسکے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے ہاتھ پر بیعت کرینگے پھر شام کی طرف کوچ کرینگے، جبریل علیہ السلام ان کے ہر اول دست پر مامور ہونگے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہونگے، زمین و آسمان والے، چرند و پرند، اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہونگی، انکے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائیگی، نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دوگنی کر دے گی اور خزانے نکال دیں گی، چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جسکی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں، (اسکے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کرینگے، حضرت حذیفہؓ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا، خواہ اونٹ کی ٹکیل ہی کیوں نہ ملے، حضرت حذیفہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہونگے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا اے حذیفہ اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہونگے، انکا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہونگے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہونگے اور دمشق پہنچیں گے، پھر اللہ انکی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا، یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا، اس کا نام ”طبارہ“ ہوگا۔ وہ

بڑا جنگجو ہوگا، سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔ راقم) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور قاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے، اسکے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا کہ صلیب غائب آئی ہے۔ (یعنی یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)۔ (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دیگا، اور کہے گا، اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت رومی دھوکہ کریں گے، اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائیگی، ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا، اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے، ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے، یہاں تک کہ وہ اٹھا کیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے، حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کریگا اور کہے گا کہ سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔ اب تمہارے امام مسلمانوں کو لیکر دمشق سے کوچ کریں گے، اور اٹھا کیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے، پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، اور مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جسکے ستر امیر (کمانڈر) ہیں انکی روشنی آسمان تک جاتی ہے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے،۔ لو ہالو ہے سے ٹکرائے گا (یعنی کمواریں نوٹ کر گریں گی) یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے مارے گا اور اسکو پھاڑ دیگا اور دو ٹکڑے کر دیگا، باوجود اسکے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم انکا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا، چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے

حاشیہ۔ اسناد احمد کی روایت میں اسی ۸۰ جھنڈوں کا ذکر ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت حرید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر سی جھنڈے ہوں گے۔ واللہ اعلم

مار لگا، اور کاٹنے والی تلواریں سے ضرب لگائے گا، اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برساتے گا، چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس صبح (دن) سخت جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا، چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ نادے ہزار قتل ہو جائیں گے، اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہو گا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے، اور وہ فخر ہونگے جن پر روانہ ہونگے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعمق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر، اپنی بند تلواریں نکالنے آئیں گے اور کہیں گے ہم اللہ کے سچے بندے ہیں، نہ تو انعام کے طلبکار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں، (بلکہ صرف اسلام کی سر بلندی کے لئے آئے ہیں) یہاں تک کہ غنق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمنی داؤں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔ راقم)۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ملکر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے، چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ اور تم قدم ب قدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہو گے، اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہو گا اور نہ مالی غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور ہو گا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ بنی آدم میں ایسا کوئی فرد نہیں جس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہوئی ہو، سوائے یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام کے۔ کیونکہ انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کرنے سے اللہ تمہیں گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے صاف کپڑا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ (یعنی اگر کسی نے پہلے گناہ کیا بھی تھا تو توبہ کرنے کے بعد بالکل صاف ہو چکا ہے)۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے

اور تکبیر کہو گے تو اسکی دیوار گر جائیگی، چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جسکے نتیجے میں اسکی دیوار گر جائیگی، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کریگا، پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے، تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ اور وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے، تم دارالبلاط (White House) میں قیام کرو گے، پوچھا گیا یا رسول اللہ یہ دارالبلاط کیا ہے؟ فرمایا بادشاہ کا محل۔ اسکے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے، پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جسکو ”قد دمار یہ“ کہا جاتا ہے، تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے و ما اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے، لہذا تم واپس آؤ گے، حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی، سو تم بیسان کی بھجوروں کی رسی سے اور بنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے، پھر تم ایک شہر جسکا نام ”عکا“ Akko (یہ حیفاء کے قریب اسرائیل کا ساحلی شہر ہے۔ دیکھیں نقشہ عکا۔) ہے وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے، (اسکے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہونگیں، اس دن تمہارے چار لشکر ہونگے، ایک مشرق والوں کا، دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا، تیسرا شام والوں کا، چوتھا اہل حجاز کا، (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کی بغض و عداوت کو ختم کر دیگا، چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ”عکا“ سے ”روم“ کی طرف چلو گے، ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائیگی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی، (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے، جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالب یہ وہی کن کا پاپ ہوگا)، تمہارے پاس آئیگا، اور پوچھے گا، کہ تمہارا امیر کہاں ہے؟ اسکو بتایا جائیگا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ (وہ راہب) انکے پاس بیٹھ جائیگا، اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے مویٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائیگا، (امیر المؤمنین کے جواب

سن کر) وہ راہب کہے گا، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا (مسلمانوں کا) دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ (اللہ) اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہوا۔ وہ (راہب مزید) سوال کریگا کہ کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟ وہ (امیر المؤمنین) جواب دیئے، ہاں۔ یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائیگا۔ اسکے بعد کہے گا اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے، اور یہی موسیٰ کا دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسکو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا، نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل بر قلیط میں اس طرح ہیں کہ وہ (نبی ﷺ) سرخ اونٹنی والے ہونگے، اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو، سو مجھے اجازت دو کہ میں ان (اپنے لوگوں) کے پاس جاؤں اور انکو (اسلام کی) دعوت دوں، اسلئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب اسکے سروں پر منڈلا رہا ہے، چنانچہ یہ (راہب) جائیگا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائیگا اے روم والو! تمہارے پاس اسماعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جنکا ذکر توریت و انجیل میں موجود ہے، انکا نبی سرخ اونٹنی والا تھا، لہذا انکی دعوت پر لبیک کہو اور انکی اطاعت کر لو، (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑینگے اور اسکو قتل کر دیں گے، اسکے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائیگی، پھر امیر المؤمنین کھڑے ہونگے اور کہیں گے کہ لوگو! راہب کو شہید کر دیا گیا ہے، حضرت حذیفہ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ راہب تمہاری ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے۔ ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر چکر دعوت دینا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائیں گی، اور باقی اسکو شہید کر دیں گے، پھر امیر المؤمنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے۔ واللہ اعلم راقم) (گزشتہ بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے، جسکے نتیجے میں شہر کی دیوار گر جائیگی۔ اس شہر کا نام روم اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا اتار ہوتا ہے، (جب دیوار گر جائیگی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے، اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے اس تابوت میں سیکنہ (Ark of the Covenant) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان

ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہونگی، سلیمان علیہ السلام کا منبر ہوگا، اور ”من“ کی دو بوریاں ہونگی جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا تو اللہ نے نخب نھر کو بھیجا اور اس نے بیت المقدس میں ستر ہزار (بنی اسرائیل) کو قتل کیا، پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور قارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور انکو نخب نھر سے نجات دلائے چنانچہ اس نے انکو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لا کر آباد کیا، (آگے) فرمایا اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اسکی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے، اسکے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَإِنْ عُدْتُمْ عَدُوًّا لِّعَنِي (اے بنی اسرائیل) اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔** سو انھوں نے دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے انکو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا، اس طرح مسلمان وہی خزانے نکالینگے اور اسکو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اسکے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ”قاطع“ نامی شہر پہنچیں گے، یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟ فرمایا کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے، اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے انکو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے، سمندروں میں گہرائیاں (اور موجیں) ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس بات پر حضرت عبداللہ ابن سلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا، توریت میں اس شہر کی تفصیل (یہ ہے) اسکی لمبائی ہزار میل، اور انجیل میں اسکا نام ”فرع“ یا ”قرع“ ہے، اور اسکی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسکے تین سو ساٹھ دروازے ہیں ہر دروازے سے ایک لاکھ سنبھو

نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اسکی دیوار (یا اس وقت جو بھی حفاظتی انتظام ہوگا۔ راقم) گر جائیگی، اس طرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنا لیں گے، پھر تم وہاں سات سماں رہو گے، پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو بھٹکی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہو ہی نہ، (یعنی جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دیا گیا ہو)۔ وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اسکی جانب سے تین زوردار چیخیں ہونگی جس کو مشرق و مغرب والے سب سنیں گے، وہ دُ م کئے گدھے (یا اس ڈیزائن کا طیارہ یا کوئی اور اڑنے والی سواری۔ راقم واللہ اعلم) پر سوار ہوگا جسکے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس فٹ ہوگا، اسکے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے (کفار اس وقت بڑے سے بڑا مسافر بردار طیارہ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ راقم) ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہونگے جن کے جسموں پر تجمانی چادریں ہونگی (تجمانی چادریں بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہونگے تو عیسیٰ ابن مریم کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں، انکے جسم پر دو کپڑے ہونگے، انکے (ہاں اتنے چمک دار ہونگے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ) سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ اگر میں انکے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے مل لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انکی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی (کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ) تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے، لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دینگے، اب امیر المؤمنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھئے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے، تو ان سے عیسیٰ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھائیے) اس طرح عیسیٰ انکے پیچھے نماز پڑھیں گے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ امت کامیاب ہوگئی جسکے شروع میں، میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔ (پھر) فرمایا دجال آئیگا اسکے پاس پانی کے ذخائر اور پھل فروٹ ہونگے، آسمان کو حکم

دیگا کہ برس تو وہ برس پڑیگا، زمین کو حکم دیگا کہ (اپنی پیداوار) اگا تو وہ اگا دے گی، اسکے پاس ٹریڈ کا پہاڑ ہوگا (اس سے مردا تیار کھانا ہو سکتا ہے، ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ بیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ راقم) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا (یا بڑی مانی ہوگی۔ اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف پہاڑ نہیں ہوگا بلکہ اس میں گھی بھی ہوگا۔ یعنی تیار شدہ کھانا ہوگا، راقم)۔ اسکا ایک قصبہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گذریگا جسکے والدین مر چکے ہونگے، تو وہ (دجال اس دیہاتی سے) کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو (زندہ کر کے) اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دیگا؟ فرمایا کہ وہ (دیہاتی کہے گا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا) کہ اسکے ماں باپ کی شکل اسکے سامنے بنا کر پیش کر دو (چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائینگے ایک اسکے باپ کی شکل میں اور دوسرا اسکی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے اے بیٹے اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اسکے بعد عیسیٰ ابن مریم اسکو فلسطین کے لڈ (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (اس وقت لڈ اسرائیل میں ہے)۔ (الحس الوارفة فی القرن ح. ۵ ص: ۱۱۱۰)

نوٹ: یہ روایت مزید باقی ہے اور یاجوج ماجوج سے لیکر قیامت تک کی علامات اس میں بیان کی گئی ہیں لیکن چونکہ ہمارا موضوع دجال تک ہے اسلئے اسی پر اکتفا کیا ہے۔
 ف ۱ یہ مکمل روایت ایک جگہ اگرچہ کہیں اور نہیں مل سکی البتہ اسکے مختلف حصے نعیم ابن حمد نے ”الفتن“ میں نقل کئے ہیں۔ اس روایت کے کچھ حصے صحیح کچھ ضعیف اور کچھ منکر ہیں۔

ف ۲ اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے۔ لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (وجہ و فرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دونہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے، جو اس وقت ترکی سے لیکر شام ہوتا ہوا بصرہ تک جاتا ہے۔ یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جسکو انگلش میں میسپوٹیمیا (Mesopotamia) کہتے ہیں۔ میسپوٹیمیا اصل میں یونانی لفظ ہے جسکے معنی ”دو دریاؤں کے درمیان“ ہے۔ عراق کو بھی اسی وجہ سے میسپوٹیمیا کہا گیا

ہے کہ دجلہ و فرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گذرتا ہے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا)

فائدہ ۳: مشرق سے ایک دابة کے نکلنے کا ذکر ہے، اس کا ترجمہ ہم نے سواری سے کیا ہے۔ اس کو بنو تمیم کے شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہے ہوئے۔ ممکن ہے یہ خراسان سے آنے والے لشکر کا حصہ ہوں۔

ف ۴: حضرت مہدی کو جنگِ اعماق کے موقع پر تین جگہوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے مراد خراسان اور یمن سے۔ حالانکہ ان کے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی محمد بن اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

ف ۵: اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عقیق میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسایگا جو ساحلِ فرات پر ہونگی، آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے۔ اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ پچھتر (75) کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہو سکتی ہے۔ اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

ف ۶: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتحِ روم کے لئے بحری جہاد کیا جائے گا۔

ف ۷: مجاہدینِ روم کا وہ شہر جہاں انکا بزارا رہتا ہے فتح کرنے کے بعد ”قاطع“ شہر فتح کریں گے اور وہاں سات سال تک رہیں گے۔ یعنی چھ سال رہیں گے اور ساتویں سال دجال آئے گا۔

دجال کا دجل و فریب

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کا دجل و فریب ہمہ جہت (Multi dimention) ہوگا۔ جھوٹ، فریب، افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک و شبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ لیکن اسکے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے بہتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہو سکتا ہے؟

۱۔ دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خوں ریز جنگیں اور انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہوگا۔ بے روزگاری، مہنگائی، معاشرتی نا انصافیوں کا دور دورا ہوگا۔ گھروں کا امن و سکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا۔ اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو نوائس فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قائدین سے مایوس ہو کر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہونگے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

۲۔ اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک ایڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کر دیں گے کہ اس نے بے روزگاروں کو روزگار دیا ہے، قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے، مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت و عداوت کو ختم کر کے ان کو محبت و بھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے، دنیا سے شر پسندوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا، اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے کہ کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر



ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

۳۔ پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ یعنی وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ۱۔
۴۔ پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔ (اللہ ہر مسلمان کو اس کا نئے ملعون کے فتنے سے بچائے۔ آمین)

حضرت مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں

یہ ابلیس کا پرانا طریقہ کار ہے کہ وہ حق کو مشتبہ (Suspected) بنانے کے لیے اپنے پیدا کئے ایجنٹوں کو حق کے دعوے کیساتھ میدان میں اتارتا ہے۔ نیز حق کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ابلیس کی انتہائی کوشش ہوگی کہ وہ حضرت مہدی کی آمد سے پہلے چند نقلی مہدی کھڑے کرے تاکہ کچھ انکے ساتھ جا کر حق سے دور ہو جائیں اور جب اصلی مہدی آئیں تو لوگ خود بخود تذبذب (Dilema) کا شکار ہو جائیں کہ پتہ نہیں یہ بھی اصلی ہیں یا نہیں؟ گمراہ کرینوے قائدین کی حدیث میں آپ ﷺ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اسکے لئے ابلیس کی کوششیں کچھ یوں ہو سکتی ہیں:

۱۔ جھوٹے مہدی کے دعویداروں کو کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ جس میں حضرت مہدی کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جائے۔ یہ جھوٹے دعویدار ایک سے زیادہ ہونگے اور ظاہر ہے کہ اس مہدی کو علم، خوبصورت شکل و صورت اور بہت مضبوط حلقہ مریداں کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے گا اور بڑے بڑے جے قے والے اس جھوٹے مہدی کو سچا ثابت کر رہے ہونگے۔

۲۔ دوسرا طریقہ ابلیسی قوتوں کی جانب سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اصل مہدی کے انتظار میں ہوں اور انکو اپنے ایجنٹوں اور پروپیگنڈے کے ذریعہ جھوٹا (نعوذ باللہ) ثابت کرنے کی کوشش

حاشیہ ۱۔ بن حجن نے حضرت ابوامامہ باطنی سے دجال کے نبوت کے دعوے کی روایت نقل کی ہے اس طرح اس کے ساتھ لوگوں کی غمخیزی ہمدردیاں بھی شامل ہو جائیں گی۔

کریں۔ اسکے لیے وہ ہر ملک فکر کے اہل الرائے حضرات کی خدمات حاصل کرنا چاہیں گے جیسا کہ اس دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اس بات کو شاید اس طرح نہ سمجھا جاسکے۔ ایک مثال سے بات سمجھ میں آسکتی ہے۔

جب کوئی شخصیت موجود ہوتی ہے تو اسکے حامی بھی ہوتے ہیں اور مخالفین بھی۔ آپ کسی بھی مسلک کے قائد کو لے لیں خود اسی کے ہم مسلکوں میں سے اسکے جانثار بھی ملیں گے اور تنقید کرنیوالے بھی۔ بلکہ اسکو کفر کا ایجنٹ تک کہتے ہوں گے۔ ہر مسلک کے لوگ اپنے قائد کے نقشے قدم پر چل کر رہتے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے قائد سے پوچھا کہ فلاں شخص ہیں، انکا آج کل بڑا کام ہے اور سنا ہے بڑے اللہ والے ہیں بڑی انکی قربانیاں ہیں تو حضرت آپ کی انکے بارے میں کیا رائے ہے؟

اب جو رائے اس شخصیت کے بارے میں حضرت دینگے انکے تمام حلقے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر حضرت نے فرما دیا سرکار کا آدمی ہے تو اب خواہ وہ شخصیت وقت کی ابدال کیوں نہ ہو، بھلے ہی فرشتے اسکی راہوں میں پر بچھاتے ہوں لیکن حضرت کے فتوے کے بعد انکا پورا حلقہ اسکو سرکار کا ایجنٹ کہتا رہے گا۔

یہ وہ بیماری ہے جو سب سے زیادہ اس طبقے میں ہے جسکے تمام افراد کے ہاتھ میں حق کا علم ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر ایک کا علم ایک دوسرے سے مختلف ہے اور باوجود اسکے کہ سب کا تعلق ایک ہی مسلک سے ہے پھر بھی ہر ایک کا دعویٰ یہ ہیکہ بس اسکا علم ہی حق کا علم ہے۔

کاش! اگر یہ اپنی اناؤں کے علم کو سرنگوں کر لیتے تو خدا کی قسم حق کا علم انہیں کے ہاتھوں دنیا پر لہرا رہا ہوتا۔ کاش! اگر یہ اپنے دل و دماغ اور افکار و نظریات کی محدود (Finite) سرحدوں کو ا محدود (Infinite) کر دیتے تو آج بحر و بر اور صحراء و خلائے انکے نعروں سے گونج رہی ہوتیں، ایک دوسرے پر دشمن کا ایجنٹ ہونے کا فتویٰ لگانے کے بجائے اسلام کے دشمنوں پر توجہ دیتے تو انکی صفوں سے کیا تمام جگہوں سے دشمن کے ایجنٹوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ دجال کے ان خطرناک دجل و فریب کو ذہن میں رکھ کر اہل مومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسی عظیم ہستیاں رو پڑتی تھیں بہادر

سے بہادر صحابہؓ نے لگتے تھے۔

یہ انکا خوف آخرت تھا اور نہ انکے لئے کیا پریشانی ہو سکتی تھی جو اللہ کی جانب سے ہدایت یافتہ ہوں اور جسکی رہنمائی نور الہی سے کی جاتی ہو۔ فکر کا مقام تو ہم گناہگاروں کے لئے ہے لیکن افسوس ہم کبھی غور کرنے کی بھی تکلیف نہیں کرتے اور اس طرح مطمئن ہیں جیسے کوئی فتنہ ہے ہی نہیں۔

دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں

دجال اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک امتحان و آزمائش ہو گا تاکہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دئے گئے ہونگے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔

دور جدید کی ایجادات سائنسی تجربات و تحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات با آسانی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ابلیسی مشن کو پورا کرنے کیلئے کی جا رہی ہیں۔ یہاں ہم عالمی اداروں کی تیاریوں کا مختصر خاکہ پیش کریں گے تاکہ حالات کا کچھ اندازہ ہو سکے۔

دجال اور غذائی مواد

دجال کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ اسکے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانی والی سب سے بڑی کمپنی نیسلے (Nestle) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے۔ اور اسکا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد، مشروبات (Beverages)، چاکلیٹ، تمام مٹھائیاں، کافی، پاؤڈر دودھ، بچوں کا دودھ، پانی، آئس کریم، تمام قسم کا غلہ، چٹنیاں، سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو۔ اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں

نہیلے کی محتاج ہے۔

کاشت کار بمقابلہ دجال

جوہگ دجال کی خدائی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے دجال ان سے ناراض ہو کر واپس چلا جائے گا اور پھر ان کی کمیتیاں سوکھ جائیں گی۔ اس بات کو کاشتکار حضرات آج کے دور میں بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک لفظ کا مطلب سمجھتے چلیں۔

پٹینٹ (Patent)۔ یہ ایک قانون ہے جو مالک کی حق ملکیت کو ثابت کرتا ہے۔ نئی عالمی زرعی پالیسی، جس کو کسانوں کی ترقی و خوشحالی میں انقلاب کا نام دیا جا رہا ہے دراصل ان کے ہاتھ سے اناج کا ایک ایک دانہ تک چھین لینے کی سازش ہے۔

غذائی مواد کے بیجوں (seeds) کو پٹینٹ کے ذریعے یہودی کمپنیاں کسی بیج کو Patent کر میں تو پھر گویا وہ ان کی ملکیت ہو گیا۔ مثلاً پاکستانی چاول کو وہ کسی نام سے پٹینٹ کر لیں تو ہمارا ہر کسان اس کمپنی سے ہاستی کا بیج خریدنے کا پابند ہوگا اگر وہ اپنا بیج بنائے گا تو اس پر جرمانہ اور جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ چونکہ یہ بیج مصنوعی طور پر جینیاتی (Genetic) طریقے سے تیار کیا جاتا ہے اسلئے یہ بیج ایک سال ہی پیداوار کا سکے گا۔ آئندہ سال پھر اگر ہاستی کاشت کرنا ہو تو نیا بیج خریدنا پڑیگا۔ اس کے ساتھ دوائی بھی اسی کمپنی کی اس پر کام کرے گی۔ اور اگر کسی اور کمپنی کا اسپرے کیا تو فصل تباہ ہو جائے گی۔ نیز اس بیج سے تیار شدہ فصل غذا کے بجائے بیماری ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قحط زدہ افریقی ممالک نے ان بیجوں سے تیار شدہ امریکی غذائی امداد لینے سے انکار کر دیا اور زیمبیا کے صدر نے یہاں تک کہا کہ ”اپنے لوگوں کو دینے سے قبل ہمیں اسکی جانچ ضرور کرنی ہے، ہم زہری خوراک کھانے پر بھوک سے مرنے کو ترجیح دیں گے۔“

دیکھنے میں تو یہ قانون بڑا سادہ نظر آتا ہے لیکن معاملہ جسکی لائنیں اس کی بھینس والا ہے۔ اس قانون کا سہارا لے کر عالمی یہودی کمپنیوں نے دنیا کی تجارت پر کنٹرول کے بعد اب تمام دنیا کی پیداوار پر قبضے کے لئے یہ قانون بنایا ہے۔ تاکہ کل اگر کوئی انکی بات ماننے سے انکار کرے تو اس کو اناج کے دانے دانے کے لئے محتاج بنادیا جائے۔

پینٹ بل کے ذریعے اس طرح دھیرے دھیرے وہ ہماری پیداوار پر قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ جدیدی وہ تمام دنیا کی پیداوار پر مکمل کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اس بات کو سمجھنے کے لئے آپ نئی زرعی پالیسیوں کا مطالعہ کیجئے یا پھر پنجاب کے کسانوں سے تفصیل دریافت کریں تو بات باسانی سمجھ میں آ جائیگی۔ دھیرے دھیرے ملک کے اندر غذائی مواد گندم چاول وغیرہ کی کاشت کی مسلسل حوصلہ شکنی کر کے اسکی کاشت کو کم کرایا جا رہا ہے۔

کیا یہ ایسا نہیں کہ ہم ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود گندم اور چینی درآمد (Import) کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں؟ آخر کیوں؟ کئی سالوں سے ملک میں گندم وغیرہ کا مطلوبہ ہدف حاصل نہیں کیا جا رہا ہے۔ جسکی وجہ سے ہر سال پاکستان کو لاکھوں ٹن گندم درآمد (Import) کرنی پڑ رہی ہے۔ کیا یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ یہ سب کس کے کہنے پر کیا جا رہا ہے؟

آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے کہنے پر؟ لیکن دانشور تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بہت ہمدرد ہیں ہمارے بچوں کو گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلاتے ہیں تو آخر وہ ہمیں قحط زدہ کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

غذائی مواد کو اپنے قبضے میں کرنے کے علاوہ یہودیوں کا تخریبی کام یہ ہے کہ جراثیمی ہتھیاروں (Biological Weapons) کے ذریعے وہ کسی بھی فصل کو تباہ کرنے کی صلاحیت بنا رہے ہیں اور کچھ بتا چکے ہیں۔

جو لوگ دجال کی بات مان لیں گے انکی فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی۔ ممکن ہے دجال ان کو اس وقت پانی اور اسپرے دیدے تو ظاہر ہے ان کی فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی۔

سپ ۱۱۱۱ نے جو کچھ بیان کیا وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہیگا خواہ ظاہری حالات ابھی اسکے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اب تو حالات بھی نیچے کی احادیث کے مطابق ہوتے چلے جا رہے ہیں لہذا اب بھی ان خطرات سے غافل رہنا کہاں کی عقلمندی اور کہاں کا دین ہے؟

دجال کے پاس گرم گوشت کا پہاڑ ہوگا:

نُعیم ابن حماد کی ”الغنی“ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت میں گذرا ومعہ جبل من مرق و عرق اللحم حار لا یبرد کہ دجال کے پاس شوربے یا بخنی کا پہاڑ ہوگا، اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے۔ یہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گزار کر محفوظ رکھنے کے لئے مستقل ایک عالمی ادارہ قائم ہے۔ جو فوڈ پروسیسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing And Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔ اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انہیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ جن میں، سوپ، چٹنیاں، سبزیاں، گوشت، مچھلی اور ڈیری سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔ ہذا آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا ”ٹھنڈا نہیں ہوگا“۔ اپنے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

عالمی ادارہ صحت (W.H.O)

ڈاکٹری انتہی معزز اور قابل قدر پیشہ ہے ہسپتالوں میں آپ نے لکھا دیکھا ہوگا من احیا ہا فکانما احیا الناس جمعیا (جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی)۔ لیکن اس پیشہ کی مثال بھی تلواریں کے مانند ہے کہ تلوار اگر اللہ والوں کے ہاتھ میں ہو تو تمام انسانیت کے لئے رحمت کا کام دیتی ہے اور انسانیت کو تمام موذی امراض (انسانیت کے دشمنوں) سے بچاتی ہے لیکن اگر یہی تلوار بے دین اور اللہ کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلی جائے تو انسانیت کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ ڈاکٹری کے پیشہ کے ساتھ بھی آج یہی معاملہ ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی باتوں کو میڈیا کے ذریعے اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی آسمان

سے اتری وحی ہو کہ اس کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن کیا آپ نہیں جانتے WHO کیا ہے؟ اسکے کرتا دھرتا کون ہیں؟ اسکو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟ اور اسکا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہے یا کچھ اور؟

یہاں ہم اتنا کہیں گے کہ یہ ادارہ سو فیصد یہودی ادارہ ہے۔ جس کا کام ان تمام چیزوں کی ایجاد ہے جو ابلیسی مشن میں یہودیوں کے لیے مدگار ثابت ہوں، خواہ وہ تخریبی (Destructive) ایجاد ہو یا تعمیری (Constructive)۔ یہاں بحث کو مختصر کرتے ہوئے صرف چند چیزوں کی طرف اشارہ کریں گے کہ WHO یہودی مفادات کے لیے کس طرح راہ ہموار کرتا ہے۔

قدرتی غذائی اشیاء اللہ نے انسانوں کی ضرورت کے لیے پیدا فرمائیں اور ہر خطہ میں ان کے مزاج موسم اور جغرافیہ کے اعتبار سے مختلف قسم کے پھل فروٹ اور سبزیاں اگائیں۔ یہ تمام چیزیں اس ملک کے باشندوں کی ملکیت تھیں اور وہ پیٹ بھرنے میں کسی کے محتاج نہیں تھے۔ اپنا اگاتے تھے اور اپنا کھاتے تھے۔ لیکن اللہ کی دشمن قوم یہود سے یہ برداشت نہ ہوا اور انہوں نے ان وسائل کو اپنے ہاتھ میں لینے کا پروگرام بنالیا۔ (بالکل اسی طرح جیسے اللہ کے نازل کردہ من و سوئی پر راضی نہ ہوئے تھے بلکہ معیشت کو اپنے کنٹرول میں لینے کے لئے انہوں نے سبزیوں اور دالوں کی اللہ سے فرمائش کی تھی تاکہ ذخیرہ اندوزی کر کے اپنی شری فطرت کا مظاہرہ کر سکیں)۔

اس کے لئے انہوں نے عالمی ادارہ صحت سے ایسے حکم نامے جاری کرائے جن میں قدرتی کھانے پینے کی چیزوں کو صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیا گیا۔ جس کی وجہ سے دنیا دھیرے دھیرے قدرتی کھانے پینے کی چیزوں سے دور ہوتی چلی گئی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ غذائی اشیاء کا محتاج بن گئی۔ حالانکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں جو کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتی ہیں ان میں اکثر خراب اور غیر معیاری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ خصوصاً ترقی پذیر ممالک (Developing Countries) کے لئے تو وہ کسی قانون کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔

1997 میں سعودی وزارت تجارت نے امریکی ہڈن فوڈ کمپنی پر جراثیم (Bacteria)



سے متاثرہ گوشت کی فراہمی کا اہرام لگاتے ہوئے اسکو بلیک لسٹ کر دیا تھا۔ اس کے بعد مسقط حکومت نے بھی امریکہ سمیت تمام مغربی ممالک سے گوشت کی درآمد (Import) پر پابندی عائد کر دی۔ (بحوالہ ڈان 24 دسمبر 2004)

یہودی ملٹی نیشنل کمپنیاں اسٹیل کے کارخانے لگا کر اس سے دولت کمانا چاہتی تھیں لہذا اس ماں کے لئے منڈیوں کی تلاش کی گئی جہاں انکا تیار کردہ مال کھپ سکے۔ اسکے لئے بھی عالمی اداروں کی خدمات حاصل کی گئیں اور حکم نامہ جاری کر دیا گیا کہ مٹی کے برتنوں میں کھانا نقصان دہ ہے۔ پھر کیا تھا جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ان کی بات ماننا فرض کا درجہ رکھتا تھا بغیر اس کی حقیقت میں غور کئے ہوئے کر اسکے پس پردہ اصل حقائق کیا ہیں؟

اس طرح انھوں نے گھروں سے مٹی کے برتنوں کا استعمال چھڑوا دیا۔ پھر طرفہ متاثرہ یہ کہ جن مٹی کے برتنوں کو نقصان دہ اور ازکار رفتہ (Old Fashioned) کہہ کر گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اب دی مٹی کے برتن فائو سٹار ہوٹلوں میں پہنچ چکے ہیں اور ان میں کھانے کا اپنا ہی ایک مزار ہوتا جاتا ہے۔

لوگوں کے ذہن چونکہ مغربی میڈیا کے زہریلی اثرات سے بری طرح متاثر ہیں لہذا جواہل مغرب کہتے ہیں بغیر غور و فکر کئے ہوئے اس کو تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ خدا را آپ نے اپنی جس عقل کو بی بی سی اور سی این این کے پاس گروی رکھ دیا ہے ان سے واپس لے لیجئے ورنہ اس کو بھی کسی دن ٹن پیک کر کے اور نیسیے کا لیبل لگا کر عالمی مارکیٹ میں بیچ دیا جائے گا۔

عقل کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

عالمی ادارہ صحت نے دجال کے لیے بہت سے معاملات میں راہ ہموار کی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر کسی کا اونٹ مر گیا ہو گا تو دجال اس کے اونٹ کی طرح بنادے گا اور یہ واقعہ دو ایک دیہاتی کو دکھائیگا۔ یہ جادو بھی ہو سکتا ہے اور جینیاتی کلوننگ Genetic Cloning کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔

اگرچہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے حکم سے شیاطین دیہاتی کے ماں باپ کی شکل میں آجائیں گے، اسکے باوجود کلوننگ کے عمل کو اس کی وجہ سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ شیطان کا لفظ قرآن وحدیث میں انسانوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ہے

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ الْإِيَّه

ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے ایک دشمن بنایا انسان شیطان میں سے اور جن شیطان میں سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذرؓ! کیا تم نے انسان اور جن شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی؟ حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا۔ کیا شیطان انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بلکہ انسان شیطان کا شر جن شیطان سے زیادہ ہوتا ہے۔

مغرب کی تجربہ گاہوں میں انسانی کلوننگ کے حوالے سے مختلف تجربات کئے جا رہے ہیں۔ اور ان میں سب سے خطرناک کوشش ایک ایسا انسان بنانے کی ہے جو طاقت کے اعتبار سے ناقابل شکست، اور ذہانت میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ اسکے لئے بنیادی کردار نیشنل جغرافک ادا کرتا ہے جس کا کام جانوروں پر تحقیق ہے۔ بظاہر عام تفریحی نظر آنے والا یہ ادارہ ایسا نہیں جیسا نظر آتا ہے۔ اسکے اصل مقاصد جینیاتی انسان اور ایک نئی قسم کی مخلوق ایجاد کرنے کی کوشش ہے۔ نیشنل جغرافک کے تمام اخراجات یہودی برداشت کرتے ہیں۔

انہی عالمی طبی اداروں کے کہنے پر اگلے فنڈ پر چلنے والی این جی اوز مسلم ممالک میں نسل کشی کر رہی ہیں۔ سب کی آنکھوں کے سامنے انہی کے ہاتھوں سے مسلمانوں کی نسلوں کو تباہ کرایا جا رہا ہے۔ انکی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی گودوں کو سونا کرایا جا رہا ہے پھر بھی قوم جان بوجھ کر بھڑمانہ خاموشی اور غفلت برت رہی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کی مہم جس گھناؤنے انداز میں چلائی جا رہی ہے، اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ زنا کاری و فحاشی کے راستے کی ساری رکاوٹوں کو ختم کر دیا جائے۔

کیا قوم کو کچھ احساس ہے کہ یہودی اداروں کے فنڈ سے قوم کی نئی نسل کو نفسیاتی طور پر مفلوج کرنے کی سازش کی جا رہی ہے؟ قوم اتنی سادہ کیوں ہو گئی کہ اتنا بھی غور نہیں کرتی کہ اس قوم کے دشمن کبھی ہمارا بھلا نہیں سوچ سکتے۔

جن یہودی سرمایہ داروں نے ہمارے ملک کی معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا، گندم چاول اور گھی کی قیمتوں کو آسمان پر پہنچا کر قوم کے بچوں کے منہ سے نوالہ تک چھین لیا، عام دوائیوں پر آئی ایم ایف اور عالمی بینک نے اتنے ٹیکس لگوا دیے کہ ایک غریب آدمی ان دوائیوں کے مقابلے میں موت کو پسند کرنے لگا، گلی گلی انٹرنیٹ کیفے کھول کر قوم کے کمسنوں کو فحاشی میں مبتلا کر کے، ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج (Paralyzed) کر دیا گیا، وہ عالمی یہودی ادارے ہماری قوم کے اتنے ہمدرد ہو گئے کہ انھیں اس قوم کی نئی نسل کی فکر لگ گئی۔ آخر کیوں؟

اس وقت اللہ کے دشمنوں کے ذریعے انسانوں پر اور خصوصاً تیسری دنیا کے لوگوں پر جو تجربات کئے جا رہے ہیں انکی تفصیل پڑھ کر انسانیت کے دشمنوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طرح سے انسانوں کے خلاف کام کر رہے ہیں جسکے نتیجے میں آج انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ نام نہاد مہذب دنیا کے شر سے نہ تو فضاء محفوظ ہے، نہ سمندر اور نہ ہی زمین۔ قدرتی غذائی اشیاء کا استعمال طاقت کے زور پر ختم کر کے انگریزی ادویات سے تیار شدہ گندم اور دیگر اشیاء تیار کرائی جا رہی ہیں جو بجائے غذا کے بیماری ہیں جراثیمی ہتھیاروں کے ذریعے پانی کے ذخائر کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پر فضاء مقامات پر پولن کے درخت (وہ درخت جس سے بہار کے موسم میں روئی کی طرح ایک چیز نکلتی ہے) لگا کر وہاں کی فضاء کو پولن سے زہر آلود کر کے لوگوں کو دے کی بیماری میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ پانی کے زیر زمین ذخائر ختم کرنے کے لئے لپٹس کے درخت لگائے گئے ہیں۔ اگر پتہ لگایا جائے کہ یہ کس ملک سے اور کس کے پیسوں پر درآمد کر کے لگوائے جاتے ہیں اور پھر کس کی نگرانی میں انکی دیکھ بھال کی جاتی ہے تو سب کچھ کھل

کر سامنے آجائے گا کہ نام نہاد این جی اوز کس قدر ملک و ملت دشمن سرگرمیوں میں مگوث ہیں۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان سب چیزوں کا دجال سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ ان چیزوں کا دجال سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایمان والے دجال سے قتال کریں گے جبکہ یہودی اور فاسق و فاجر لوگوں کی اکثریت اس کیساتھ ہوگی۔

لہذا دجال کے ایجنٹ مسلمانوں کو گناہوں کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نیک سے نیک مسلمان کو بھی اگر مشکوک کھانا کھلایا جائے تو اس کے اثرات سب سے پہلے اس کے دل پر پڑتے ہیں۔ چنانچہ عالمی اداروں نے اس کی مکمل کوشش کی ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ مصنوعی کھانے پینے کی اشیاء میں وہ کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو انسانی جسم میں داخل ہو کر انسان کو فشی و مریانی کی طرف مائل کرتے ہیں۔ نیز ان کی قوت باہ کو متاثر کرتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے اعصابی نظام (Nervous System) کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

اس وقت مسلمان ڈاکٹر حضرات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امت کو ان تمام خطرات سے آگاہ کریں، جو امت کو اس وقت عالمی کفر کی جانب سے درپیش ہیں۔ اگرچہ یہ وقت ایسا ہے کہ جب حق کہنے پر آگ اور جھوٹ کے آگے سر جھکانے پر ڈالر برس رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کی حدیث پر مکمل یقین ہے کہ دجال کے وقت میں جو اسکی آگ ہوگی وہ حقیقت میں ٹھنڈا مینھا پانی ہوگا۔ تو ڈاکٹر حضرات کو وہی اختیار کرنا چاہئے جو ان کے لئے فائدہ مند ہو۔

معدنی وسائل

جہاں تک دنیا کے معدنی وسائل کا تعلق ہے اس وقت دنیا کے تمام معدنی وسائل پر یہودیوں کا بالواسطہ یا بلاواسطہ (Directly or Indirectly) کنٹرول ہے۔

دولت کا ارتکاز

حدیث میں آپ نے پڑھا کہ دجال کے پاس دولت کے بے شمار خزانے ہونگے۔ چنانچہ یہودی دنیا کی تمام دولت کو اپنے قبضے میں کر رہے ہیں۔ دنیا سے گولڈ اسٹینڈرڈ کا خاتمہ کر کے سونا

اپنے قبضے میں لیکر دنیا کے ہاتھوں میں رنگ برنگی کاغذ کے ٹکڑے (کرنسی نوٹ وغیرہ) تھما دیئے گئے ہیں جن کو یہودی غلامی میں جکڑی دنیا نوٹ یا دولت سمجھتی ہے (یہ خوش فہمی جلد دور ہو جائیگی) بلکہ اب تو وہ نوٹ بھی ان سے چھینے جا رہے ہیں اور پلاسٹک کے کارڈ تھمائے جا رہے ہیں۔ نادان پلاسٹک کارڈ (کریڈٹ کارڈز) ہاتھ میں پکڑ کر خود کو کروڑ پتی اور ارب پتی سمجھتا ہے۔ کمپیوٹر کے کی بورڈ پر بیٹھ کر اپنی انگلیوں کے اشاروں سے کروڑوں اور عربوں روپے کا حساب کتاب کرنے والا اس دن کیا کرے گا جب اپنی انگلیوں سے کی بورڈ کو پیٹے پیٹے تھک جائے گا لیکن اس کے آن لائن اکاؤنٹ کا کہیں کوئی پتہ سرانہیں ہوگا۔

پہلے تو یہودیوں نے بڑی بڑی کمپنیوں کو اپنے قبضہ میں لیا اب وہ فحشی سطح پر آ کر ہر شہر میں اپنے بڑے بڑے شاہنگ پلازے بنا رہے ہیں۔ جہاں 25 پیسے کی ٹانی سے لیکر لاکھوں روپے تک کا سامان دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح اب وہ دنیا کی ہچی کچی دولت بھی اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے ہیں۔

عالمی بینک اور آئی ایم ایف: ان دونوں اداروں نے ابھی تک دنیا کی دولت کو اس انداز میں لٹا رہا ہے کہ لٹنے والی قوموں کے نام نہاد دانشور، ان اداروں کو قوموں کا محسن ثابت کرتے رہے ہیں۔ یہ دونوں سو فیصد یہودی ادارے ہیں۔ جن کا مقصد مالی نظام کے ذریعے ساری دنیا کے سیاسی، سماجی، عسکری، تجارتی، تعلیمی اور پانی کے نظام کو کنٹرول کرنا ہے۔

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ان دونوں اداروں نے ساری دنیا کو اس وقت اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔ اور مختلف ممالک میں تعمیر و ترقی (یا قوموں کو غلام بنانے) کے پروگرام یہیں طے پاتے ہیں۔ اس مالی نظام کے ذریعے ان اداروں نے مختلف مسلم ممالک کو کتنی ہی مرتبہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر دجاں کے مالی فتنے کو کوئی اچھی طرح سمجھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے قرضے جاری کرنے کے طریقوں اور ان قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔



دنیا کی بچی بھی تجارت و معیشت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے عالمی ڈاکوؤں کا ایک گینگ بنایا گیا، جسکا کام دنیا کے اندر پھیلی چھوٹی صنعتوں (Small Industries) کو قوت کے ذریعے تباہ کر کے، ان میں لگے لاکھوں مزدوروں کو بے روزگار کر کے، غریبوں کے منہ سے آخری نوالہ تک چھین کر، ان کو سسک سسک کر مرنے پر مجبور کرنا تھا، پھر اس گینگ کو ”تہذیب و شائستگی“ کا لبادہ اوڑھا کر اس کو ”ڈبلیوٹی او“ کا نام دیدیا گیا۔

یہ اتنا سنگ دل اور بے رحم ادارہ ہے، جس کے قلم کے اثرات غریبوں، مرض سے بھگتے بیماروں اور کمزور انسانوں پر پڑنے والے ہیں۔ کیونکہ اسکا سب سے زیادہ اثر زراعت، صحت اور تعلیم پر پڑتا ہے۔

ڈبلیوٹی او نے پاکستان پر اپنے اثرات دکھانے شروع کر دیے ہیں، اور سب سے پہلے ٹیکسٹائل کی صنعت متاثر ہونا شروع ہوئی ہے۔ اور برآمدات میں کمی واقع ہونا شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان میں 27 لاکھ ایکڑ رقبے پر ہونے والی گنے کی فصل کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی، کیونکہ زیادہ گنا پیدا کرنے والے ممالک کی جانب سے عالمی مارکیٹ میں کم قیمت پر چینی فراہم کی جائیگی۔ جسکی وجہ سے پاکستان کی 77 شوگر ملیں بند ہو جائیں گی جس کے نتیجے میں ہزاروں مزدور بے روزگار ہو جائیں گے۔

افرادى وسائل (Human Resources)

دیگر وسائل کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے اپنے دشمنوں کے افرادى وسائل کو بھی مفلوج کر دیا ہے یا اپنے ملک میں بلا کر انکو اپنے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

وہ علماء ہوں یا دانشور، یہودی ان میں سے ہر ایسے افراد پر نظر رکھتے ہیں جو ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ جس دماغ کو وہ خرید نہیں سکتے انکی کوشش اسکو تباہ کرنے کی ہوتی ہے اس



وقت میں علماء حق کا قتل عام اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

دجال اور عسکری قوت

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار (Biological Weapons) ہیں، جس کی تیاری میں "بڈس" (BIDS) (Biological Integrated Detection System) نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ انکی کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے۔ یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم، قبیلے یا نسل کو ختم کرنا چاہیں، جبکہ اس علاقے میں انکے ایجنٹ بھی رہتے ہوں، تو یہ ہتھیار صرف انکے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کر دیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنس دان

یہودی نفسیات کا مطالعہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہودی دو قسم کے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ ایک اپنے دشمنوں کو اور دوسرے اپنے محسنوں کو۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبدالقدیر خان یہودیوں کے نزدیک وہ شخص ہیں جنہوں نے پاکستان جیسے مسلم ملک کے لئے ایٹم بم بنا کر براہ راست یہودیت کے منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی دیوار کھڑی کر دی تھی۔ یہ ایسی دیوار تھی کہ اسکو ڈھائے بغیر یہودی کبھی بھی اپنے عالمی منصوبوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے تھے، لہذا یہ ناممکن تھا کہ وہ ڈاکٹر خان کے اس ناقابل معافی "جرم" کو نظر انداز کر دیتے، سو ڈاکٹر قدیر کو اس جرم کی سزا دینے کے منصوبہ پر 1990ء سے عمل شروع کر دیا گیا، اور اسکے لئے وہ جسکو استعمال کر سکتے تھے اسکو استعمال کیا۔

2000 میں سی آئی اے کے ڈپٹی چیف نے دورہ بھارت کے دوران بھارتی ایٹمی



سائنسداں اور موجودہ صدر ڈاکٹر عبدالکلام سے کہا تھا کہ آپ کا نام تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائیگا لیکن پاکستانی ایٹمی سائنسداں ڈاکٹر اے کیو خان کوگلی کوچوں میں رسوا ہونا پڑیگا۔

اس بحث میں پڑے بغیر کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کی حقیقت کیا ہے اگر اس وقت یہودیوں کی تیاریوں اور پاکستان کے بارے میں امریکہ بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کا مطالعہ کیا جائے تو صورت حال بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ پاکستان کے خلاف تاریخ کی بھیانک سازش اپنے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ سارا ڈرامہ خود یہودیوں اور ان کے ایجنٹوں کا پیدا کردہ ہے۔ اچانک ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے مسئلہ پر خاموشی چھا چکی ہے، اور خواہوں کی جنت میں رہنے کے عادی لوگ خوش ہو گئے ہیں کہ طوفان کا خطرہ ٹل چکا ہے۔

بھارت کے ساتھ یک طرفہ دوستی سے لیکر سائنسدانوں کی ڈی بریفنگ اور سی ٹی بی ٹی تک اس سب کا مقصد یہی ہے کہ پاکستان کو مکمل طور پر غیر مسلح کر دیا جائے اور یک بارگی حملہ کر کے اکھنڈ بھارت کے خواب کو پورا کیا جائے تاکہ اس خطہ سے مکمل دجال مخالف قوتوں کا خاتمہ ہو سکے۔ قرآن کریم نے کافروں کی اس چال سے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے۔ ارشاد ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْمَلُونَ غِنًّیًۢمَ ۖ وَأَمْحَحْنٰكُمْ فَمِیۡلُوۡنَ عَلَیْكُمْ مِّثْلَۃً وَاحِدَۃً
ترجمہ: اور کافروں کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ تمہیں تمہارے اسلحہ اور (جنگی) سامان سے غافل کر دیں سو (جب تم غیر مسلح ہو) تم پر یک بارگی حملہ آور ہو جائیں۔

کسی بھی مسلم ملک کا عسکری قوت بنانا وہ عالمی امن کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں ایسے مسلم ملک کو غیر مسلح کر کے ان کو عالمی برادری میں شامل کرنا چاہتے ہیں یعنی کسی دجال مخالف قوت کا غیر مسلح ہو جانا گویا اسکا عالمی برادری میں شامل ہو جانا ہے۔ اور پھر یہ عالمی برادری کیا ہے اس سے کوئی عالمی برادری مراد ہے اور اسکی تعریف انکے نزدیک کیا ہے؟ دراصل یہ وہ عجیب و غریب یہودی اصطلاحات ہیں جو یہودی آئے دن اپنی طرف سے گڑھتے رہتے ہیں۔ جنکے وہ خاص معنی مراد لیتے ہیں جبکہ نادان دنیا انکو ظاہری معنی میں استعمال کر رہی ہوتی ہے۔

عالمی برادری

اس سے مراد یہودی برادری یا اسکی حلیف قومیں ہیں۔ یہود مخالف قومیں عالمی برادری نہیں بلکہ وہ انسانی برادری سے خارج ہیں، جو کہ انسانیت کے لئے خطرہ ہیں جسکو دوسرے الفاظ میں بین الاقوامی تحدیات یا (International threats) کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جب عالمی میڈیا کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ افغانستان اور عراق کی صورت حال پر عالمی برادری کو تشویش ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان جگہوں پر یہودی مفادات کو خطرہ ہے۔ لہذا یہودی برادری کو اس پر تشویش ہے۔

عالمی امن

اس سے مراد ایک ایسی دنیا جہاں یہودیوں کے عالمی منصوبے وسیع تر اسرائیل کے قیام اور ہیکل سلیمانی کی تعمیر میں کوئی قوت رکاوٹ نہ ہو۔ اسی امن کو حاصل کرنے کے لئے افغانستان کو خون کے سمندر میں ڈبو دیا گیا اور اسی امن کی تلاش میں عراق کے معصوم بچوں کی زند گیوں کو چھین لیا گیا۔ یہی امن مشن ہے جسکا رخ اب پاکستان کی جانب ہوا ہے اور ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم خود کو بھارت کے سامنے جھک کر اپنی غیرت اور مستقبل کا فیصلہ برہمن پر چھوڑ دیں۔

اب یہ بات سمجھ میں آ جانی چاہئے کہ صرف مسلم ممالک کو ہی غیر مسلح کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ بھارت کو ہر طرح سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ اسلئے کہ بھارت کا مسلح ہونا عالمی امن کے لئے ضروری ہے اور پاکستان کا مسلح رہنا عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔ اسکے علاوہ بہت ساری اصطلاحات ہیں جو یہودی خاص معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً انسانی حقوق، عالمی سلامتی، دہشت گردی، انصاف، آزادی نسواں وغیرہ۔ انکو سمجھنے کے لئے ہمیں یہودیوں کے منصوبوں کو سمجھنا ہوگا ورنہ قیامت تک ہم امن و سلامتی اور اس جیسی اصطلاحات کا رونا روتے رہینگے۔

جب تک ہم ان یہودی اصطلاحات کو نہیں سمجھیں گے اس وقت تک ہماری سمجھ میں یہ نہیں آ سکے گا کہ امریکہ اور دیگر یہودنواز قوتیں اپنے پاس مہلک ہتھیاروں کے ڈھیر لگائے جا رہی ہیں اور مسلم ممالک سے سب کچھ چھینا جا رہا ہے۔ شرقی تیمور کو آزاد کرایا جاتا ہے جبکہ فلسطین و کشمیر میں

ظالموں کی مدد کی جاتی ہے۔ ایک یہودی کے مرنے پر دنیا چیخ پڑتی ہے اور امت مسلمہ کے خون سے دریا سرخ کر دئے جاتے ہیں تو کسی کو انسانی حقوق یاد نہیں آتے۔ یہودیوں کی اس مکاری کی جانب قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے:

”یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا

ترجمہ: اے ایمان والو! براعنا نہ کہا کرو اور انظرنا کہا کرو۔

پاک بھارت دوستی

اس وقت یہودی قوتوں کا سارا زور جنوبی ایشیا کی جانب ہے۔ چونکہ صیہونی طاقتیں جانتی ہیں کہ عالم اسلام میں عراق کے بعد اب پاکستان ہی کے پاس عسکری قوت ہے۔ پھر پاکستان میں موجود جذبہ جہاد جو انکے نزدیک ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ہے جو آگے چل کر اس لشکر کا حصہ بن سکتا ہے، جو دجال کے خلاف حضرت مہدی کی حمایت کیلئے خراسان سے نکلے گا۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر دجالی قوتوں نے سب سے پہلے پاکستان کے نظریاتی اور جغرافیائی دفاعی طالبان کو ختم کیا اور اب پاکستان سے بھارت کی دوستی کرا کر اور مسئلہ کشمیر کو بھارت کی مرضی سے حل کرا کر پاکستان پر دباؤ ڈالا جائیگا کہ اب آپ کو ایٹم بم کی کوئی ضرورت نہیں لہذا اب اپنی اقتصادی (Economical) حالت بہتر بنانے پر توجہ دیں اور ملک کو غیر عسکری (Demilitarize) کر کے اپنی افواج بھی ختم کریں۔

اس منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ برہمن کا دیرینہ خواب اکھنڈ بھارت اب ایک خوبصورت پیکیج کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ واجپائی کی جانب سے مشترکہ کرنسی اور ایڈوانس کی جانب سے کنفیڈریشن کی پیش کش اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ نیز پاکستان میں رہ کر برہمن سے محبت کرنے والی این جی اوز، اور ہندو بتے کے ٹکڑوں پر پلنے والے غدار ملت و غدار وطن وہ دانشور جنہوں نے اپنا قبلہ و کعبہ بھارت کو بنا لیا ہے، وہ اس سازش میں پیش پیش ہیں۔

ہمارا حکمران طبقہ بہت خوش ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کی وجہ سے مسئلہ کشمیر اب توجہ کا مرکز

Flash Point بن چکا ہے اور امریکہ اس پر بہت توجہ دے رہا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول رہے ہیں کہ امریکہ کا توجہ دینا ہماری خارجہ پالیسی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہود و ہنود کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے مسئلہ کشمیر ہمارے مفادات سامنے رکھ کر حل نہیں کرایا جائیگا بلکہ یہود و ہنود کے مشترک مفاد کے تحت اس مسئلہ کو حل کرایا جائیگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عراق و افغانستان کے بعد اب صیہونیت (Zionism) کے منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ایٹم بم، اور جذبہ جہاد سے آراستہ پاکستان ہے۔ جس کو وہ ہر قیمت پر اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حالیہ مثال عراق کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ پہلے اسکو غیر عسکری کیا گیا اسکے بعد اس کو اپنے قبضے میں لے لیا گیا۔

ہم لالو پر شادیاد کو بلا کر استقبال کریں یا ناپنے گانے والے بھاٹوں کو قوم کا نمائندہ بنا کر بھارت بھیجیں، برہمن کے منہ میں رام رام آنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ لالہ جی کی بغل میں چھری بھی چھپی ہوئی ہے۔ اسکی واضح دلیل بھارت کا روس سے طیارہ بردار بحری بیڑا خریدنا، پولینڈ سے ہتھیاروں کی خرید، اسرائیل سے جدید راڈار سسٹم اور اب امریکہ سے ایف سولہ کی بات کرنا، امریکہ اور اسرائیل کا بھارت کو پاکستان کا ایٹمی پروگرام جام کرنے کے آلات فراہم کرنا ہے۔

بھارتی میڈیا اور عالمی میڈیا کی جانب سے دونوں ملکوں کے درمیان پیار و محبت کا راگ الاپنے کا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں کہ ہمارے جوانوں کو بھارتی اداکاراؤں کی زلفوں کا اسیر بنادیا جائے۔ کشمیری مجاہدین کو پاکستان سے بدظن کر دیا جائے، کشمیر میں پھنسی بھارتی فوج کو ذراغ کیا جائے پاکستانی فوج کو غیر مسلح کر دیا جائے۔ یہی برہمن کی خواہش ہے۔

کہتے ہیں اس خطے کو پر امن بنانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے ... کیا خوب دلیل ہے ... بھارت کو فالکن راڈار، جدید طیارے، بحری بیڑے اور ہمارے ہاتھ میں ایک کلاشکوف بھی گوارہ نہیں۔ بھارت باڑ لگائے ... لائن آف کنٹرول پر کمرے، سینسر (Sensor) اور الارمنگ سسٹم نصب کرے ... اور ہم اپنا دفاعی بجٹ بھی کم کر دیں۔

اپنے بازوئے شمشیر زن پر ہی بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ یہی دنیا میں خود کو منوانے کا اصول ہے اور یہی قانون فطرت ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر ام کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

پاک اسرائیل دوستی

ملک کا روشن خیال طبقہ (درحقیقت تاریک خیال طبقہ) کہتا ہے کہ جب عرب ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا تو ہم کیوں فلسطین کے درد میں مرے جاتے ہیں کہ اسرائیل کو دشمن بنائے رکھیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جس نے ہر دور میں ملک و ملت کی پیشانی پر ذلت کی کالک ملی ہے۔ ڈالروں کی منڈی میں اپنی غیرت، عزت، ضمیر اور وقار نیلام کرنے والا یہ ٹولا ساری قوم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔

ہائے افسوس..... انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی مردار کو بہت سارے گدھل کر نوچ رہے ہوں اور شاہین کا کوئی بھوکا بچہ شاہین سے کہے..... ہم کو بھی وہ گوشت کھلاؤ..... وہ سارے پرندے بھی تو اس گوشت کو کھا رہے ہیں تو شاہین... اپنے بچے سے یہی کہے گا۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ سن کر شاہین بچہ یقیناً سمجھ جائیگا اور بھوکا رہ کر مرنا تو گوارہ کر لے گا لیکن کبھی مردار کو نہیں کھائے گا۔ کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اس کی پرواز اسکی شان اور اسکا وقار ہے۔ اس کو اس بات کا شعور ہے کہ میری پرواز ہی میری زندگی ہے۔ لیکن جن نادانوں کو اڑنا ہی نہ آتا ہو، جتنی سوچ کی



پرواز و ایٹ ہاؤس کے گنبد کے ارد گرد ہی چکر کاٹی ہو، وہ بھلا آسمان کی بلند یوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی اہمیت کو کیا سمجھیں گے، چٹکے پروں کو اقتصادیات و معاشیات کی تہنچی سے کاٹ کر قوت پرواز سے محروم کر دیا گیا ہو، تو وہ گدھوں کو مردار میں منہ مارنا دیکھ کر خود بھی ان میں شامل ہو جائیگے کہ انکے نزدیک پیٹ بھر جانے کا نام ہی کامیاب زندگی ہے۔ جنگی آنکھوں پر ڈالر کی دجالی آنکھ (جو ڈالر پر بنی ہوتی ہے) لگ گئی ہو، جنگی ضمیر گرین کارڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکے ہوں، جنگ کا طواف کفر کے ایوانوں میں ہوتا ہو، جو چند کھوٹے سکوں کے عوض اپنے وطن کو دشمنوں کے حوالے کر دیتے ہوں، بھلا وہ نادان کیا جانیں کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے میں کیا نقصان ہے؟ پھر انکو کیا پتہ ہوگا کہ پاکستان کس چیز کا نام ہے؟

دجال اور جادو

دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادوئی قوتیں ہونگی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جا رہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے اسٹیج شو منعقد کرائے جا رہے ہیں۔ نیز دنیا کے بڑے جادوگر اس وقت یہودیوں میں موجود ہیں جنہوں نے جادو کے علم میں انتہائی ترقی کی ہے۔ ان میں کئی بڑے سیاست داں اور دنیا کے بڑے بڑے تاجر بھی جادوگر ہیں۔ جادو کے مختلف قسم کے نشانات تمام دنیا میں گھر گھر پہنچ چکے ہیں۔ مثلاً چھ کونوں والا داؤدی ستارہ (David Star)، پانچ کونوں والا ستارہ، لہر کا نشان جو پیسی کی بوتل پر بنا ہوتا ہے، سانپ کے طرز کی میزمری، ایک آنکھ اور شطرنج کا نشان وغیرہ۔ ہر نشان کی تاثیر الگ ہے۔ مثلاً پانچ کونوں والے ستارے میں کسی کا نام لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر ایک منتر پڑھا جاتا ہے انکے بقول اسکی تاثیر ہلاکت ہے۔

میڈیا کی جنگ

مغربی میڈیا کے بارے میں خلیفہ عبدالحمید ثانی نے فرمایا تھا۔ یہ ذریعہ الشیطان (شیطان کی اولاد) ہیں۔ اور واقعی درست فرمایا تھا۔ اس وقت اگر وہ ہوتے تو اسکو دجال کی آنکھ اور آواز کا نام دیتے۔

دجال عربی کے دجل سے نکلا ہے۔ دجل کے معنی ڈھانپ لینے کے ہیں۔ دجال کے معنی بہت زیادہ ڈھانپ لینے والا۔ دجال کو دجال اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے حقیقت کو ڈھانپ لے گا۔ وہ اپنے دجل و فریب سے بڑے بڑے لوگوں کو بہکا دے گا۔ اور لوگ دیکھتے ہی دیکھتے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

مطربی میڈیا کا کردار بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ جس حقیقت کو یہ دنیا کی نظروں سے چھپانا چاہتے ہیں اس پر شکوک و شبہات کی اتنی چادریں چڑھا دیتے ہیں کہ لوگ اسکی تہہ تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔ جبکہ جس بات کو یہ ثابت کرنا چاہیں اس کو جھوٹ کے ہزاروں خوبصورت غلافوں میں لپیٹ کر ثابت کر دیتے ہیں۔

مثلاً اگر وہ آج یہ خبر دیں کہ پورا آسٹریلیا سمندر میں ڈوب گیا ہے تو اس میڈیا پر ایمان رکھنے والی بیچاری دنیا کے لئے ماننے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔

عالمی میڈیا دجال کی خبر اور اسکی خدائی کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائے گی۔ اور اسکو اس طرح ایمان کرے گی جیسے ساری دنیا اسکی خدائی کو تسلیم کر چکی ہو، اور ہر طرف امن و امان اور خوشحالی کا دور شروع ہو گیا ہو۔ نیز جیسا کہ مسٹن کا قول پیچھے نقل کیا گیا کہ دجال کی خبر عالمی پریس کانفرنس کے ذریعے نشر کی جائے گی جسکو تمام دنیا میں سیٹلائٹ کے ذریعے دیکھا جاسکے گا۔

اسکے لئے وہ دو طرح کے انتظامات کر رہے ہیں ایک تو ہر جگہ بجلی پہنچانا، تاکہ ہر جگہ ٹی وی پہنچ جائے، اور دوسرا ٹیلی مواصلاتی نظام (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) کو انتہائی آسان اور سستا کرنا، تاکہ تمام دنیا ایک عالمی گاؤں (Global village) میں تبدیل ہو جائے۔ اور ہر خبر دنیا کے اکثر انسانوں تک فوراً پہنچ سکے۔ اسی لئے اب دور دراز کے علاقوں میں ٹیلی فون لائن دیجائے گی بلکہ وائرلیس نظام کو جلد متعارف کرایا جائے گا۔ اسی طرح اہم خبریں یا بریکنگ نیوز (Breaking News) ہیں جو کسی بھی واقعہ کو فوراً دنیا میں پھیلا دیتی ہیں۔

ٹیلی فون، موبائل اور ٹیلی ویژن وغیرہ اگر عوام استعمال کرنا چھوڑ دیں تو یہ عالمی یہودی قوتوں کی ایسی مجبوری ہے کہ وہ پھر ان چیزوں کو مفت تقسیم کرینگے اور استعمال کرنے پر انعامی

اسکیموں کا اعلان کیا جائے گا۔

موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کے فتنے میں حقیقت سے زیادہ جھوٹ اور فریب ہوگا۔ اور اس کو پھیلنے کا بڑا ذریعہ میڈیا ہے۔ لہذا ہر وہ صحافی جو خود کو محمد عربیؐ کا غلام سمجھتا ہے، اور فتنہ دجال سے محفوظ رہنا چاہتا ہے، اس کو ہر حال میں دجالی قوتوں کے جھوٹ و فریب کے خلاف اپنا قلم اور اپنی زبان استعمال کرنی چاہئے۔ تمام دنیا کی کفریہ میڈیا اسلام کے خلاف زہرا گل رہی ہے، اور اپنے باطل نظام کو امن و انصاف کا نظام ثابت کرنا چاہتی ہے تو کیا مسلمان صحافی برادری صرف اس لئے اپنے دین اور مذہب کا مذاق برداشت کرے گی کہ اگر اس نے قلم اٹھایا تو اس کی نوکری چلی جائے گی؟

کیا اس کا مطلب وہی ہے جو دجال آکر کہے گا کہ میری بات مانو ورنہ رزق بند کر دوں گا؟ اگر ایک لکھنے والے کا قلم حق لکھنے کی پاداش میں توڑ دیا جائے، باطل کا خوف اسکے قلم کی رگوں میں دوڑنے والی سی سی کو بخمد کرنے لگے تو ایسے وقت میں حق لکھنے والے اپنے جگر کے لہو کو سیاہی اور انگلیوں کو قلم بنا کر اپنا فرض ادا کیا کرتے ہیں۔

۔ متاع لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے

کہ خون دل میں ڈبولی ہیں انگلیاں میں نے

اور اگر باطل کے خوف سے اس کا قلم لرزنے لگے اور دولت کا لالچ قلم کے تقدس (Sanctity) کو پامال کرنے لگے تو پھر اسکو اپنا قلم توڑ کر جنگوں اور بیابانوں میں نکل جانا چاہئے تاکہ اس کا قلم اسکے ضمیر کے خلاف کچھ لکھنے کے جرم میں ملوث نہ ہو پائے، اور دجال کو مسیحا اور مسیحا کو دجال لکھنے سے بچ سکے۔

یہ جنگ نہ تو کسی تنظیم کی ہے، نہ کسی ایک ملک کی، اور نہ ہی کسی ایک طبقے کی۔ بلکہ یہ جنگ محمد عربیؐ کے غلاموں اور ابلیس کے غلاموں کے درمیان ہے۔ اور کسی ایک شعبے میں نہیں اس

وقت ہر شعبہ میں یہ جملہ جارح ہے۔ ہندوؤں کے علامہ و ویدوں کے روبرو یہودیہ سے رے آئے ہیں، لیکن کیا محسن انسانیت ﷺ کے غلام، کعب بن اشرف کی اولاد کو، اپنے پیارے نبی ﷺ کے دین میں گستاخی کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہ پائیں گے؟

جب کعب بن اشرف یہودی اور دیگر اسلام دشمن شاعر رحمۃ اللعالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتے تو آپ ﷺ کی جانب سے شاعر اسلام حضرت حسان بن ثابتؓ اشعار میں جواب دیا کرتے تھے۔

اگرچہ اس وقت ہر شعبہ کی طرح صحافت میں بھی حق پر غصے رہنے والے کم ہی نظر آتے ہیں لیکن وہ کم نہیں ہیں انکے ساتھ ہزاروں نہیں لاکھوں مظلوموں، شہداء کے وارثوں اور ان نوجوانوں کی دعائیں ہیں جن کی دعائیں اللہ بھی رد نہیں کرتا۔ ایمان والے جب ان کالم نگاروں کے کالم پڑھتے ہیں، جو آج بھی حضرت حسان ابن ثابتؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کعب بن اشرف یہودی کی اولاد کو جواب دے رہے ہیں، تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے یہی دعائیں نکلتی ہیں کہ یا اللہ تو ان کو ہمیشہ حق پر استقامت دینا اور ظالموں کے شر سے ان کی حفاظت فرمانا۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ اپنے نظریات اور اصول بچ کر جسم خاکی کو بچانے والے تاریخ کا سیاہ باب بنے، اور جو اپنی جان دیکر اپنے اصول و نظریات بچا گئے آج بھی قوم کا بچہ بچہ ان کو ہیرو اور آئیڈیل مانتا ہے۔

سوائے اہل قلم! دجالی قوتیں اس میڈیا کی پھونکوں سے طمع اسلام کو بھجھا دینا چاہتی ہیں، آپ اس کے امین ہیں، اس کو بچانے کے لئے اپنے قلم کی حرارت سے اس کو بھڑکائے رکھنا، اور جب قلم کی سیاہی ختم ہونے لگے تو اپنے لبو سے اس کو جلانے رکھنا، کیونکہ اس پر تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور کا۔ نیز جب باطل، باطل ہونے کے باوجود اپنے مشن پر ڈٹا ہوا ہے تو تم تو حق والے ہو تم کو تو اور بہادری کے ساتھ ڈٹے رہنا چاہئے۔ کہ تمہارے رب نے تمہارے لئے اس دنیا سے بہت بہتر دنیا بنا رکھی ہے جو ان کو نہیں ملنے والی جو اس دنیا پر ہی راضی ہو چکے ہیں۔

حاشیہ: لہذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث قرآن کریم کی تفسیر کرتی ہے۔

ہالی ووڈ

اس کو ابیسیٹ کا ٹڑھ کہا جائے تو بہتر ہوگا۔ دجالی نظام کی راہ ہموار کرنے میں اس کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ ایک ایسی چیز جس کا وجود ہی دنیا میں نہ ہو، یہ اس کو حقیقت بنا کر پیش کرنے میں اور ماڈرن طبقے کے ذہن میں بٹھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہود کے بنائے گئے منصوبوں کیلئے یہ رائے عامہ (Public Opinion) ہموار کرتا ہے۔ افسوس کہ نام نہاد روشن خیال طبقہ چند طولائفوں کے اشاروں پر تاج رہا ہے اور پھر بھی خود کو وسیع النظر (Broad Minded) سمجھ رہا ہے حالانکہ انکی عقل تو کب کی ہالی ووڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکی ہے۔

نجکاری (Privatization)

بڑی کمپنیوں کو اپنی ملکیت میں لینا اور ملک کے بڑے بڑے فیکٹری مالکان کو مزدور بنالینے کا خوبصورت نام نجکاری ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کا ہی ایک حصہ ہے۔ بین الاقوامی یہودی کمپنیاں کسی بھی ملک کے انتہائی قیمتی اور فائدہ مند ادارے کو کوڑیوں کے بھاؤ خرید لیتی ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کل کے مالک آج کے مزدور بن جاتے ہیں۔

حبیب بینک آغا خان کو بیچ دیا گیا ہے۔ اس کے 52% شیئرز صرف 22 ارب روپے میں فروخت کر دئے گئے۔ جب کہ صرف حبیب بینک پلازہ اس سے زیادہ مالیت کا ہے۔ قومی بینکوں اور دیگر اداروں کی نجکاری کی مجبوری کیا ہے اس کو آگے بیان کیا جائے گا۔

دجال کے فریب نے اس نجکاری کے عمل کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جیسے اس کے بعد قوم کی قسمت بدل جائے گی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ نجکاری کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ قومی خزانے پر بوجھ اداروں کی نجکاری کرنے سے اٹکی کارکردگی بہتر ہوگی۔ لیکن جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ حبیب بینک جیسے فائدہ دینے والے ادارے کی نجکاری کیوں کر دی گئی اور اسکے بعد پی آئی اے، پی ٹی سی ایل اور واپڈا پر بیرونی قزاقوں کی نظریں کیوں لگی ہیں تو اسکے جواب میں خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔

نیز یہ سوال بھی اہم ہے کہ ایک ایسا ادارہ جسکو حکومت چلاتی ہے تو وہ نقصان کرتا ہے اور اسی کو اگر یہودی کمپنی خرید لے تو وہ اسکو فائدہ دینے لگتا ہے اسکا مطلب عوام کیا سمجھے؟ کیا حکومت میں اتنی طاقت اور صلاحیت نہیں کہ جو اقدامات غیر ملکی کمپنی اٹھاتی ہے وہ حکومت خود اٹھائے؟

اس نجکاری کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ایک بات وہاں مشترک نظر آئے گی کہ ہر ملک کے قومی اداروں کو خریدنے والی ہمیشہ کثیر القومی (Multi National) کمپنیاں رہی ہیں۔ بیرونی سرمایہ کاری کے نام پر باہر سے آنے والی یہ کمپنیاں کسی بھی ملک پر دیکھتے ہی دیکھتے چھا جاتی ہیں۔ اس کے بعد بڑے شہروں میں ظاہری خوبصورتی کو میڈیا کے ذریعے اس طرح بنا کر پیش کیا جاتا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کے آنے کے بعد ملک کی قسمت بدل گئی ہے۔ لیکن اس دجل و فریب کی حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب یہودی اس ملک کو استعمال کرنے کے بعد کسی اور ملک کا رخ کر رہے ہوتے ہیں، اور پیچھے وہ گند چھوڑ جاتے ہیں جو کسی سیلاب کے بعد ساحل پر رہ جاتا ہے۔

یہودیوں نے اس سرمایہ کاری اور بینکنگ کی ابتدا جرمنی سے کی۔ اسکے بعد برطانیہ کو مرکز بنایا برطانیہ کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے بعد دوسری جنگ عظیم کی ابتداء سے ہی یہودی سرمایہ کار نیویارک کا رخ کرنا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ دنیا کا تجارتی مرکز بن گیا۔ اب آپ ذرا تحقیق کریں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہودی اب دھیرے دھیرے امریکہ کے بجائے کسی اور ملک کا رخ کر رہے ہیں؟

اگر اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری سے مقامی لوگوں کی قسمت بدل جایا کرتی تو اسپین والے دیگر ممالک سے کیوں پیچھے رہ گئے، امریکہ برطانیہ سے آگے کس طرح نکل گیا، اور اب امریکی ڈالر یورو کے مقابلے میں کیوں گرتا جا رہا ہے۔ نیز ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی عالمی منڈی اسپین ہوتا ہے، کبھی برطانیہ، کبھی جاپان، کبھی امریکہ تو کبھی کوریا؟

یہ وہ ڈرامہ ہے جسکے بارے میں خود یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ ”ہمارے ان منصوبوں کو دنیا نہیں سمجھ سکے گی اور جب تک سمجھے گی ہم اپنا کام کر چکے ہونگے۔“ دنیا کے مختلف ممالک اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن یہ اٹل حقیقت ہے کہ یہودی

جس ملک کا بھی رخ کرتے ہیں اس ملک میں پیسے کی ریل پیل تو ضرور ہوتی ہے لیکن صرف چند ہاتھوں تک۔ قومی کمپنیاں چند سال میں ہی تجارت کے اس سمندر میں بڑی مچھلیوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ عوام کو وہ کچھ نصیب ہوتا ہے جو ہانگ کانگ اور سنگا پور کے بازاروں میں نظر آتا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ حکومتی حلقوں کی جانب سے مسلسل اس بات کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف سے آزاد ہو گئے ہیں، زیر مبادلہ کے ذخائر 122 بلین ڈالر ہو گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔

اقتصادی اور معاشی امور پر نظر رکھنے والے حضرات ان بیانات کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہزاروں نہیں لاکھوں گھروں کا چولہا بند کر کر آئی ایم ایف سے ہنٹکارا حاصل کیا گیا ہے۔ آئی ایم ایف نے شرف قبولیت اس لئے بخشا ہے کہ ہماری حکومت نے اس کی ان تمام شرائط پر بغیر کسی چوں چوں کے عمل درآمد کیا ہے جن پر آج تک کوئی سیاسی حکومت بھی عمل درآمد نہیں کر سکی تھی۔

آئی ایم ایف کی ان شرائط میں بجٹ کا خسارہ کم کرنا، مختلف ٹیکس لگانا اور بڑھانا، بجلی اور گیس کی قیمتوں کو مارکیٹ ریٹ کے برابر لانا، پیٹرول کی قیمتیں ہر دو ہفتے میں مارکیٹ کے مطابق رکھنا، درآمدات پر ایکسائز ڈیوٹی کو کم اور سادہ کرنا، قومی ملکیت میں بڑے بڑے بینکوں کی نجکاری اور واپڈا، ریلوے، اور پی آئی اے کو خود کفیل بنانا قابل ذکر ہیں۔

ان شرائط کو پورا کرنے سے اشیاء کی قیمتیں بڑھیں اور غربت میں اضافہ ہوا۔ نیز ان تمام شرائط کا فائدہ غیر ملکی کمپنیوں اور عالمی اداروں کو ہوا جس کی وجہ سے ملکی سرمایہ کار اور صنعت کار کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ٹیکسٹائل کی صنعت مسلسل خسارے کی طرف جا رہی ہے۔

اب بھی اگر ہماری بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ امریکی عوام کی موجودہ صورت حال جا کر دیکھے، ہانگ کانگ کے مقامی لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرے، اور اگر کوئی صرف امریکی دانشوروں کی ہی باتوں کو قابل اعتبار سمجھتا ہے تو اسے مشہور امریکی صنعت کار اور فورڈ آٹوموبائل کمپنی کے بانی ہنری فورڈ (1863-1947) کی کتاب ”دی انٹرنیشنل جیوز“ یا اس کا اردو

ترجمہ ”عالمی یہودی فتنہ گر“ کا مطالعہ کرنا چاہئے جو اس نے یہودی سرمایہ داروں پر لکھی ہے جس میں اس ڈرامے کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور اس سوال کا بھی جواب دیا گیا ہے کہ کبھی تجارتی عالمی منڈی اسپین میں نظر آئی، کبھی لندن، کبھی ٹوکیو تو کبھی نیویارک۔

اسکے بجائے اگر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے، عالمی تجارتی معاہدوں کا سہارا لے کر ملٹی نیشنل کمپنیاں ان کے حقوق پر جو ڈاکے ڈال رہی ہیں، ان کا سد باب کیا جائے عالمی ادارہ تجارت کے خونی پنچے سے انکی جان چھڑائی جائے تو اللہ نے اس قوم کو آج بھی وہی صلاحیت عطا کی ہے کہ دنیا کی منڈیوں میں ہر جگہ میڈان پاکستان نظر آ رہا ہوگا۔ تاجر حضرات ان حقائق کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔

پینٹاگون (Pentagon)

دجال کا عبوری عسکری ہیڈ کوارٹر (Interim Military Head Quarter) جی ہاں..... دجال کی آمد کے لئے عسکری تیاریاں یہیں سے ہو رہی ہیں۔ اسکے لفظی معنی اگرچہ پانچ کونے کے ہیں۔ لیکن توریت کے مطابق پینٹاگون حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہربا ڈھال کا نام ہے (بحوالہ ”دجال“ مصنف اسرار عالم دہلی)

یہودی دنیا میں اپنی اسی طرح کی حکومت چاہتے ہیں جس طرح سلیمان علیہ السلام کی تھی (اس لئے قوت کی علامات وہ وہیں سے لیتے ہیں) پینٹاگون میں موجود عسکری ماہرین کی اکثریت یہود پر مشتمل ہے خواہ وہ کسی بھی روپ میں ہوں اور دیگر بھی اسکے مکمل آلہ کار ہیں۔ یہ وہ عسکری ماہرین ہیں جو دجال کی آمد کے وقت اسکے عسکری حلقے کے خاص لوگوں میں سے ہونگے۔ جن میں اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ اس وقت خواہ وہ کہیں بھی اور کوئی بھی مذہب اختیار کئے ہوں۔

وائٹ ہاؤس White House

یہ بھی ایک اصطلاحی (Terminological) لفظ ہے جسکے معنی اس عمارت کے ہیں جہاں دجال کی آمد سے پہلے یہودی مذہبی پیشوا (رہبر) رہتے ہوں۔ (بحوالہ ”دجال“ مصنف اسرار عالم)

یہ مذہبی پیشوا دجال کے آنے کے بعد اسکے مشیر خاص ہونگے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں موجود یہودی مختلف مذاہب اختیار کئے ہوئے ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنا یہودی ہونا چھپاتے ہیں۔

نیٹو (NATO)

سرد جنگ کے بعد اصولاً اسکو ختم ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ سرد جنگ کے ڈرامے کے بعد اسکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن دنیا کی بساط پر مہرے بچھانے والوں کے سامنے ابھی اور اہم مقاصد حاصل کرنا باقی تھے جسکی وجہ سے نہ صرف نیٹو کو زندہ رکھا گیا بلکہ اس میں توسیع بھی کی گئی۔ کیونکہ اب جو معرکہ شروع ہونے والا ہے اس میں بہت ساری ذمہ داریاں نیٹو کے سپرد کی جائیں گی۔ نیٹو مکمل ایک اسلام دشمن عسکری ادارے کا نام ہے جسکا مقصد کل بھی ابلسی مشن کی حفاظت تھا اور آج بھی اسکا مقصد یہی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی (Family Planing)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِكَبِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائُهُمْ لِیُزْوَئِهِمْ
وَلِیَلْبِسُوا عَلَیْهِمْ دِیْنَهُمْ۔

ترجمہ اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے سامنے ان کے اتحادیوں نے مانگی اولاد کو (ان کے ہاتھوں) قتل کرنے کے عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کیا تاکہ (اس طرح انہی کے ہاتھوں انکی نسل کو ختم کر کے) وہ ان کو تباہ کر دیں، اور ان کو انکے دین کے بارے میں شبہ میں ڈال دیں۔

مشرک عیسائیوں کو انکے اتحادی یہودیوں نے خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے خود انہی کے ہاتھوں انکی نسلوں کو تباہ کرایا، اور اب جو صورت حال یورپ کی ہو چکی ہے وہ انتہائی خراب ہے۔ اس کے بعد یہی طریقہ کار یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کیا ہے۔ اور اسکے لئے عالمی اداروں کی جانب سے ہر سال اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں، اور اس وقت نسل کشی کے

اتنے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں کہ انکو شمار کرنا بھی دشوار ہے۔

ناسا (NASA)

یہی وہ ادارہ ہے جس نے زمین سے نکل کر خلاؤں میں دجالی قوتوں کی بالادستی قائم کی ہے۔ اس وقت خلاؤں میں موجود سیٹلائٹ کے ذریعے وہ دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اور انکے جنگی طیارے، میزائل، ایٹم بم سب کچھ انھیں سیٹلائٹ کے ذریعے گائیڈ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے انفراریڈ (Infrared) دور بین خلا میں بھیجی ہے۔ انفراریڈ دور بین کے ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا جاسکتا ہے جس میں حرارت ہوتی ہے۔ خواہ وہ چیز عام آنکھ سے غائب رہتی ہو۔

اس کا بظاہر مقصد تو یہی بتایا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے خلا میں موجود گمنام جگہوں کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی، لیکن عالمی عسکری تیاریوں کی روشنی میں اگر اس کو دیکھا جائے تو یہ کہہ جاسکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسکے ذریعے وہ ان قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتیں۔ یہودیوں کا ہر کام ابلیس کو خوش کرنے اور تقدیر کے خلاف ہوتا ہے۔ انکو معلوم ہے کہ جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتے آیا کرتے ہیں تو کیا وہ اس دور بین کے ذریعے انہی آسمانی قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان سے مقابلے کا کوئی طریقہ سوچا جاسکے؟ ویسے بھی یہودی حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو اپنا پرانا دشمن سمجھتے ہیں۔ اسکے علاوہ اس ادارے کے بہت سے خفیہ مشن ہیں، جکو دنیا کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے۔

موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دنیا سے ظلم و فساد کو ختم کرنے اور امن و امان قائم کرنے کے لئے جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ

عَلَى الْعَالَمِينَ .

ترجمہ: اور اگر اللہ بعض (شری) لوگوں کو بعض (اچھے) لوگوں کے ذریعے ختم نہ کراتا تو تمام

دنیا میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بڑا کرم فرمانے والا ہے۔ (اسلئے اللہ نے ایمان والوں کو جہاد کا حکم دیا تاکہ اس کے ذریعے دنیا میں فساد پھیلانے والوں کو روکا جاسکے۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتال کے فریضہ کو جاری فرمانے میں تمام جہانوں کا فائدہ بیان کیا ہے۔ قتال کا قیامت تک جاری رکھنا اللہ کی مصلحتوں میں سے ایک مصلحت ہے جس میں صرف مسلمانوں کا فائدہ قرآن نے بیان نہیں کیا بلکہ تمام جہانوں کا فائدہ بتایا ہے۔ یعنی انسان تو انسان جہاد جاری رکھنے میں چرند و پرند حتیٰ کہ پتھر پودوں اور دیگر بے جان چیزوں کا بھی نفع ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ اس فریضے کو قیامت تک جاری رکھے گا، اور اس کی ادائیگی میں وہ کسی قوم یا فرد کا انتظار بھی نہیں کرے گا، بلکہ ایک خطے کے مسلمان اگر اس فریضے کی ادائیگی میں سستی کریں گے تو وہ کسی اور خطے والوں سے اس ذمہ داری کو پورا کرائے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے

إِنْ تَتَوَلَّوْا يَنْتَبِذْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

اگر تم (جہاد سے) منہ پھیر لو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی بار بار اپنی امت کو جہاد کے قیامت تک جاری رہنے کی خبر دی ہے تاکہ امت سستی اور غفلت کا شکار نہ ہو کر اس اہم فریضے سے غافل نہ ہو جائے۔

چنانچہ جہاد کے فرض ہونے سے آج تک اہل حق نے ہر دور میں قتال کے فریضے کو انجام دیا ہے۔ میدانِ بدر سے چلنے والے اس قافلے نے ایران کی آگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کیا، افریقہ کے جنگلات میں تکبیر کی صدائیں لگائیں، اندلس کے ہزاروں کو توحید کے جہدوں سے رونقیں بخشیں۔ سندھ کے صحراؤں میں ہسی انسانیت کو غلامی سے نکالا، ہندوستان کی سرزمین کو نغمہ توحید سے آشنا کیا، تھیلٹ کے مرکز قسطنطنیہ کو اللہ کی وحدانیت کا پرستار بنایا، وحشت و درندگی اور ظلم و بربریت کے عادی یورپ کے لوگوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا۔

اس طرح یہ قافلہ ہر دور میں مختلف خطوں کا سفر کرتے ہوئے دنیا میں خیر اور شر کے درمیان توازن قائم کئے رہا۔ امام شاملؒ کے داعستان سے چھینیا تک، سید احمد شہیدؒ کے رائے بریلی سے

بالاکوٹ تک اور شامی سے کشمیر تک کا سفر کرتا ہوا، افغانستان میں آکر پھر ایک نئی اور بھرپور شکل میں نمودار ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس جہاد نے وہی کارنامہ انجام دکھایا کہ مسلمانوں پر واضح ہو گیا کہ غالب آتے ہوئے شر کو جہاد ہی کے ذریعے مٹایا جاسکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عالمی کفریہ قوتیں جنکا بظاہر سپہ سالار امریکہ ہے اب بغیر کسی کی لعنت ملامت کی پروا کئے اپنا کام شروع کر چکی ہیں۔ اور آخری دہشت گرد (دجال کے راستے کی ہر رکاوٹ) کے خاتمہ تک جنگ جاری رکھنے کا عزم رکھتی ہیں۔ صلیبی جنگ کے بارے میں امریکی صدر بش کی زبان سے جو کچھ دنیا نے سنا وہ اس کا کوئی جذباتی بیان نہیں تھا، بلکہ بش نے جو کچھ کہا حقیقت میں ایسا ہی ہے کہ خیر اور شر کے درمیان آخری معرکہ کا آغاز ہو چکا ہے۔

لہذا انکاسب سے پہلا ہدف اسلامی تحریکات ہیں۔ البتہ بش کے خدا (ابلیس یا دجال) نے بش سے اس جنگ کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے یہ وہی وعدہ ہے جو جنگ بدر سے پہلے ابو جہل سے اس کے خدا (ابلیس) نے کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اس کو مسلمانوں کے خلاف فتح کا یقین دلایا تھا۔ اس وقت بھی بش کا خدا (ابلیس) اپنی تمام ذریت کے ساتھ میدان میں کیوں نہ آجائے محمد عربی ﷺ کا رب مجاہدین کے ساتھ فرشتوں کی فوج کو بھیج رہا ہے۔ سو کامیابی اہل ایمان کا مقدر ہے، جو ہر حال میں ان کو مل کر رہے گی۔ اس مناسبت سے یہاں ہم دنیا میں جاری اسلامی تحریکات پر انتہائی مختصر بات کرتے ہیں۔

جہاد فلسطین

اس تحریک نے اپنی تاریخ میں بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ مختلف نعروں اور مختلف نظریات کی چھاپ اس پر پڑتی رہی۔ معاہدوں، کانفرنسوں اور مذاکرات کے گرداب (Whirlpool) میں اسکو پھنسائے رکھا گیا۔ اس تحریک میں دنیا نے تمام تجربات کئے لیکن مظلوم مظلوم تر ہوتے گئے اور غاصب بدترین غاصب بنتے چلے گئے۔ فلسطینیوں نے کوئی در نہ چھوڑا جہاں انصاف کی فریاد نہ کی ہو لیکن ہر جگہ سے ایک ہی جواب ملا کہ اس دنیا میں کمزوروں کو انصاف نہیں ظلم ملا کرتا ہے..... جنکے بازوؤں میں فیصلے کرانے کی قوت ختم ہو جائے پھر انکے فیصلے

باوجود پناہ گزین کمپ ہمارا مقدر بن گئے تھے۔ اور اب جب سے جہادی کاروائیوں کا آغاز ہوا ہے تو بازی مکمل الٹ دی گئی ہے۔ اب ہم جو پناہ گزین بنائے گئے تھے، نئی امیدوں اور امنگوں کیساتھ گھروں کو لوٹ رہے ہیں اور وہ جو وسیع تر اسرائیل بنا رہے تھے اب دوبارہ انخلا و پر مجبور ہو گئے ہیں۔ وہ جس جگہ کو اپنی آخری پناہ گاہ خیال کرتے تھے اور ساری دنیا سے اٹھ اٹھ کر اسرائیل میں جمع ہو رہے تھے، کہ وہاں عالمی یہودی حکومت قائم کرینگے وہی سرزمین انکا زندہ قبرستان بن رہی ہے اور یہ تو آغاز ہے اس دن کا جب اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ اس دن کیا عالم ہوگا جب کہیں بھی انکو پناہ نہ ملے گی؟

یہ ایک مکمل حقیقت ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت اور سبق ہے کہ جہاد میں آج بھی اللہ نے وہی قوت رکھی ہے کہ دنیا کے طاقتور ترین دشمن کی فیندیں حرام کی جاسکتی ہیں۔ وہ یہودی جو دنیا کی سیاسی بساط پر اپنی مرضی کی چالیں چلتے ہیں آج فدا کی کاروائیوں نے انکے دماغوں کو ماؤف کر کے رکھ دیا ہے کہ کوئی چال اب سمجھ میں نہیں آتی کبھی امن مذاکرات کا ڈول ڈالتے ہیں تو کبھی مقبوضہ علاقوں سے فوج واپس بلانے کی بات کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد میں یہی تاثیر رکھی ہے کہ اگر جہاد جاری رکھا جائے تو تمام مشکلات ختم ہو جایا کرتی ہیں پریشانیاں، راحت و آرام میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور منزل سامنے نظر آنے لگتی ہے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں جہاد فلسطین تمام تحریکات کے لئے ایک معیار اور پیمانے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے تمام اسلامی تحریکات کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاد فلسطین کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ وہ محاذ ہے جہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اس دنیا میں خیر اور شر، حق و باطل اور نیکی اور بدی میں سے کون باقی رہے گا؟ کفر و اسلام کے درمیان آخری اور فیصلہ کن جنگ اسی محاذ پر لڑی جائے گی۔ اس تحریک کی کامیابی دنیا کامی کے اثرات براہ راست ان دجالی منصوبوں پر پڑتے ہیں جو اسکے ایجنٹوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام عالم اسلام کو اور ہر اہل ایمان کو ان مجاہدین کی جیسے بھی ہو مدد کرنی چاہئے۔

ہم سلام پیش کرتے ہیں ان جوانوں کو جو اللہ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے اسکے دشمنوں کے

لئے دردناک عذاب بنے ہوئے ہیں۔

جہاد افغانستان

جہاد افغانستان نے دیکھتے ہی دیکھتے عالم اسلام میں زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ جب اللہ سے محبت کرنے والوں نے روئے زمین پر اللہ کا نظام نافذ کر دیا تو کفر کی تمام سازشیں مکڑی کے جالے کی طرح ثابت ہوئیں۔

طالبان کی تحریک نے رات کے مسافروں کو صبح کی نوید سنائی، سردی میں ٹھہرتے لوگوں کو اپنے لہو سے حرارت بخشی، اہل علم کے دلوں کے بحر اکامل کو موجوں سے آشنا کیا، ظلم و جبر کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں کو، نخلستان کی اہیت سے آگاہ کیا، بزدلی اور بے غیرتی کو نقدیر کا نام دینے والوں کو، نقدیر کا مطلب سمجھایا۔

طالبان کی بے بہا قربانیوں کی بدولت شاہین بچوں کو بال و پر ملے، عقابی روح ان میں بیدار ہوئی، شیر خواروں نے خود کو پہچانا، پھر تاریکیاں چھٹنے لگیں، صحراؤں کو نخلستان میں تبدیل کیا جانے لگا، خاموش سمندر بھر پڑے، مظلوموں نے اٹھ کر ظالموں کے ہاتھ پکڑ لئے فرعونوں سے بغاوت کی گئی، عشق نے آتش نمرود کو پسند کیا... اور آج... آج دنیا کے مختلف خطوں میں ظلم کے خلاف جہاد زور و شور سے جاری ہے۔

جہاد سے بغض رکھنے والے جو چاہیں کہیں لیکن یہ تاریخی حقیقت بن چکی کہ خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد جہاد افغانستان سے پہلے تک لاشوں کا بازار لگا تو صرف اہل ایمان کا، پناہ گزین بنے تو صرف محمد عربی علیہ السلام کے غلام بنے، چادریں نیلام ہوئیں تو صرف اس امت کی بیٹیوں کی، بچے صرف ہمارے یتیم ہوئے، ماؤں کی گودیں صرف اس قوم کی سونی ہوئیں، بیوائیں صرف ایمان والی ہوئیں۔

جبکہ جہاد افغانستان کے بعد صورت حال تبدیل ہوئی، اور اب اگر کسی دن ہمارے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تو روٹی قاتلوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی، ماتم ہمارے گھروں میں ہوتے ہیں تو

چراغاں ہم انکے گھروں میں بھی نہیں ہونے دیتے، گھر ہمارے جلتے ہیں تو گھر جلانے والے خود بھی جلتے ہیں۔ اگر پریشان ہم ہوتے ہیں تو سکون سے انکو بھی نہیں بیٹھنے دیتے، اگر برفانی راتوں میں ہم نہیں سو پاتے تو خیندان سے بھی کوسوں دور رہتی ہے، اگر ہم سے ہمارے گھر چھوٹ گئے تو گھر دیکھنا انکو بھی نصیب نہیں ہوگا، حساب دو طرفہ ہے کہیں وہ آگے کہیں ہم پیچھے۔ اور ہم انشاء اللہ ان کا پیچھا ہی کرتے رہیں گے۔ اور کامیاب ہم ہی ہونگے کہ ہم اپنے رب سے ان چیزوں کی امیدیں رکھتے ہیں جو کافروں کو نہیں ملنے والیں۔

اسی جذبے کے ساتھ اس وقت تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات عالم کفر کے خلاف اعلان جہاد کر چکی ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ مجاہدین کے پاس کفر کے مقابلے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ کیونکہ اہل ایمان کی ہر دور میں یہی حالت رہی ہے اور وہ تو اللہ کی مدد کے بھروسے پر میدان میں نکلتے ہیں۔

کفر یہ طاقتیں اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ اسلئے عالمی کفر دجال کی آمد سے پہلے ہر اس قوت کو کچل دینا چاہتا ہے جو اس کے راستے میں ذرہ برابر بھی پریشانی کھڑی کر سکتی ہے۔ روس کو شکست دینے کے بعد طالبان نے ابلیسی منصوبوں کو خاک میں ملائے ہوئے اسلامی نظام نافذ کر کے عالم اسلام کے لئے ایک نمونہ پیش کر دیا کہ آج چودہ سو سال بعد بھی اس اسلام کی وہی شان ہے بشرطیکہ جذبے سچے اور حوصلے جوان ہوں۔

تحریک طالبان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں لگایا جاسکتا جب تک کہ خلافت کی اہمیت اور یہود کے حالات پر گہری نظر نہ ہو۔ نیز طالبان کو سمجھے بغیر انٹر کنٹیننٹل کمروں میں بیٹھ کر طالبان کے خلاف زبانیں چلانے والے طالبان کے اس عظیم الشان کارنامے اور اسکی اہمیت کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک وہ اپنی آنکھوں سے دجالی میڈیا کی عینک اتار کر قرآن وحدیث کی نظر سے اس تحریک کو نہ دیکھیں۔

افسوس خلافت کے دشمن اس تحریک کو صحیح معنی میں سمجھ گئے لیکن ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس تحریک کو اس طرح نہ سمجھ سکے جس طرح اسکو سمجھنے کا حق تھا۔ افغانستان میں قرآن کی حکومت



کے ختم ہونے کے بعد انکے خلاف چلنے والی زبانیں اور تیز ہو گئیں، جتنی خوشی ابلیسی تو توں کو ہوئی (اور ہوئی بھی چاہئے تھی) وہیں خوشی منانے والوں میں بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنکا اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

بہت سے لوگ اس لئے خوش ہوئے کہ ان کی پیش گوئیاں درست ثابت ہوئیں کہ جہد سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہاں بغیر تفصیل میں جائے ہوئے صرف اتنا عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ یہ حضرات یہی نہ سمجھ سکے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ اسکے نام لیا ہر حال میں اللہ کی وحدانیت اور حاکمیت کے عقیدے پر قائم رہیں، خواہ اس کے لئے انکی جان لے لی جائے۔ حق اور باطل کے درمیان یہ جنگ عقیدے کو بچانے کی جنگ ہے نہ کہ جسموں کو بچانے کی۔

اسلئے طالبان نے اپنے عقیدے کو بچانے کے لئے اپنی حکومت قربان کی، اپنے گھریلو جلوانا گوارا کیا، اپنے سکھ چین کو آگ لگائی، پر اپنے عقیدے کا سودا کرنا گوارا نہ کیا، کفر اپنی تمام تر قوت استعمال کرنے کے باوجود طالبان کو انکے نظریہ اور عقیدے سے ایک بالشت بھی نہ ہٹا سکا۔ اسکے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہے کہ جہاد کا کوئی فائدہ نہیں، طالبان ہلکتے کھائے تو یہ اسکی قرآن و سنت سے دوری ہی ہو سکتی ہے۔

طالبان کا افغانستان تمام اسلامی تحریکات کیلئے اس ماں کی طرح تھا جسکی ضرورت گھر میں ہر وقت محسوس کی جاتی ہے۔ اولاد چھوٹی ہو تب بھی ماں گھر کا مرکز ہوا کرتی ہے اور اولاد جوان ہو جائے تب بھی ماں کی حیثیت بنیادی ہوا کرتی ہے۔ گھر کے تمام افراد میں باہمی تعلقات قائم رکھنا اور گھر کو جوڑے رکھنا ماں کا کام ہوتا ہے۔

ابلیسی قوتیں امارت اسلامی کی اس حیثیت سے واقف تھیں اور یہ "ماں" اپنی اولاد کی آنیوالی زندگی میں کیا کردار ادا کر سکتی تھی، انکو حالات کے پھیڑوں سے کس طرح پناہ فراہم کر سکتی تھی، اس سب کو یہودی اور انکے حلیف اچھی طرح جانتے تھے۔ پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن پر ایمان رکھنے والے قرآن کی اس ریاست کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے۔ کاش مسعود طالبان کا

احمد شاہ مسعود نے عالمی فتنہ رُوس کیلئے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ یقیناً اسکے ایسے نوبل انعام کا حقدار ہے۔ اگر مسعود کو نوبل انعام نہیں دیا گیا تو یہ اسکی روح کیساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی اس وقت اگر علامہ اقبال ہوتے تو ضرور یہ شعر کہتے:

چاک کردی شاہِ تاجک (احمد شاہ مسعود) نے خلافت کی قبا

سادگی اپنوں کی دیکھ غیروں کی عیاری بھی دیکھ

موجودہ افغانستان تحریک آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں دن بدن تیز ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس تحریک کا مضبوط ہونا دنیا کی تمام اسلامی تحریکات کا مضبوط ہونا ہے۔ کیونکہ اللہ نے اس زمین کو اللہ والوں کا مرکز بنایا ہے اور تمام تحریکات کے نمائندے اسی مشرب سے پانی پیتے ہیں۔ تمام تحریکات کے سوتے اسی چشمے سے پھوٹتے ہیں۔

افغانستان میں امریکہ کے خلاف حالیہ کاروائیاں اللہ والوں کے دلوں میں امید کی نئی دنیا آباد کر رہی ہیں۔ ان کامیابیوں کو دیکھ کر ایمان والوں کے دلوں میں جذبات کی بجلیاں بھر گئیں اور یہ بجلیاں مسلسل باطل پر برسنے کے لیے بیتاب نظر آ رہی ہیں۔ افغانستان پاکستان ہندوستان اور تمام جنوبی ایشیاء اور جنوب مشرقی ایشیاء کے مسلمانوں کو اپنا لائحہ عمل اس خطے کو سامنے رکھ کر بنانا چاہئے۔ اس خطے میں موجود تمام مجاہدین کو مضبوط کرنا چاہئے۔ اس وقت جہاں کہیں مجاہدین کام کر رہے ہیں اسکو جاری رکھتے ہوئے اپنی ریزرو (Reserve) قوت افغانستان میں ہی لگانی چاہئے۔

اس خطے میں جتنا طاقتور دشمن موجود ہے ویسے ہی اللہ کی مدد بھی آ رہی ہے۔ افغانستان میں اب تک دجالی فوجوں کو جو نقصان اٹھانا پڑا ہے اگر وہ دنیا کے سامنے لایا جائے تو فتح کے نشے میں پُورا امریکیوں کا سارا نشہ اتر جائے گا لیکن وہ کتنا ہی سچ کو چھپائیں عنقریب وہ دنیا کے سامنے آنے والا ہے اور دنیا دیکھے گی کہ فلموں اور افسانوں میں اپنی شجاعت و بہادری کی داستانیں بیان کرنے والی قوم کے لونڈے کتنے بہادر ہیں اور اللہ کے شیروں کے مقابلے میں ان میں کتنا دم ختم

ہے۔ لوگ کہتے ہیں امریکہ کو روس کی طرح افغانستان سے بھاگنا پڑیگا جبکہ دوست کہتے ہیں کہ امریکہ کو بھاگنا نہیں پڑیگا۔ کیونکہ یہ آخری معرکہ ہے، یہ حق و باطل کے درمیان موت و حیات کی جنگ ہے، لہذا روس کو تو بھاگنا نصیب بھی ہو گیا تھا لیکن امریکہ کو بھاگنا بھی نصیب نہیں ہوگا۔ نیز اللہ وائے بھی اس بار ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتے کہ امریکہ کو بھاگنے کا موقع دیا جائے۔ چشم فلک دیکھے گا کہ افغانستان امریکی قبرستان بنے گا۔ یہاں امریکہ جتنا شکست کھاتا جائے گا مزید فوج بھیجتا جائے گا۔

سو اس فیصلہ کن معرکہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے براہل ایمان پر اس لشکر کی مدد فرض ہے جو سہماں اپنے درجات بلند کرانا چاہتا ہے، جسکے دل میں یہ خواہش ہے کہ وہ ان فضائل کو حاصل کرے، جو خراسان کے لشکر کے بارے میں آئے ہیں، تو وہ اس لشکر میں شامل ہو جائے اور ہم دعوت دیتے ہیں ان ایمان والوں کو جو اپنا ایمان بچانا چاہتے ہیں، کہ وہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں (جانی دمالی) اور وہ اہل تقویٰ چلو اپنا ایمان شہروں میں خطرے میں نظر آتا ہے وہ انھیں اور ان قافلوں میں شامل ہو جائیں خواہ پانی پلانے کی ہی ذمہ داری کیوں نہ مل جائے۔

... یہ دعوت ہے انکے لئے جو دجال کے فتنے سے دور رہنے والی حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں کہ شہر تو فتنہ دجال کے مرکز ہونگے، اور امن و عافیت پہاڑوں میں ہی ہوگا۔ لہذا ابھی وقت ہے کہ ان فتنوں سے نکل کر اپنے ایمان کو بچایا جائے۔

یہ دعوت ہے ان اہل علم کیلئے جو حقیقی معنی میں انبیاء کرام کے وارث ہیں، مجاہدین میں درس کیلئے اور تعلیم و تعلم کے لئے اس لشکر میں شامل ہو جائیں، جو نبی کریم ﷺ کی احادیث کا مصداق ہے، درجہ کے حق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ نیز جہاں کوئی اختلاف اور جماعت بندی بھی نہیں ہے۔ یہ دعوت ہے امت کی ماؤں کیلئے کہ تمہارے بچوں کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ تمہاری حوصلہ افزائی اور تائید کی ضرورت ہے۔۔۔ یہ فریاد ہے۔ ان بہنوں سے جو بھائیوں کو سرخرو دیکھنا چاہتی ہیں، کہ بھائیوں کو اس لشکر کا سپاہی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ دنیا داری سے نکل کر دعوت جہاد کو عام کریں۔ اور اس لشکر کو مضبوط کریں جو آنے والے حالات میں تمہاری

عصمتوں کا محافظ ہے، برے حالات سے پہلے بھائیوں کو اپنی عزتوں کی حفاظت کرنے کا طریقہ سکھائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بھائی کوندا مت کی موت سے دوچار ہوتا پڑے۔

یہ دعوت ہے ہر اس شخص کے لیے جو خود کو محب وطن سمجھتا ہے کہ اس لشکر کو مضبوط کر دے تاکہ کل برہمن کے ناپاک ارادوں کے راستے میں یہ دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔

اور یہ دعوت ہے ان دوستوں کے لئے جو مختلف حالات سے دل برداشتہ ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے.... کہ وہ اپنے ان شہید ساتھیوں کو یاد کریں.... جنکے ساتھ کبھی وقت گزارا تھا.... ان لمحوں کو یاد کریں جب رب کی رضا پانے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کیا وہ خیمے اور خندقیں آپ بھلا سکتے ہیں... جہاں آپ نے اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات بٹائے تھے؟ کیا کبھی آپ کو جہاد کا وہ پہلا دن یاد نہیں آتا جب سودائے عشق میں قدم رکھا تھا؟

ضرور یاد آتا ہوگا، ایمان کی وہ حلاوت آج بھی دل کے کسی گوشے میں محسوس ہوتی ہوگی، جو کبھی برفانی راتوں میں پہرے کے وقت محسوس ہوتی تھی، یقیناً جب آپ عراق و افغانستان میں کاروائیوں کی خبریں سنتے ہوئے تھے تو آپ کے دل میں سویا ہوا سمندر اچانک سرکش ہو جاتا ہوگا۔

غلطیوں کی وجہ سے افراد سے تو ناراض آپ ہو سکتے ہیں لیکن جہاد سے کیسے ناراض ہوئے۔ جو ساتھی اس وقت موجود ہیں ان سے بے شک ہزار گلے شکوے ہو سکتے ہیں، اور جب ساتھ ہوتے ہیں تو ہو ہی جاتے ہیں، لیکن شہید ساتھیوں اور اسیر دوستوں کو یاد کر کے آپ ضرور تڑپ اٹھتے ہوئے۔

اگر ان گلے شکوؤں کی وجہ سے جہاد چھوڑنا جائز ہوتا تو سب سے پہلے طالبان جہاد چھوڑ کر چلے جاتے کہ ان کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔ اگر جہاد اس وجہ سے چھوڑا جاتا تو عرب ساتھی کبھی بھی جہاد کا نام نہ لیتے۔

سوائے ایمان والو! شکوے شکایتیں تو چلتی ہی رہتی ہیں اور پھر جنت میں سب ایک

دوسرے سے محبت کرنے والے ہونگے۔ اس لئے جہاد کے قافلے رواں دواں ہیں یہ نہ رکھتے ہیں اور نہ انتظار کرتے ہیں۔ لہذا خیال رہے کہیں قافلے دور نہ نکل جائیں۔

مبارک ہو ہر اس مسلمان کو جو جتنا حصہ ڈال کر کامیاب ہو جائے..... اپنی جان و مال اپنا سب کچھ... کہ اسکے بعد پھر کچھ اور نہیں ہے۔

اور ہم مبارک باد دیتے ہیں ان جوانوں کو جو افغانستان میں پہنچ کر تاریخ اسلام کی عظیم الشان جنگ میں شریک ہو چکے ہیں اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو اس قافلے کا سپاہی بنادے۔ آمین

جہاد عراق

یہ ایسی تحریک ہے جہاں صورت حال بہت تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہی ہے اور اس میں شریک مجاہدین امریکی فوجیوں سے زیادہ جنگوں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ یہ مجاہدین طالبان کی پسپائی کے بعد گھروں کو دلوں میں یہ حسرت لئے ہوئے لوٹے تھے کہ دشمن سے دوبارہ مقابلہ نہ ہو سکا، لیکن اب اللہ نے انکی تمناؤں کو پورا کر دیا ہے اور انکے رب کی جانب سے حکم آیا ہے کہ گھر جا کر آرام نہیں کرنا ابھی چھٹی نہیں ہوئی ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مطلب عشق کے انداز نرالے دیکھے

اسکو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جیسا کہ پیچھے نعیم ابن حماد کی روایت میں گذر اوجال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دوسرا عراق پر حکومت کرے گا۔ اس روایت کو پڑھ کر ہی عراق کے محاذ کی نزاکت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ نیز وہ احادیث جو فرات اور بقیہ عراق کے بارے میں آئی ہیں وہ بھی مسلمانوں کو بہت کچھ غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں۔

عراق کی اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام اہلیسی قوتیں متحد ہو کر سب سے پہلے عراق پر قابض ہوئی ہیں۔ عراق کے مشرق میں اصفہان (ایران) ہے، شمال میں ترکی، شمال مغرب میں

شام، جنوب میں سعودی عرب، جنوب مشرق میں خلیج فارس اور مغرب میں اردن ہے۔ اس طرح جغرافیائی لحاظ سے آئندہ آنے والے حالات میں عراق مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

عراق میں موجود مجاہدین آنے والے وقت میں مکہ مکرمہ سے لیکر بیت المقدس تک اور خراسان سے لے کر العوٹہ اور اعماق تک سپلائی کا کام کریں گے۔ اور دشمن کی سپلائی اور قافلوں کے لیے مستقل عذاب الہی بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **وَبِكَيْدُونِ كِيدِاْ وَكِيدِاْ (وہ کافر اپنی چالیں چلتے ہیں اور میں (اللہ) اپنی تدبیریں کرتا ہوں)۔**

عراق کی تازہ صورتحال نے غفلت کی نیند میں پڑے عربوں کو بیدار کر کے رکھ دیا ہے، اب وہاں کھلے عام منبر و محراب سے جہاد کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ عوام کے جذبہ جہاد کو اب شاید شہنشاہیت کی زنجیریں زیادہ عرصہ تک نہیں روک سکیں گی۔ عرب عوام کے جذبات اور اللہ والوں کی نگہبندوں سے اب عرب شہنشاہیت کے قلعے زمین بوس ہو اچاڑتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندوں کا لہو مکافات عمل بن کر بہت جلد انکو اپنی گرفت میں لینے والا ہے۔

عرب دنیا کی بدلتی صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جامعہ ازہر جیسے اداروں کے اساتذہ اب وہ باتیں علی الاعلان کر رہے ہیں، جو انکی زبانوں سے نکلنا ناممکنات میں سے سمجھا جاتا تھا۔

جامعہ ازہر کے ایک محقق ایک مشہور ٹی وی چینل پر اعلان کرتے ہیں کہ یہودیوں سے نمٹنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انہیں جہاں پاؤ قتل کرو۔ سوال کرنے والا پوچھتا ہے یا شیخ کیا اس سے آپ کی مراد حقیقت میں قتل کرنا ہے؟ (گو یادہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپ کو پتہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟) جواب میں اعتماد بھری آواز آتی ہے۔ جی ہاں

جہادِ جہنیا

انہی کی منظم اسلامی تحریک جس نے ماسکو تک کو غیر محفوظ بنا دیا ہے یہاں بسنے والے لوگوں کا تعلق اس قوم سے ہے جنہوں نے ایک زمانے تک اسلامی پرچم کو بلند رکھا اور دنیا کے تین

بڑے اعظموں ایشیا افریقہ اور یورپ پر اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔ چیچن مجاہدین کا تعلق ترک قوم سے ہے جسکے مختلف قبائل تمام وسط ایشیائی ریاستوں (Central Asia) میں پھیلے ہوئے ہیں۔ غیرت و حمیت اور ہمت و بہادری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کمیونسٹ انقلاب نے ان پر بدترین مظالم ڈھائے 70 سال تک اپنا غلام بنائے رکھا۔ اور کسی کو مسلمان نام تک نہیں رکھنے دیا گیا۔ ان حالات میں ایمان بچانے والی (بقول مولانا ابوالحسن علی ندوی) یہ ترک قوم ہی تھی جنہوں نے اس مشکل دور میں نسل در نسل ایمان کو بچائے رکھا۔ اس وقت وادی فرغانہ ازبکستان (ظہیر الدین بابر کی جائے پیدائش) میں بھی اسلامی نظام کی تحریک چل رہی ہے۔ یہود کو خطرہ ہے کہ اگر چیچن تحریک کامیاب ہوگئی تو تمام وسط ایشاء میں اسلامی تحریکات پھوٹ پڑیں گی۔ جسکے بعد روس کا بچا ہوا وجود بھی باقی نہیں رہ سکے گا۔

یہ خطہ تمام قسم کے وسائل سے مالا مال ہے معدنی وسائل میں گیس اور یورینیم جیسی دوست یہاں بڑی تعداد میں موجود ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس خطے کو افرادی قوت اور زر خیز زمینوں سے بھی مالا مال فرمایا ہے۔ یہی وہ علاقے ہیں جہاں امام بخاریؒ اور امام ترمذیؒ جیسے محدثین اور عالم اسلام کے بڑے بڑے فقہاء اور صوفیاء پیدا ہوئے، جنگی بدولت ہم آج درس و تدریس کی دوست سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ان تمام علاقوں کو ماوراء النہر (دریا آمو کے پار کے علاقے) کہا جاتا ہے۔ اہل علم اس نام سے اچھی طرح واقف ہیں۔

جہادِ فلپائن

ایک ایسا خطہ جہاں یہودی عزائم کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ جہاں بیٹھ کر وہ تمام جنوب مشرقی ایشیاء پر اپنا کنٹرول جمائے ہوئے تھے۔ تحریکِ فلپائن انکے عزائم کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ بن کر کھڑی ہے۔ یہ ایسا خطہ ہے جہاں بڑے بڑے یہودی آکر اپنے مشن پورا کرتے ہیں۔ لیکن جہادِ فلپائن نے اگر انکے منصوبوں کو مکمل ختم نہیں کیا تو انکو بہت حد تک خراب ضرور کر دیا ہے۔

بہذا یہ بھی اچھی سی قوتوں کی نظر میں چبھتا ہوا کانٹا ہے۔ کیونکہ یہ تحریک مکمل اسلامی رنگ میں

رنگی ہوئی ہے۔ اور انکی قیادت بھی علماء حق کر رہے ہیں۔ فلپائن ویتنام انڈونیشیا ملیشیا ان تمام خطوں میں دین کا رجحان بہت پایا جاتا ہے۔ یہودی ساہوکاروں نے ان کے وسائل پر ڈاکہ مار کر دولت اکٹھی کی ہے اور ان علاقوں کو پس ماندہ رکھا ہے۔ لیکن اب جہاد کی کرنوں نے اس خطے میں بسنے والے مسلمانوں کے دلوں کو ایک نئی روشنی سے آشنا کر دیا ہے اور صورت حال تیزی کے ساتھ اسلام کے حق میں جارہی ہے۔

جہاد کشمیر

جہاد کشمیر اور جہاد فلسطین میں بہت حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ جس طرح جہاد فلسطین یہودیوں کے عالمی منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے اسی طرح اس خطے میں جب تک جہاد کشمیر جاری ہے یہودی اپنا عالمی منصوبہ کبھی بھی پورا نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اب یہودیت کے راستے کی آخری رکاوٹ جذبہ جہاد اور ایٹم بم سے مسلح پاکستان ہے۔ اور ان کے گمان کے مطابق جذبہ جہاد اور ایٹم بم کو پاکستان سے ختم کرنے کے لئے جہاد کشمیر کو ختم کرنا یہودیوں کی مجبوری ہے۔

ابلیسی قوتیں جہاد کشمیر کی اس اہمیت سے بخوبی واقف تھیں کہ اس جہاد کی بدولت نہ صرف یہاں بلکہ دنیا بھر میں جہاد کی فضا عام ہو رہی ہے اور اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو آنے والی نس جہاد کی تکمیلوں میں پرورش پائیگی۔ لہذا کسی اور تحریک سے پہلے عالم کفر نے اس تحریک سے نمٹنے کی ٹھان رکھی ہے۔

دنیا کی مظلوم ترین قوموں میں سے ایک کشمیری قوم ہے جسکے ساتھ ہر دور میں اس نوعیت کا ظلم کیا گیا جو تاریخ عالم میں کسی کے ساتھ نہ کیا گیا ہوگا۔ ایک ایسی قوم کہ کبھی اسکی لاشوں پر تجارتی محلات تعمیر کئے گئے تو کبھی زندوں کو ہی بھیڑ بکریوں کی طرح انسانیت کی منڈی میں فروخت کر دیا گیا..... اور وہ بھی جانوروں سے سستے داموں پر۔

اللہ جب کسی قوم کا انتخاب کرتا ہے تو اسکو زمین کی پستیوں سے نکال کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا کرتا ہے۔ اس قوم کو بھی اللہ نے جہاد کے لئے منتخب فرمایا اور تبصرہ نگاروں کے

تبصرے، انسانی نفسیات کے ماہرین کی تحقیقات، دانشوروں اور فلسفیوں کے فلسفے اس قوم کے بارے میں اس وقت غلط ثابت ہو گئے جب اس قوم نے جہاد کے پرچم کو بلند کیا، انسانی نفسیات کے ماہر یہ دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ کیا یہ وہی کشمیری قوم ہے جسکو ایک سپاہی ایک ڈنڈے کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ کی طرح اکیلا ہنکا کر یجایا کرتا تھا، جسکے زندہ افراد کو جانوروں کی طرح نیلام کر دیا گیا تھا، عقلیں دنگ رہ گئیں، تجزیے غلط ثابت ہوئے۔۔۔ جب اس قوم نے جہاد کا نعرہ لگا کر اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کو اس راستے میں پیش کرنا شروع کیا۔

تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قربانیوں کے اعتبار سے جہاد افغانستان کے بعد سب سے زیادہ قربانیاں کشمیری دے رہے ہیں۔ چودہ سال تک اپنی زمین پر گوریلا جنگ لڑنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

جہاد کشمیر جس نے صرف برہمن کی ہی نہیں بلکہ یہودیوں کی نیندیں بھی حرام کر دیں، ان گنت اور دل دہلا دینے والی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس قوم کی قربانیوں کو بہت قریب سے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ قربانیوں کے کتنے ہی میدانوں میں اس قوم نے بہت سوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسکے علاوہ یہ تحریک بے بہا قربانیوں کے باوجود ہمدردی اور مدد کی اس لئے بھی زیادہ مستحق ہے کہ یہ دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم تحریک ہے۔ انکے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب ہونے والا ہے شاید اس طرح کسی اور تحریک کے ساتھ نہیں ہوا۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ دشمنان اسلام اس تحریک کو بہت گہرائی کے ساتھ سمجھے اور بہت تیزی کے ساتھ اسکے خلاف حرکت میں آئے، لیکن اپنے آج تک اس تحریک کو سمجھ ہی نہ سکے۔ ہزاروں شہداء کا خون بھی انکے سامنے موجود تحفظات کی دھند کو صاف نہ کر سکا۔

اس وقت جو مسائل و خطرات جہاد کشمیر کو درپیش ہیں وہ غیروں کی سازشوں سے زیادہ انہوں کی لاپرواہی اور اسکا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے ہیں۔ اس نا اتفاقی کا ہی تو یہ نتیجہ ہے کہ آج بھارت اپنی دیرینہ خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مذاکرات کے صحنہ میں الجھا رہا ہے، بیٹیوں کی چادریں بننے کے ہاتھوں فروخت کی جا رہی ہیں، اور سب ہیں کہ محو تماشا ہیں۔۔۔ ہر طرف موت کا

پاکستان کے غیور مجاہدین نے اپنے کشمیری مجاہدین سے کچھ عہد و پیمان کئے تھے، کہ خون کے آخری قطرے تک جہاد کو جاری رکھا جائیگا، آخری سانس تک میدان کو گرم رکھا جائے گا، ہاتھ شل ہو جائیں... پاؤں میں چھالے پڑ جائیں لیکن.... منزل کی جانب سفر جاری رکھا جائے گا، جن چراغوں کو سرخ لہو سے روشن کیا گیا ہے، انکی لو کو کبھی مدد نہیں ہونے دیا جائے گا۔

کشمیری ابھی بھی اپنے عہد پر قائم ہیں، آبلہ پا ہیں پھر بھی عزم سفر جوان ہے، روشنی کی دشمن آنندھیوں نے ان چراغوں پر یلغار کرنی شروع کر دی ہے، پھر بھی انکو بجھنے نہیں دیا گیا ہے۔ کشمیری تو اپنا عہد نبھا رہے ہیں، اور اندلس کے ان نوجوانوں کی طرح آخری سانس تک ڈٹے رہیں گے، جو امیر غرناطہ عبداللہ کی کم ہمتی اور بزدلی کے باوجود آخری مجاہد تک اسلام اور اپنے ملک کی حفاظت کرتے رہے، اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوئے۔

کشمیری مجاہدین بھی آخری سانس تک اس عہد کو نبھاتے رہیں گے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جہاد میں کامیابی صرف علاقہ فتح کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو عقیدے کی جنگ ہے، جو اپنے عقیدے پر آخر تک ڈنار ہاوی کامیاب اور فاتح کہلاتا ہے۔ انکے سامنے اسلام کی تاریخ ہے جس میں انھوں نے پڑھا ہے کہ دنیا کا گھنیا سے گھنیا مورخ بھی میر جعفر اور میر صادق کو کامیاب نہیں کہتا، بلکہ دنیا انہی کو کامیاب کہتی ہے جو اپنے جسموں کو تو مٹا گئے، لیکن اپنے نظریے اور عقیدے کو بچا گئے، جنہ تو عقیدے پر اور جان نکل تو بھی اپنے عقیدے پر۔ یہ کوئی سیاسی جنگ نہیں، بلکہ شریعت نے اسی لئے اس کو جہاد کہا ہے۔

طاغوتی قوتیں ہم سے اس لئے لڑتی ہیں کہ ہم اللہ کی بالادستی کا خیال دل سے نکال کر انکے ولڈ آرڈر کے سامنے سر جھکا لیں۔ جبکہ ہمارا اصرار ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس کشمکش میں اگر ہماری جان بھی چلی جاتی ہے تو اس حال میں جاتی ہے کہ ہم اپنے عقیدے پر قائم ہوتے ہیں، جبکہ باطل ہم سے اسلئے لڑا تھا کہ وہ ہم کو ہمارے عقیدے سے ہٹا دے۔ سوائے عقل والو ذرا بتاؤ تو سہی

اگر مجاہدین کسی خطے میں لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں تو انصاف سے فیصلہ کرو کہ فاتح کون بنا؟ ہم یا ہمارا دشمن؟ لہذا مجاہدین کشمیر بھی انشاء اللہ فاتح ہی بننا پسند کریں گے۔

وہ تو اپنے نظریے اور عقیدے پر جانیں قربان کر کے فاتح بن جائیں گے، لیکن کل تاریخ کیا لکھے گی کہ یہ عہد و بیان تو کسی اور نے بھی کئے تھے، سفر میں ساتھ رہنے کے وعدے کرنے والے تو کوئی اور بھی تھے، چراغوں میں لبو جلانے کی قسمیں تو اوروں نے بھی کھائیں تھیں، تاریخ کے سامنے کیا عذر پیش کیا جائے گا؟ حالات ناموافق تھے؟ حکومت کی پالیسی تبدیل ہو گئی تھی؟ لیکن مؤرخ کے قلم کو حرکت کرنے سے بھلا کس نے روکا ہے، وہ تو تاریخ کے سینے میں اپنے خنجر سے یہ ضرور تحریر کر جائے گا، کہ شہداء کشمیر سے عہد وفا کرتے وقت حالات کے موافق و ناموافق ہونے کی تو بات نہیں ہوئی تھی، عشق کی راہوں پر قدم رکھتے وقت ایسی تو کوئی شرط نہیں تھی، کیونکہ عشق شرطوں پر نہیں کیا جاتا۔

میں جب اس کشمیری بوڑھے کے بارے میں سوچتا ہوں، جواب سے پہلے بھی دو مرتبہ اپنوں کی بے وفائی دیکھ چکا ہے، تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ اس کے دل سے کیا آہ نکلتی ہوگی، میں جب ان ساتھیوں کے بارے میں سوچتا ہوں، جو سخت برفانی راتوں میں ڈوڈھ کے پہاڑوں میں چپتے ہوئے، پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے، کہ قافلے کہاں ہیں، تو انکی نظر میں کسی کی کیا اہمیت رہتی ہوگی؟ کل روز محشر جب جموں کے کہساروں، اور وادی کے سبززاروں سے شہداء اٹھ کر آئیں گے تو ان سے کس طرح نظریں ملائی جائیں گی؟

وہ خون شہداء جس سے وادی کے چنار رنگین ہوئے، امت کی بیٹیوں کی وہ چنچیں جس نے کشمیر کی خاموش فضاؤں کو بوجھل بنا دیا، دریائے جہلم میں بہتی بہنوں کی برہنہ لاشیں، بیٹے کی راہیں نکلتی بوڑھیوں کی پتھرائی آنکھیں، مصائب و الم کے پچاس سال جس سے وادی جنت نظیر جہنم میں تبدیل ہو گئی، یہ سب اس لئے برداشت کیا کہ ایک دن برہمن کے کفر سے نجات ملے گی۔ روز محشر کوئی ان کے خلاف کیا عذر تراشے گا جب کہ امام المجاہدین، محسن انسانیت، محمد عربی ﷺ بھی انکے ساتھ ہوں گے۔

مجھے اس بات کی کوئی پریشانی نہیں کہ عشق کی راہوں پر چلنے والوں کا کیا بنے گا، ہم انکے حوصلوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ اگر انکے لئے ایک راستہ بند ہوا تو وہ نئے راستے تلاش کر لینگے، اور جو بھی ہو راہِ وفا میں چلتے رہنا ہی کامیابی کہلاتی ہے، تھک کر بیٹھ جانا خواہ کتنے ہی خوبصورت سراب کے قریب ہو، ناکامی ہی کہلاتا ہے۔ سوان دیوانوں کے حوالے سے ہم بہت پر امید ہیں۔

اسلئے جہاد کشمیر سے محبت کرنے والوں کو دل برداشتہ اور افسردہ نہیں ہونا چاہئے، شہداء کے خون سے تجارت کرنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں، میدانِ جہاد میں چنگاریاں بھڑکاتے گھوڑوں کی ٹاپوں کو، سیاست کے میدان میں گرانے کی کوششیں بھی کوئی نئی نہیں ہیں، آسمان کی بلند یوں میں اڑنے والے عقابوں، اور بلند چٹانوں میں نشیمن بنانے والوں کو خوبصورت گنبدوں کا اسیر بنانے کا درس دینے والے بھی پرانی تاریخ رکھتے ہیں، سو آج جو کچھ جہاد کشمیر کے ساتھ ہوتا نظر آرہا ہے، نہ تو یہ مجاہدین کی آواز ہے اور نہ ہی ان کشمیریوں کے جذبات ہیں جنکے گھروں تک برہمن کا ظلم پہنچا ہے۔ وہ اپنے مقصد کے حاصل ہونے تک نہ تو ہانپینگے اور نہ ہی شکست تسلیم کریں گے۔ لہذا ڈھل جھیل کے کنارے خوبصورت ہوٹلوں سے لے کر دہلی کے نرم و گداز بستروں تک اور کشمیر مند د سے لے کر وائٹ ہاؤس تک جتنے چاہیں خفیہ مذاکرات کئے جائیں انکے ذریعے جہاد کشمیر کو بند نہیں کرایا جاسکتا۔

اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان حالات میں مجاہدین کو بے انتہا پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامن کرنا پڑیگا، لیکن اس کے بعد تحریک اپنے نئے جنم کے ساتھ ایک نئے انداز میں اپنے پیروں پر کھڑی نظر آئے گی۔ جب مجاہدین اپنوں کی بے وفائیاں دیکھیں گے تو پھر ممکن ہے ”اپنوں“ کی طرف دیکھنا چھوڑ دیں اور تحریک میں عسکری انقلابی تبدیلیاں لے آئیں۔ ایسا ہونا قطعاً ناممکن نہیں کیونکہ تحریکوں میں ایسے مراحل آیا ہی کرتے ہیں، لیکن ان مراحل کے بعد تحریکوں میں نکھار اور اجلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ مجاہدین ہمت نہیں ہارینگے۔ ہاں البتہ ان سے وعدے کرنے والوں کو ضرور سوچنا



چاہئے، کہ ہر ایک سے اس کے وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لوگوں کے انفرادی گناہ تو معاف بھی ہو جایا کرتے ہیں لیکن کبھی قوموں کے اجتماعی گناہ بھی معاف ہوئے ہیں؟ اگر بھول گئے ہو تو تم تو صاحب قرآن ہو، اسکی تاریخ اٹھا کر دیکھ لینا، قوم کے اجتماعی گناہ اللہ معاف نہیں کیا کرتا۔ آخرت میں تو نیتوں کے اعتبار سے فیصلہ ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا، اس جرم کا عذاب دنیا میں ہی آجاتا ہے، اور سب پر آتا ہے وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا فیصلہ کس نے کیا تھا بلکہ دیکھا یہ جاتا ہے کس نے کیا کیا تھا؟

جہاد کشمیر صرف کشمیریوں کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ ہندوستان کے پچیس کروڑ مسلمانوں اور چودہ کروڑ پاکستانیوں کی امن و سلامتی اور بقاء کا ضامن ہے۔ بھارت کی اگر جہاد کشمیر سے جان چھوٹ جاتی ہے تو اسکے بعد اسکے ناپاک عزائم کے راستے میں کوئی اور چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

ہفت روزہ نگیر کے شمارہ ۲۵ نومبر تا یکم دسمبر ۲۰۰۴ میں جارج فریڈمین کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فریڈمین "اسٹریٹور گلوبل انٹیلی جنس" نامی ایک پرائیویٹ کمپنی کا سربراہ ہے۔

فریڈمین نے نیشنل پبلک ریڈیو کو ایک انٹرویو میں پاکستان کے خلاف بکواس کی ہے جس میں اس نے کہا "امریکہ آئندہ موسم بہار تک شمال مغربی پاکستان پر حملہ کر دے گا، اور اگر پاکستان اس حملے کی تاب نہ لا سکا تو امریکہ اور بھارت مل کر پاکستان پر قبضہ کر لیں گے۔"

فریڈمین نے اپنی کتاب "امریکا زیکرٹ وار" اور اپنے مختلف انٹرویوز میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان پر حملہ امریکہ کی ضرورت ہے، کیونکہ القاعدہ کی کمانڈ پوسٹ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں منتقل ہو چکی ہے، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کے لئے اس کمانڈ پوسٹ کا تباہ کیا جانا ضروری ہے۔ جارج فریڈمین کے خیال میں امریکہ کو پاکستان پر حملہ بہت پہلے کر دینا چاہئے تھا، لیکن چونکہ اس حملے کے لئے اس علاقے میں امریکہ کے پاس کافی فوج موجود نہیں ہے اس لئے حملہ آئندہ موسم بہار تک مؤخر کر دیا گیا ہے۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں فریڈمین نے پیناگون کے ایک ترجمان کا بھی حوالہ دیا جس نے غلطی سے امریکی پلان میڈیا کو بتا دیا تھا، تاہم

بعد میں امریکن میڈیا نے پیناگون کی مدد کرتے ہوئے اس پلان کو میڈیا میں زیادہ نہیں اچھالا۔
(ہفت روزہ تکبیر)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں کی دشمنی اور ناپاک ارادوں سے آگاہ فرمایا ایتھا الذین آمسوا لا تتخذوا بظانہ من ذونکم لا یألو نکم خیالاً و قد واما عیتکم قد ہذت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر۔ قد بینا لکم الایات ان کنتم تعقلون۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے علاوہ (غیروں) کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ (کافر) تمہیں دھوکہ دے کر برباد کرنے میں کوئی کسر نہ رکھیں گے، انکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہیں مشکل میں ڈال دیں، (یہ حقیقت ہے کوئی مفروضہ نہیں کیونکہ) انکی باتوں سے (تمہارے بارے میں) انکا بغض ظاہر ہو چکا ہے اور (اس کے علاوہ) جو انکے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم کو کچھ عقل ہو تو (حقیقت کو سمجھو)۔

اسلام دشمنوں کا بغض اللہ تعالیٰ انکی زبانوں سے اس لئے ہی ظاہر کراتا ہے تاکہ ملک و ملت سے محبت کرنے والے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ خوش فہمی کی جنت میں رہنے والے اس طرح کے بیان کو پڑھ کر بھی کہیں گے کہ یہ حقیقت کے خلاف ہے، اور امریکہ پاکستان کا اسٹریٹیجک پارٹنر ہے۔

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی کرنیں زندہ ہیں، جو مساجد و مدارس کو بچانا چاہتے ہیں، جو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں کے پاسبان ہیں، اور وہ لوگ جنکی رگ و پے میں وطن عزیز کی محبت گہرائیوں تک اتری ہوئی ہے اور جو اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، انکو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ملک و ملت کی حفاظت کے معاملے میں ذرہ برابر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کریں۔

نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

حضرت مہدی سے متعلق احادیث کو پڑھنے اور دجال کے بارے میں احادیث کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ اس وقت دنیا کے اسٹیج پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ حق و باطل کے درمیان جنگ کا آخری معرکہ ہے۔ اب ابلیس کی ساری محنت و توانائیاں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ ساری دنیا میں اسکی حکومت قائم ہو جائے تاکہ (اپنے گمان کے مطابق) تاریخ انسانی کو تباہ کن انجام سے ہمکنار کر دے اور انسان کو اللہ کی نظر میں گرا دے کہ یہ انسان تیری دی ہوئی ذمہ داری کو نہ سمجھا سکا۔

ابلیس کے اس مشن میں ابلیس کے دیرینہ حلیف، اللہ کے دشمن اور انسانیت کے مجرم یہودی سب سے بڑھ چڑھ کر لگے ہوئے ہیں۔ انکے ساتھ ابلیس کے تمام چیلے جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے بھرپور طریقے سے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اب انھوں نے صاف صاف کہنا شروع کر دیا ہے کہ انکی جنگ مشن کے مکمل ہونے تک جاری رہے گی مقاصد کے حصول تک وہ لڑتے رہیں گے۔

یہ وہ جملہ ہے جو آپ بش اور دیگر کفر کے سرداروں کی زبان سے بار بار سن رہے ہیں۔ ہم سوئے ہوئے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ اے غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والو! خطرات کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے والو! وہ کونسا مشن ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟ مشن اگر طالبان تھے تو وہ انکے مطابق جا چھے، مشن اگر القاعدہ تھی تو وہ (ان کے بقول) ٹوٹ چکی، مشن اگر عراق کی عسکری قوت تھی تو وہ بھی ختم ہو چکی، لیکن بش ابھی بھی کہتا ہے کہ مشن پورا ہونے تک جنگ جاری رہے گی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ مشن آگے کوئی اور ہے..... کفر کے سردار اس مشن کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔

بش ایک ایسے ملک کا صدر ہے جو یہودیوں کا غلام ہے جس صدر کا بیڈروم بھی یہودیوں کی نظروں سے محفوظ نہیں رہتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں کے فرقے WASP سے ہے۔ جنگی بنیادیں اسرائیلی ریاست کا قیام ہے جنکا نظریہ یہ ہے کہ انکی زندگی یہودیوں کی مرہون منت ہے۔ دنیا سے

اگر یہودی ختم ہو گئے تو دنیا ختم ہو جائیگی لہذا یہودیت کی حفاظت ہش کی قوم اپنا مذہبی فریضہ سمجھتی ہے، اس قوم کی حفاظت جس پر کتے، بلی سانپ اور بچھو بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنَہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ النَّاسُ.

ترجمہ: بیشک جو لوگ ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اسکے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں کھول کر بیان کیا ہے، تو ان پر اللہ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

جس طرح دجال کے آلہ کار مشن کے مکمل ہونے تک پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہیں رکھتے اسی طرح اللہ کے مجاہد بھی اپنے مشن کی تکمیل تک میدان میں ڈٹے رہیں گے۔ اور جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں کہ جب ان کا خدا دجال آئے گا تو ساری دنیا میں انکی عالمی حکومت قائم کرے گا، اور حقیقت یہ وہ دن ہوگا جو یہودیوں کی بربادی کا آخری دن ہوگا جہاں ان کو پتھر اور درخت بھی پناہ نہیں دیں گے۔

اللہ کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے تمام دنیا میں ایمان والے اللہ کے دشمنوں سے قتال کر رہے ہیں۔ مشن ایک ہے محاذ مختلف ہیں جنگ ایک ہے خطے تقسیم ہیں۔ دشمن ایک ہے چہرے الگ الگ ہیں، یہ جہاد کرتے رہے، کر رہے ہیں اور فتح یا شہادت تک کرتے رہیں گے۔ نہ دشمن کی قوت انکے عزائم کو کمزور کر سکتی ہے اور نہ اپنوں کی بے وفائیاں انکے قدموں کو ڈمگا سکتی ہیں۔ یہ عزم و ہمت کی وہ چٹانیں ہیں جن سے ٹکرا کر روس کا سرخ سمندر اپنا سر پھوڑ چکا ہے، یہ جذبوں اور حوصلوں کے وہ طوفان ہیں جن سے نکلنے والی بجلیوں نے دجالی قوتوں کے عسکری اور اقتصادی غرور (ولڈ نرید سینٹر اور چینا گون) کی علامات کو زمین بوس کر کے رکھ دیا ہے، یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے ایک مکافات عمل ہیں جو سزا دینے پر آمیں تو اہم بم کا انتظار نہیں کرتے بلکہ اپنے جسموں کو بم بنا کر اللہ کے دشمنوں کو اڑا دیا کرتے ہیں، ہاں بھلا اب یہ دشمن کی قوت سے کس طرح مرعوب ہو سکتے ہیں، اب تو رحمانی امداد انکی آنکھوں کے سامنے آتی ہے، یہ بھلا مایوسیوں کا شکار

کیوں ہونے لگے کہ اب تو قوم کے بزرگ انکے سروں پر ہاتھ رکھنے لگے ہیں، ان دیوانوں کو اب کون کم ہمت بنا سکتا ہے جنکی مائیں انکے ساتھ جانے کی فرمائش کرتی ہوں، ہاں، اب تو بینیں بھی بھائیوں کی شہادت پر جشن مناتی ہیں، انکے مشن میں انکا ہاتھ بٹاتی ہیں، اب تو ان جوانوں کے حوصلے پہلے سے زیادہ بلند ہو چکے ہیں کہ آقائے مدنی جیہ کی بشارتوں کو لوٹنے کا وقت آگیا ہے۔ اس وقت طرح طرح کی مشکلات اور تکالیف کے باوجود اللہ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے سپاہی افغانستان، کشمیر، فلسطین، عراق، فلپائن، انڈیا اور دیگر محاذوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایمان والے کو اپنے عمل سے دعوت دے رہیں کہ اے مقصدِ ربانی کو بھول کر دنیا کے ہنگاموں میں گم ہو جانے والو! خود کو تادیلوں، علتوں اور مصلحتوں میں الجھ لینے والو! اے دنیا کے فانی حسن کے پیچھے بھاگنے والے جوانو! آؤ ہم تمہیں اس حسن کے بارے میں بتاتے ہیں جس کو سن کر دلہانٹی نوٹلی دلہن کو جلد عروسی میں چھوڑ کر چلے جایا کرتے ہیں۔ اے دنیا کے نشے میں خود کو ڈبوئے والو! ادھر آؤ ہم تمہیں ایسا نشہ پلاتے ہیں کہ جنت میں جا کر بھی جس (شہادت) کا نشہ نہیں اترتا۔ اے خود کو تجارت میں ڈبو دینے والو! اس تجارت کی طرف آؤ جس میں صرف فائدہ ہی فائدہ ہوا کرتا ہے، اے حکمرانو! جہاد کی راہوں کے راہی بن جاؤ پھر دنیا کی بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ہونگی۔

اے محمد عربی ﷺ کے غلامو! ایمان بچانے کے لئے جان گنوا دینا، جان بچانے کی خاطر ایمان نہ گنونا، اس لشکر کی مدد کرو جس طرح بھی کر سکتے ہو۔ اور خود کو بھی تیار کرو کہ حضرت مہدی کے ساتھ وہی تو ہونگے جن کو جنگ لڑنی آتی ہوگی اور جنگ بھی کیسی المصلحۃ الکبریٰ (خطرناک جنگ عظیم)..... اپنے کانوں کو ڈیزی کڑ اور کروڑ کی چنگھاڑ کا عادی بنالو، تاکہ کل جہنم کی چنگھڑ سے بچ سکو (لہم فیہا زہیر و شہیق) یہ کسی ایک جماعت کا لشکر نہیں یہ سب کا لشکر ہے۔ ہر کلمہ پڑھنے والے پر اسکی مدد کرنا فرض ہے، یہ تمہارے بچے ہیں تمام آپسی اختلافات کو بھلا کر، ذاتی اناؤں کی دیواروں کو مسمار کر کے، سب کے متحد ہونے کا وقت آگیا ہے، فرشتے تمہاری نصرت کے لئے تیار کھڑے ہوئے ہیں تمہاری حوریں بن سنور کر تمہاری راہیں تک رہی ہیں، تم سے پہلے شہادت پانے

والے تمہیں خوشخبری سنا رہے ہیں (لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون) کہ نہ تو ان کو خوف ہوگا اور نہ کسی بات کا ملال ہوگا۔

خلاصہ واقعات و احادیث

چونکہ آپ ﷺ نے حضرت مہدی اور دجال سے متعلق واقعات کو ترتیب وار بیان نہیں فرمایا، اس لئے ترتیب کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج والے سال کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن یہاں پھر یاد دلادیں کہ واقعات کی ترتیب حتمی نہیں ہے۔

خروج حضرت مہدی سے قریب ترین واقعات

حضرت مہدی کا خروج ذی الحجہ (حج) کے مہینے میں ہوگا۔ اس سے پہلے نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ عرب کے کسی ملک کے بادشاہ کی موت اور اس پر اختلاف ہوگا۔ رمضان میں خوفناک آواز آئے گی۔ ذی قعدہ (ذی الحجہ سے پہلے آتا ہے) کے مہینے میں عرب قبائل میں انتشار ہوگا جس کے نتیجے میں لڑائیاں ہوں گی۔ حج کے موقع پر حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حاجیوں کا قتل عام ہوگا۔ شام (یعنی اردن، اسرائیل، سیریا میں سے کہیں) میں سفیانی اقتدار میں آئے گا اور ایمان والوں پر مظالم ڈھائے گا، دریائے فرات پر جنگ ہو رہی ہوگی۔

جنگ عظیم کے مختلف محاذ

غزوہ ہند اور رومیوں سے جنگ والی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج کے وقت کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی جنگوں کے دو بڑے محاذ ہونگے۔ پہلا محاذ عرب کی ساری سرزمین ہوگی جہاں مختلف جگہوں پر مجاہدین اور کفار میں جنگ ہو رہی ہوگی جن میں خاص طور پر فلسطین، عراق اور شام قابل ذکر ہیں، اس محاذ پر حضرت مہدی کا ہیڈ کوارٹر دمشق کے قریب اغوطہ میں ہوگا جہاں سے وہ تمام مجاہدین کی کمانڈ کریں گے۔ جبکہ دوسرا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔ حدیث میں اس محاذ کے مرکز کا ذکر نہیں ہے۔



عرب کا محاذ

عرب والے محاذ کی ترتیب احادیث کی روشنی میں کچھ یوں بنتی ہے۔ حضرت مہدی کے خروج کی خبر ملتے ہی انکے خلاف ایک لشکر آئے گا۔ جو بیداء میں دھنس جائے گا۔

یہ خبر سن کر شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء حضرت مہدی کے ساتھ مل کر قتل کرنے کے لئے اس لشکر میں آکر شامل ہو جائیں گے۔ پھر ایک قریشی جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کے لشکر سے حضرت مہدی جنگ کریں گے۔ یہ جنگ کلب ہوگی۔ اس میں مسلمان فاتح ہوں گے۔

پھر حضرت مہدی دمشق کے قریب القوطہ کے علاقے میں پہنچ کر اپنا مرکزی ہیڈ کوارٹر بنائیں گے۔ یمن اور خراسان سے مجاہدین کے لشکر بھی آئیں گے۔ رومی عیسائی مسلمانوں کے ساتھ امن معاہدہ کریں گے۔ پھر یہ دونوں مل کر اپنے عقب کے مشترکہ دشمن سے جنگ کریں گے اور فاتح ہوں گے۔

پھر عیسائی معاہدہ شکنی کریں گے اور تمام کافر پھر اکٹھے ہو کر آئیں گے اور اعماق (وابق) میں اتریں گے۔ اور مسلمانوں سے اپنے مطلوبہ افراد مانگیں گے۔ پھر اعماق میں محسنان کی جنگ ہوگی۔ اس جنگ میں اللہ مجاہدین کو فتح دیگا۔ اسکے بعد روم کی طرف جائیں گے فتح کر لیں گے۔ یہاں دجال کے نکلنے کی خبر سنیں گے۔ لہذا وہاں سے واپس آئیں گے۔

دجال اپنے مخالف ملکوں میں تباہی پھیلانے گا۔ یہ عرصہ مسلمانوں پر بہت آزمائشوں اور پریشانیوں کا ہوگا۔ ایک تہائی مسلمان جہاد چھوڑ کر دنیا داری میں پڑ جائیں گے۔ ایک تہائی دجال سے لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں گے۔ باقی ایک تہائی دجال کے سخت محاصرہ میں ہوں گے۔ اور وقتاً فوقتاً دجال کے لشکر پر حملے کر رہے ہوں گے۔ پھر جب فیصلہ کن حملے کی تیاری کر رہے ہوں گے تو عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

حاشیہ ۱۔ ضروری نہیں کہ جس لشکر نے قطع فیصلہ کیا ہو وہی روم کی طرف جائے۔ (بلکہ یہ لشکر دوسرا بھی ہو سکتا ہے) اور وہی کن کن ٹی اٹلی کا شہر جہاں پاپ جان پال ہوتا ہے۔

ہندوستان کا محاذ

دوسری جانب ہندوستان والے محاذ پر مجاہدین ہندوؤں سے جنگ کر رہے ہوں گے۔ حدیث میں اس محاذ کی زیادہ تفصیل نہیں آئی ہے۔ البتہ اس محاذ پر موجود دشمن کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ محاذ بھی انتہائی خطرناک ہوگا۔ ابتدا میں مسلمانوں کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا، پھر مجاہدین ہندوؤں کو شکست دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اس طرح پورے ہندوستان پر اسلام کا پرچم لہراؤینگے، ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈروں اور جرنیلوں کو زندہ گرفتار کر کے۔ کینگے، جب واپس آئیں گے تو خبر ملے گی کہ عیسیٰ ابن مریم تشریف لائے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجاہدین کی قیادت کریں گے اور دجالی فوج سے قتال کریں گے۔ اللہ کا دشمن دجال ملعون سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال ملعون کو لہ پر قتل کر دیں گے۔ پھر صلیب توڑ دیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج آئیں گے اور ہر طرف تباہی پھیلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ میرے بندوں کو لے کر طور کے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر طور پر چلے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک پھوڑا پیدا کر دے گا۔ اس طرح وہ سب مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش سے ساری جگہ کو صاف کر دے گا۔ ان گھمسن کی جنگوں کے بعد تمام عالم میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ ہر طرف امن و امان ہوگا۔ کوئی پریشان حال نہ ہوگا، کسی کو کسی سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، زمین اپنے خزانے باہر نکال دے گی، آسمان سے بارش برے گی۔ اس طرح چالیس سال تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ پھر دھیرے دھیرے دنیا سے ایمان والے اٹھنے شروع ہو جائیں گے اور جب قیامت آئے گی تو صرف کافروں پر آئے گی۔

دجال کا ذکر قرآن کریم میں

دجال کے بارے میں یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ اگر اس کا قتل اتنا زیادہ اہم ہے تو اس کو قرآن نے کیوں نہیں بیان کیا؟ اس کے بارے میں علماء کرام نے مختلف جوابات لکھے



ہیں۔ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ”اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے۔“

یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفساً ایمانُها

ترجمہ: جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دے گا، (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابة الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔ امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

اور تفسیر بغوی میں ہے کہ دجال کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے:

لنخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس

(آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے) یہاں الناس سے

مراد دجال ہے۔ (فتح الباری ج: ۱۲ ص: ۹۶)۔

اس کے علاوہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں یہ ذکر ہے: ”اللہ تعالیٰ کا یہ قول لیسذر ہا سا شدیداً (تا کہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ہا سا کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔ لہذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو۔“

فقہ دجال اور ایمان کی حفاظت

یہ شہادت گمبہ الفت میں قدم رکھتا ہے

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

تاریک فتنوں کے مہیب سائے دن بدن انسانیت کو اپنی گرفت میں لئے چلے جا رہے ہیں،

ایمان والوں کے لئے یہ انتہائی آزمائش کی گھڑی ہے۔ کفر کی جانب سے ادھر یا ادھر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر مسلمان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس امتحان گاہ میں گزرے بغیر جنت و جہنم کا فیصلہ نہیں ہو

سکتا قرآن میں ارشاد باری ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ .
ترجمہ: (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں داخل کر دئے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے یہ ظاہر ہی نہیں کیا کہ تم میں جہاد کرنے والا کون ہے اور ثابت قدم رہنے والا کون؟
یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کے قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔ آپ نے ان تمام احادیث کو پڑھا۔ تمام احادیث میں حضرت مہدی اور سیدنا عیسیٰ ابن مریم کی آمد کا مقصد واضح الفاظ میں قتل بتایا گیا ہے کہ وہ کفار کے خلاف مجاہدین کی قیادت کریں گے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور ایمان بچانے کے لئے اپنے دل میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت پیدا کر کے اسکی عملی تیاری کرنی چاہئے۔ جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہادی تربیت کا حکم فرمایا ہے۔ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ابھی تو حضرت مہدی کا دور بہت دور ہے لہذا بعد میں جہاد کی تربیت حاصل کر لینگے تو اس بارے میں قرآن کریم نے ایک اصول بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ ارَادُوا الْخُرُوجَ لَاَعَدَّوْا لَهُ عُدَّةً

ترجمہ اگر (وہ منافقین جہاد میں) نکلنا چاہتے تو جہاد کے لئے سامان (وغیرہ) تو اکٹھا کرتے۔
جیسا کہ پیچھے بتایا گیا کہ مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ابلیسی قوتوں کی جانب سے جھوٹے مہدی کو منظر عام پر لایا جاسکتا ہے۔ لہذا آقائے مدنی ﷺ نے جو نشانیاں حضرت مہدی کی بیان فرمائی ہیں ان کو ذہن نشین رکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ چند باتیں اور ہیں جن پر عمل کر کے فتنوں سے بچنے میں انشاء اللہ مدد ملے گی:

۱۔ چونکہ دجال کے دور میں حقیقت اتنی نہیں ہوگی جتنی کہ افواہیں اور پروپیگنڈہ ہوگا۔ در اس پروپیگنڈہ کو پھیلانے کا سب سے مؤثر ذریعہ جدید ذرائع ابلاغ (اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ) ہیں۔ لہذا جدید کمیونیکیشن (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) اور دیگر جدید سہولیات کا خود کو محتاج نہ بنائیں بلکہ ابھی سے ایسی عادت بنالیں کہ اگر کل یہ سارا نظام آپ کو چھوڑنا پڑے تو اس صورت

میں آپ کیا کریں گے؟ ہذا اس پر کم سے کم اعتماد ہی دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

۲۔ اگر دجالی مغربی میڈیا کوشش تو اس وقت ذکر واذکار کرتے رہنا چاہئے۔

۳۔ زبان کا فتنہ: اس دور میں دجالی قوتوں کی کوشش ہوگی کہ وہ حق اور اہل حق کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کریں کہ اسکے زور میں حق دب کر رہ جائے۔ اس لئے اگر آپ کوئی خبر مغربی میڈیا کی جانب سے سنتے ہیں تو اپنے موبائل سے یا زبانی اس وقت تک کسی اور کو نہ بتائیں جب تک کہ صورت حال واضح نہ ہو جائے۔ اس طرح آپ دجالی قوتوں کے پروپیگنڈے کے اثر کو اگر بالکل ختم نہیں تو اس کا زور ضرور توڑ دیں گے۔ قرآن کریم نے کافروں کی اس کوشش کو یوں بیان فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ .

ترجمہ: اور کافروں نے (لوگوں سے) کہا اس قرآن کو نہ سناؤ اور (جب مسلمان اس کو پڑھیں یا دعوت دیں تو) اس کے مقابلے میں (زور و شور سے) لغو باتیں کرو (کہ اس قرآن کو کوئی سن نہ سکے، اور صحیح بات لوگوں تک نہ پہنچ سکے اور) تاکہ تم غائب آ جاؤ۔

۴۔ جب کسی مسئلے کو دجالی قوتوں کی جانب سے مشتبہ بنا دیا جائے اور صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے، تو اس وقت ایمان والوں کے لئے جدید مادی وسائل کے ذریعے معلومات کے بجائے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے میں خیر ہوگی۔ کیونکہ حالات کو دجال کی آنکھ سے دیکھنے والے اور اللہ کے نور سے دیکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

الْفَخْرُ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۔

تو کیا وہ شخص جس کے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کے نور پر ہے۔ (دوسرے جیسا ہو سکتا ہے)

۵۔ دل کی اسکرین کو صاف کریں: عقل و خرد رکھنے والے مسلمان بھائی جب مغربی میڈیا کی حقیقت کو سمجھ جائیں اور انکے ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کی اسکرین پر حالات کی تصویر دھندلانے لگے، تو اس وقت انکے لئے کہیں دائیں بائیں دیکھنے کے بجائے اپنے سینے میں موجود چھوٹی سی

اسکرین کو صاف کرنا ہی زیادہ بہتر ہوگا، اور پھر وہ دیکھیں گے کہ صاف ہونے کے بعد یہ نسخہ سی اسکرین وہ منظر دکھائے گی جو آپ ساری عمر جدید سے جدید ٹیکنالوجی استعمال کر کے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ارشادِ باری ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا.

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تمہیں "فرقان" عطا کر دے گا۔

یہ فرقان ہی وہ اسکرین ہے جس کے ذریعے عام آنکھ سے نہ نظر آنے والی چیزیں بھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بندے کا تعلق ملاءِ اعلیٰ (رحمائی قوتوں) سے جڑ جاتا ہے جہاں دنیا کے انتظامی معاملات طے پاتے ہیں، اور جہاں تجلی الہی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بصیرت عطا کر دیتا ہے، پھر وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۶۔ سورہ کہف کی ابتدائی آیات

فتنہ دجال سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے سورہ کہف کی جن ابتدائی آیات کا حکم فرمایا آپ ان کا مضمون پڑھ کر دیکھیں تو ان آیات میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں

۱۔ اللہ کی حمد و ثناء کے بعد قرآن کریم کا حق و سچ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونا۔

الحمد لله الذي الایہ

۲۔ اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں پیش آنے والے انتہائی سخت آفات و مصائب سے ڈرانا ۲۔ لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا

۳۔ ہر حال میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والوں کو دائمی راحت و آرام کی بشارت۔

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ . الایہ

حاشیہ ۱: تفصیل کے لئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب حجة اللہ الباقی دیکھیں۔

حاشیہ ۲: اور وہاں کے دور سے سخت حالات تاریخِ انسانی میں کوئی نہیں ہیں۔

۴۔ اور ان لوگوں کو بھی سخت حالات سے ڈرانا جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا رکھنے کا نظریہ رکھتے ہیں۔

وَيُسَبِّرُ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

۵۔ دنیا کی رونقوں کی ناپائیداری بتا کر زہد و تقویٰ (Self denial) اختیار کرنے کی

ترغیب دینا۔

وَإِنَّا لَجَعَلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُورًا

۶۔ اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کر کے اس سے بڑے واقعات کے لئے ذہن کو تیار کرنا۔

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرُّقِيمِ كَانُوا مِنَّا يَاسَ عَجَبًا

۷۔ اصحابِ کہف کی دعا

رَبَّنَا إِنَّا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

اس دعا میں حق کے مشتبہ ہو جانے کے وقت دو چیزیں اللہ سے مانگنے کی تعلیم۔

(۱) اے ہمارے رب ہم کو خاص اپنی جانب سے استقامت عطا فرما (۲) اور ہمارے

معاہدے (جوں سے بغاوت اور صحیح دین کے بارے) میں ہماری رہنمائی فرما۔

لہذا ان آیات کو روز تلاوت کر کے ان پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اور انکو زبانی بھی یاد کرنا چاہئے۔

۷۔ تقویٰ: موجودہ وقت میں تقویٰ اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ان اعمال کا خود کو پابند

بنایا جائے جن کے کرنے سے رحمتِ الہی بندے کو ہر وقت ڈھانپے رکھتی ہے۔ مثلاً ہر وقت با وضوء

رہنا، تمیزوں میں نوافل وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر تک اسی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ تہجد کی

پابندی۔ خصوصاً وہ لوگ جو دین کے کسی بھی شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے لئے تو

تہجد بہت زیادہ ضروری ہے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط رابطے کے لئے قرآن کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پابندی سے

پڑھنا اور اپنے قلوب کو منور رکھنے اور حق کے قافلوں میں شامل رہنے کے لئے علماء حق کی صحبت

اختیار کرنا اور ہر حال میں حق والوں کے ساتھ ڈٹے رہنا۔

۹۔ محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعال بنانا عالمی کفریہ اداروں کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کی زندگی سے مسجد کے کردار کو ختم کر دیا جائے اس کے لئے علماء اور دین دار لوگوں کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لہذا انکا توڑ کرنے کے لئے محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعال بنایا جائے، ہر مسجد میں درس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔

۱۰۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہر اس چیز کی عملی تیاری جو حضرت مہدی کے دور میں کرنا ایمان کی علامت ہوگی۔ مثلاً خود کو گرمی سردی کا عادی بنانا، کئی کئی دن بھوک پیاس برداشت کرنا راتوں کو پہاڑوں پر چلنے اور گھسان کی جنگوں کی تیاری کرنا، پہاڑوں کی زندگی سے طبیعت کو مانوس کرنا، اپنے اندر بھی اور اہل خانہ کو بھی اللہ کے راستے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ابھی سے تیار کرتے رہنا۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

چوں ی گویم مسلمانم بلرزم

کہ دامن مشکلات لا الہ را

ترجمہ: جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں لا الہ کے تقاضے پورے کرنے میں بے شمار مشکلات ہیں۔

فتنہ دجال اور خواتین کی ذمہ داری

مسلمانوں کے گمراہ اسلام کے قلعے ہیں جنہوں نے مشکل سے مشکل دور میں اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت و اقتدار کی حفاظت کی ہے۔ حتیٰ کہ ان قلعوں نے اس وقت بھی اسلام کی حفاظت کی جب مسلمان مردوں کی فوجیں ہر میدان سے پسپائی پے پسپائی اختیار کرتی چلی جارہی تھیں۔

خلافت عثمانیہ ٹوٹنے (1923) کے بعد سے اب تک اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اسلامی معاشرتی نظام اور تہذیب و تمدن کی حفاظت ہمارے گھروں کے ذریعے ہی کی گئی ہے۔ اور مسلم معاشرے کو ابھی تک ٹوٹ پھوٹ سے بچایا ہوا ہے۔ کتنے ہی مسلم

دور دورے میں ہر دور سے ہے، جن ان معنوں میں موجود اسلامی قانون ہے ہمت نہیں ہاری اور اپنے محاذ پر ڈٹی رہی۔

اسلام کے ان قلعوں میں جو فوج ہے وہ مسلم خواتین کی فوج ہے، جس نے اسلام کے لئے وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں، جس نے اسلام دشمنوں کی ہزار سالہ محنت کے آگے ابھی تک بند باندھا ہوا ہے۔ اس وقت جن حالات کا مسلمانوں کو سامنا ہے یہ تاریخ انسانیت کے سب سے بھیانک حالات ہیں۔ لہذا ان حالات میں مسلمان خواتین کی ذمہ داری بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ایمان والی ماؤں بہنوں کو اس وقت پہلے سے زیادہ محنت، لگن، کڑھن، حوصلے اور جذبے سے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا۔

دشمنان اسلام آپ کے مقابلے میں مسلسل اتنی سال سے شکست کھاتے چلے آ رہے ہیں۔ لہذا ان شکستوں سے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ اس فوج سے مقابلے کے ذریعے نہیں جیت سکتے۔ بلکہ اس فوج کو شکست دینے کے لئے دشمن نے اب یہ حکم عمل اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں موجود اس اسلامی فوج کو اس کی ذمہ داریوں سے غافل کر دیا جائے۔ اس کے لئے وہ بہت سارے خوبصورت نعروں کے ساتھ ہمدرد دوست کی شکل میں آپ کے سامنے آ رہا ہے۔

لہذا میری ماؤں اور بہنو! وقت کی نزاکت اور دشمن کی مکاری و عیاری کو سمجھتے ہوئے آپ کو ان کا مقابلہ کرنا ہے اور کبھی بھی اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا ہے۔ مسلمان مردوں کی فوج، جو اپنی ذمہ داریوں سے جان چھڑا رہی ہے، وحشی طور پر شکست و ریخت کا شکار ہے مایوسیوں کی کالی گھٹائیں انکے گرد گھیرے ڈالے ہوئے ہیں، آپ خواتین کو اللہ رب العزت نے یہ صلاحیت دی ہے کہ آپ پسپا ہوتی فوج کو آگے بڑھنے کے حوصلے عطا کر سکتی ہیں، مثل بازوؤں میں بجلیاں بھر سکتی ہیں اور ڈرے اور سہمے ہوئے مردوں میں غیرت و حمیت بیدار کر کے ان کو انکی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل بنا سکتی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات میں خود ایک تنظیم بنایا ہے۔ اسلئے فتنہ و جال



گھر کے اندر بچوں کو پکا اور کھرا مسلمان بنانا اور انکو ہر حال میں اسلامی روایات کا پاسبان بنانا خواتین کی ذمہ داری ہے۔ بچپن سے ہی بچے کے ذہن میں یہ بات بٹھادی جائے کہ اس کا ایمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ لہذا ایمان کو بچانے کے لئے اگر ساری دنیا کو بھی قربان کرنا پڑے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دنیا قربان کر دے لیکن ایمان پر آنچ نہ آنے دے۔

عن عمران بن سلیم الکلاعی قال ما عَدَّتْ امْرَأَةٌ فِي رَبْعَتِهَا بِأَفْضَلْ لَهَا مِنْ مِضَاةٍ وَنَعْلَيْنِ وَبِلِّ لِلْمَسْمَاتِ وَطُوبَى لِلْفَقَرَاءِ الْبُسُوفِ انِّسَاتُكُمْ الْخِصَافُ الْمُنْعَلَةُ وَعَلِمُوهُنَّ الْمَشَى فِي بُيُوتِهِنَّ فَإِنَّهُ يُوْشِكُ أَنْ يُخْرِجَنَّ إِلَى ذَلِكَ (المنزل بعيم بن حماد: ۲ ص: ۱۵۱)

ترجمہ: حضرت عمران ابن سلیم کلاعی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا عورت کا اپنے گھر میں دوڑنا (یا چکر لگانا) اسکے لئے افضل ہے، بونے (یا کوئی بھی پاکی حاصل کرنے کے برتن) سے اور جوتوں سے۔ اور موٹی عورتوں کے لئے مصیبت ہے، اور خوشخبری غریب عورتوں کے لئے ہے۔ اپنی عورتوں کو سول والے جوتے پہناؤ اور انکو انکے گھروں کے اندر چلنا سکھلاؤ کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ ان عورتوں کو اس (چلتے) کی ضرورت پیش آجائے۔

اس روایت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسلمان عورتوں کو آرام پسند نہیں ہونا چاہئے بلکہ سخت سول والے جوتے پہنیں اور خود کو گھر کے اندر چلتے پھرنے کا عادی بنائے رکھیں تاکہ جسم ہلکا رہے۔ کیونکہ مسلمان عورتوں پر ایسے حالات آسکتے ہیں جب انکو اپنی عزت اور اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں اور بیابانوں میں پیدل سفر کرنا پڑے۔ جیسا کہ افغانستان، عراق، فلسطین اور کشمیر وغیرہ میں ہوا۔ اس روایت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گزشتہ بحثوں میں جو آپ نے پڑھا اس پر خود بھی عمل کریں اور پورے گھر اور خاندان میں باقاعدہ مہم چلائیں اور اس عظیم فتنے کی ہولناکیوں سے سب کو آگاہ کریں۔

آپ کو عراق کی مجبور ماؤں کا واسطہ، فلسطین کی ان بہنوں کا واسطہ، جنکے ہاتھوں کی مہندی بھی ابھی نہیں سوکھی تھی کہ انکے سہاگ اجڑ دئے گئے، کشمیر و افغانستان کی ان بیٹیوں کا واسطہ جو ہر پہل اور ہر لمحہ خوف کے عالم میں گذارتی ہیں، ان معصوم بچوں کا واسطہ جو کھلے آسمان تلے ماں ماں پکارتے ہیں، لیکن انکی ماں کو اسلام کے دشمنوں نے چھین لیا ہے۔

آپ تو بہت رحم دل ہوتی ہیں، آپکے اندر تو ایثار و قربانی کا جذبہ مردوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے، سو آپ کو عراق کی ماؤں، بہنوں، فلسطین کے بچوں اور کشمیر و افغانستان کی مجبور بیٹیوں پر ترس آنا چاہئے۔ کہ برے حالات کا کیا پتہ کب کس پر آجائیں۔ اللہ تمام عالم اسلام کی ماؤں، بہنوں کی حفاظت فرمائے۔

اسلام آپ سے آپ کی طاقت سے زیادہ قربانی نہیں مانگتا، لہذا جو آپ کی طاقت میں ہے وہ آپ کو ہر حال میں کرنا چاہئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ نبھانا چاہئے۔ ظاہر ہے ایمان جیسی عظیم دولت کو بغیر کسی قربانی دبیئے تو نہیں بچایا جاسکتا۔ بلکہ اس کے لئے انھیں حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو پہلے والوں کو پیش آئے۔ سو یہ کام طبیعت پر گراں گذرے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس دور کی مشکلات کی طرح حق پر ڈٹ جانے والوں کے لئے آقائے مدنی ﷺ نے فضائل بھی اتنے ہی زیادہ بیان فرمائے ہیں۔ لہذا دلوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر اہل ایمان کو جہاد کے فضائل، مجاہد کیلئے انعامات اور شہید کے درجات والی آیات و احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ اسکے دل سے شیطان کے وسوسے دور ہو جائیں اور اللہ کے وعدوں پر یقین آجائے کہ دجال کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، حق والوں کو وہ حق سے نہیں ہٹا سکتا۔ باطل کتنا ہی بوج و مرج کر آجائے ہمیشہ باطل ہی رہے گا اور حق کتنا ہی بے سرو سامان نظر آئے غالب حق ہی کو ہوتا ہے۔

جو کچھ بیان کیا گیا یہ ایک ”غریب“ کا درد دل ہے جو آپ کے سامنے نکال کر رکھ دیا گیا ہے، یہ وہ کڑھن ہے جو تمام ”غرباء“ کا کل سرمایہ حیات ہے، یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ وہ آہیں اور سسکیاں ہیں جنہوں نے ہنگامہ پسند نو جوانوں کو ”غرباء“ بنا دیا۔ یہ وہ آنسو ہیں جو قلم کے راستے صرف اسلئے بہہ نکلے ہیں کہ شاید قوم کے سخت دلوں کو پگھلا سکیں۔ شاید یہ کسک ہر دل میں اتر جائے۔

اور ہر مسلمان وقت کی نزاکت کو سمجھ کر بیدار ہو جائے، کہ اب بیدار ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والا بنائے اور سب کو دجال

کے فتنہ عظیم سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کو حق کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

حوالہ جات ماخذ و مصادر

۱۔ نام کتاب.....تفسیر قرطبی

مؤلف..... محمد ابن احمد ابن ابی بکر ابن فرح قرطبی ابو عبد اللہ

وفات..... ۶۷۱ھ ناشر..... دار الشعب قاہرہ

محقق..... احمد عبد الحلیم البردونی

۲۔ نام کتاب.....الآحاد والثنائی

مؤلف..... احمد بن عمرو بن ضحاک ابو بکر الشیبانی

ولادت..... ۲۰۶ھ وفات..... ۲۸۷ھ

ناشر..... دار الرایہ ریاض

۳۔ نام کتاب.....التاریخ الکبیر

مؤلف..... محمد بن اسماعیل بن ابراہیم ابو عبد اللہ البخاری الجعفی

ولادت..... ۱۹۳ھ وفات..... ۲۵۶ھ

ناشر..... دار الفکر بیروت

۴۔ نام کتاب.....الجامع

مؤلف..... معمر ابن راشد الازدی

وفات..... ۱۵۱ھ ناشر..... المکتب الاسلامی بیروت

محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۵۔ نام کتاب.....الترہد و سلیمہ الرقائق

مؤلف..... عبد اللہ بن مبارک بن واضح المرززی ابو عبد اللہ

ولادت..... ۱۱۸ھ وفات..... ۱۸۱ھ

ناشر..... دار المکتب العلمیہ بیروت

محقق..... حبیب الرحمن اعظمی

۶۔ نام کتاب..... السنن الکبریٰ

مؤلف..... احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن النسائی

ولادت..... ۲۱۵ھ وفات..... ۳۰۳ھ

ناشر..... دارالکتب العلمیہ بیروت

محقق..... وعبد الغفار سلیمان الہمدانی سید کسروی حسن

۷۔ نام کتاب..... السنن الواردة فی الفتن وغواکبها والساعة واشراطها

مؤلف..... ابو عمرو عثمان ابن سعید المقرئ وذا النبی

ولادت..... ۳۷۱ھ وفات..... ۴۴۳ھ

ناشر..... دارالمنہج بیروت

محقق..... و. ضاء الدین محمد اوریس السارکوری

۸۔ نام کتاب..... المستدرک علیٰ المحسن

مؤلف..... محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ حاکم انیسابوری

ولادت..... ۳۲۱ھ وفات..... ۴۰۵ھ

ناشر..... دارالکتب العلمیہ بیروت

۹۔ نام کتاب..... المعجم الاوسط

مؤلف..... ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

ولادت..... ۲۶۰ھ وفات..... ۳۶۰ھ

ناشر..... دارالحریمین قاہرہ

۱۰۔ نام کتاب..... المعجم الکبیر

مؤلف..... ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

ولادت..... ۲۶۰ھ وفات..... ۳۶۰ھ

ناشر..... مکتبۃ العلوم والحکم موصل

۱۱۔ نام کتاب..... سنن ابوداؤد

مؤلف..... سلیمان ابن الاشعث ابوداؤد البجستانی الازدی

ولادت..... ۲۰۴ھ وفات..... ۲۷۵ھ

ناشر..... دار الفکر بیروت



۱۲۔ نام کتاب..... سنن ابن ماجہ

مؤلف..... محمد بن یزید ابو عبد اللہ القرویؒ

ولادت..... ۲۰۷ھ وفات..... ۲۷۵ھ

ناشر..... دار الفکر بیروت

۱۳۔ نام کتاب..... سنن الترمذی الکبریٰ

مؤلف..... احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ ابو بکر الترمذیؒ

ولادت..... ۲۸۴ھ وفات..... ۳۵۸ھ

ناشر..... مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ

۱۴۔ نام کتاب..... الجامع الصحیح سنن الترمذی

مؤلف..... محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ الترمذی السلسیؒ

ولادت..... ۲۰۹ھ وفات..... ۲۷۹ھ

ناشر..... دار احیاء التراث العربی بیروت

۱۵۔ نام کتاب..... المجتبیٰ من السنن

مؤلف..... احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن النسائیؒ

ولادت..... ۲۱۵ھ وفات..... ۳۰۳ھ

ناشر..... مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب

۱۶۔ نام کتاب..... الفتن لتعظیم ابن حماد

مؤلف..... نعیم ابن حماد المروزی ابو عبد اللہؒ

ولادت..... ۲۸۸ھ وفات..... ۳۸۸ھ

ناشر..... مکتبہ التوحید قاہرہ

محقق..... سمیرا امین الزمیری

۱۷۔ نام کتاب..... شعب الایمان

مؤلف..... ابو بکر احمد بن الحسن الترمذیؒ

ولادت..... ۲۸۳ھ وفات..... ۳۵۸ھ

ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت



۱۸۔ نام کتاب.....صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان

مؤلف محمد ابن حبان ابن احمد ابو حاتم النعمانی البستی

وفات ۳۵۴ھ ناشر مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۱۹۔ نام کتاب.....صحیح ابن خزیمہ

مؤلف محمد ابن اسحاق بن خزیمہ ابو بکر السلی بنیساوری

ولادت ۲۲۳ھ وفات ۳۱۱ھ

ناشر.....مکتب الاسلامی بیروت

اسم المحقق محمد مصطفیٰ اعظمی

۲۰۔ نام کتاب.....الجامع الصحیح المختصر

مؤلف محمد ابن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری البخاری

ولادت.....۱۹۴ھ وفات.....۲۵۶ھ

ناشر.....دار ابن کثیر بیامہ بیروت

۲۱۔ نام کتاب.....صحیح مسلم

مؤلف.....مسلم ابن الحجاج ابو الحسین القشیری بلنسیا یورپی

ولادت ۲۰۶ھ وفات.....۲۶۱ھ

ناشر.....دار احیاء التراث العربی

محقق.....محمد فواد عبد الباقی

۲۲۔ نام کتاب.....فتح الباری شرح صحیح البخاری

مؤلف احمد ابن علی ابن حجر ابو الفضل عسقلانی الشافعی

ولادت ۷۷۳ھ وفات.....۸۵۲ھ

ناشر.....دار المعرفہ بیروت

محقق.....محمد فواد عبد الباقی۔ محب الدین الخطیب

۲۳۔ نام کتاب..... کتاب الزہد الکبیر

مؤلف..... ابو بکر احمد ابن الحسن ابن علی بن عبد اللہ ابن موسیٰ البیہقی

ولادت..... ۳۸۲ھ وفات..... ۴۵۸ھ

ناشر..... مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت

محقق..... الشیخ عامر احمد حیدر

۲۴۔ نام کتاب..... الزہد

مؤلف..... احمد ابن عمرو ابن ابی عامر الشیبانی ابو بکر

وفات..... ۲۸۷ھ ناشر..... دار الریان للتراث قاہرہ

محقق..... عبد اعلیٰ عبد اللہ الحمید حامد

۲۵۔ نام کتاب..... کتاب السنن

مؤلف..... ابو عثمان سعید ابن منصور الخراسانی

وفات..... ۲۴۷ھ ناشر..... دار السنن ہندوستان

محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۲۶۔ نام کتاب..... کشف الخفاء و مرئیل الالباس

مؤلف..... الشیخ علی بن محمد الجبلونی الجرامی

وفات..... ۱۱۶۲ھ

ناشر..... مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۲۷۔ نام کتاب..... مجمع الزوائد و معیج الفوائد

مؤلف..... علی بن ابی بکر البیہقی

وفات..... ۸۰۷ھ ناشر..... دار الکتب العربی قاہرہ

۲۸۔ نام کتاب..... مسند ابی یعلیٰ

مؤلف..... احمد بن علی البیہقی ابو یعلیٰ الموصلی التمیمی

ولادت..... ۲۱۹ھ وفات..... ۳۰۷ھ

ناشر..... دار المامون للتراث دمشق

۲۹۔ نام کتاب..... مسند الامام احمد ابن حنبل

مؤلف..... احمد ابن حنبل ابو عبد اللہ شیبانیؒ

ولادت..... ۱۶۳ھ وفات..... ۲۴۱ھ

ناشر..... مؤسسۃ قرطبہ مصر

۳۰۔ نام کتاب..... مسند اسحاق بن راہویہ

مؤلف..... اسحاق ابن ابراہیم ابن قطلد ابن راہویہ الحنظلیؒ

ولادت..... ۱۶۱ھ وفات..... ۲۲۸ھ

ناشر..... مکتبۃ الامان مدینہ منورہ

۳۱۔ نام کتاب..... البحر الزخار

مؤلف..... ابو بکر احمد ابن عمرو ابن عبد الحلق المروزیؒ

ولادت..... ۲۱۵ھ وفات..... ۲۹۲ھ

ناشر .. مؤسسۃ علوم القرآن بیروت - مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
محقق..... و محفوظ الرحمن زین اللہ

۳۲۔ نام کتاب..... بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث

مؤلف..... الحارث ابن ابی اسامہ - الحافظ نور الدین الہیثمیؒ

ولادت..... ۱۸۶ھ وفات..... ۲۸۲ھ

ناشر..... مرکز خدمۃ السنۃ والسمیرۃ المدینہ منورہ

۳۳۔ نام کتاب..... مسند الشامیین

مؤلف..... سلیمان ابن احمد ابن ایوب ابو القاسم الطبرانیؒ

ولادت..... ۲۶۰ھ وفات..... ۳۶۰ھ

ناشر..... مؤسسۃ الرسالہ

محقق..... محمد بن عبد المجید السلفی

۳۴۔ نام کتاب..... الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار

مؤلف..... ابو بکر عبد اللہ ابن محمد ابن ابی شیبہ الکوفیؒ

ولادت..... ۱۵۹ھ وفات..... ۲۳۵ھ

ناشر..... مکتبۃ الرشید ریاض

۳۵۔ نام کتاب.....المصنف

مؤلف.....ابوبکر عبدالرزاق ابن ہمام الصنعانی

ولادت.....۱۲۶ھ وفات.....۲۱۱ھ

ناشر.....الکتب الاسلامی بیروت

محقق.....حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۳۶۔ نام کتاب.....المختصر من المختصر من مشکل الآثار

مؤلف.....یوسف بن موسیٰ الجعفی ابوالحسن ناشر.....عالم الکتب بیروت

۳۷۔ نام کتاب.....موارد النظمآن الی زوائد ابن حبان

مؤلف.....علی بن ابی بکر الشیبی ابوالحسن

ولادت.....۷۳۵ھ وفات.....۸۰۷ھ

ناشر.....دارالکتب العلمیہ بیروت

محقق.....محمد عبدالرزاق حمزہ

۳۸۔ نام کتاب.....میزان الاعتدال فی نقد الرجال

مؤلف.....شمس الدین محمد بن احمد الذہبی

ولادت.....۷۴۸ھ ناشر.....دارالکتب العلمیہ بیروت

محقق.....الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود

۳۹۔ نام کتاب.....عمون المعبود شرح الیوداؤد

مؤلف.....محمد شمس الحق عظیم آبادی ابوالطیب

ناشر.....دارالکتب العلمیہ

۴۰۔ نام کتاب.....شرح النووی علی صحیح مسلم

مؤلف.....ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن حریری النووی

ولادت.....۶۳۶ھ وفات.....۶۷۶ھ

ناشر.....دار احیاء التراث العربی بیروت

۴۱۔ نام کتاب..... معجم البلدان

مؤلف..... یاقوت ابن عبد اللہ الحموی ابو عبد اللہ

وفات..... ۶۲۶..... ناشر..... دار الفکر بیروت

۴۲۔ نام کتاب..... معجم ما سنجم

مؤلف..... عبد اللہ ابن عبد العزیز البکری الاندلسی ابو عبید

وفات..... ۵۴۸۷..... ناشر..... عالم الکتب بیروت

محقق..... مصطفی السقا

۴۳۔ نام کتاب..... تاریخ بغداد

مؤلف..... احمد بن علی ابو بکر الخطیب بغدادی

ولادت..... ۵۳۹۳..... وفات..... ۵۴۶۳

ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت

۴۴۔ نام کتاب..... تاریخ الطبری

مؤلف..... محمد بن جریر الطبری ابو جعفر

ولادت..... ۲۲۳ھ..... وفات..... ۳۱۰ھ

ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت

۴۵۔ نام کتاب..... الجامع لمعمر بن راشد

مؤلف..... معمر ابن راشد

وفات..... ۱۵۱ھ..... ناشر..... المکتب الاسلامی بیروت

محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۴۶۔ نام کتاب..... عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں

مؤلف..... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید

ناشر..... انجیل پرنٹرز کراچی پاکستان

۴۷۔ نام کتاب.....علامات قیامت اور نزول مسیح

مؤلف.....حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

ترتیب.....حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

ناشر.....مکتبہ دارالعلوم کراچی

۴۸۔ نام کتاب.....شرح مشکوٰۃ مظاہر حق جدید

از افادات.....علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی

ترتیب.....مولانا عبداللہ جاوید عازی پوری (فاضل دیوبند)

ناشر.....دارالاشاعت کراچی

۴۹۔ نام کتاب.....انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا

۵۰۔ نام کتاب.....انسائیکلو پیڈیا آف انکارٹا

۵۱۔ نام کتاب.....خونناک جدید صلیبی جنگیں

۵۲۔ نام کتاب.....یوم الغضب

مؤلف.....ڈاکٹر سرفراز خاں

۵۳۔ نام کتاب.....مثبت برمودا

۵۴۔ نام کتاب.....کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

مؤلف.....علی بن حسام الدین اعظمی الہندی

ناشر.....مؤسسہ الرسالہ بیروت 1989



کیا آپ جانتے ہیں؟

- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے نفرت کرتا ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے بیزار ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے بیزار ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے متنفر ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے متنفر ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے نفرت کرتا ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے بیزار ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے بیزار ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے متنفر ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے متنفر ہے۔
- اگر ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر کہے کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے نفرت کرتا ہے۔

ایک شخص کی زندگی کا حال

ایک شخص کی زندگی کا حال

ایک شخص کی زندگی کا حال